

رام لیدا

منظومہ صاحب ذہن نوکا جناب منشی رام سہاسے صاحب تنہا



مطبع سنائی لکھنؤ میں منشی پورچند کے اہتمام سے چھپی

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U2336



سری کنیش آئیم

لب میر بر آرم رام لیک	دو کام کروں کہ کام لیک	ہوں رام مامی چھپر وقت	جسین راحت ہو بوقت
دل صاف ہو آئنے کی صورت	پیش آؤ بیچ کدورت	نظر و نہیں ہو جاؤد سری آ	پاؤ آرم خاطر رام
دیکھو نہیں جادو کو آنکھ وٹھاکر	آرام نہ بیچھوں رام پر	دل صاف ہو کینہ و حسد سے	پھیچا چھوڑ خیال بد سے
جب تک سہما زنگانی	ہو وقت میر لکاسرانی	اولاد و عزیز دیار و غماز	ہر گرنہ ہون مبتلا و آزار
سبش درین بفضل گنتا	آؤ تقدیر ابد دل ماتھو	اب یاد جناب جانکی ہو	جس کے کچھ خیر جانکی ہو
و درو پ جو اپن و نہیں سجا	درینوں کی سرخ لکیر	جگ کی تاملین کت ناتا	راحت ہو زمانہ النہ پاتا
پلخص کی بھی رات دن ہون	ویرانہ دل ہی جیج آباد	کیونکر نہ ہر دست مہا میر	مین مایہ مخرو و عرو تو قیسر
جیتے ہوں نہال شاد و کرین	دامن فر دیا جو بھوٹنا	القصد یہ خاک عالم	ہر خاک صفت خبار عالم
ہو دلیس امید و ار حمت	ہو فضل سے کامگار حمت	خاصہ کو عطا ہو وہ روانی	موصی یہ خود و نشانی
کہوں سری ام کی کستھین	ہوں طالب بقہ مدعا میر	دہ دہ لکھو نہ کہ دل بچک جا	گلزار سنوڑی دمک جا
بھگتوں کی جو آرزو ہو پوری	ہو وقت نہ گنستہ سری	ہر چہ کتھایہ مشتر ہے	واقف اس سے زمانہ بچہ

اردو میں بھی نظم ہو چکا ہے خوشتر کا بھی یہ کلام خوش عاجز جو راہ علم کی ملے اردو میں بھی ذکرِ رام لکھے پورچند اسم اہل فرخ تھا سُمرِ شیریں جو جا کی حضور لیکن یہ وہ ذکرِ پُراثر ہے فارابی خیال اپنا اپنا مطلب تھا کہ لبِ سحر کام کیونکر ہو لگا حالِ نازک ہست ہو قوی اوسے پہنچے جو آپ ہی کی تمام لیلیا نقص سخن دکھام اگر ہو اسکے بھی سوا عیاں نہ پاتا	سو خاطر نکتہ بین کو مرغوب ملک شہر و سخن ہوا سہ مشہور کلام آپ کا ہر کچھ کا نڈ مفید عام لکھے خیر آباد آپ کا وطن تھا راماں رہ گئی ادھوری جب دیکھو تو لطف تازہ پڑے طرزِ اپنا مکمل اپنا اپنا نکلے تو کسی طرح بآرام یہ علم سخن کہاں نازد سہروش بہن شاہِ طرب رکھا نام اسکا رام لیلیا اس رمزِ پیچی ذرا نظر ہو انسان کی خطا کو کبھی ذات چھوٹے نہ وہ ادب متنا	فرحت کا بیان چھوڑا سیکو چھوڑا لیکن زمانے کا ساتھ بجاشا کی بھی شاعری کہانی ہر شعرِ محزون نصحت ناگہ ہوا انتقال اونکا القصہ سبوں نے محسوس ہر اسکے علاوہ موقعِ غور میں بھی کہا کہ خوب بات اسوا سطلے ذکرِ پاک چھوڑا لیکن تھائی سہارا کا طول مطلب سے فکر تھی وہ ارباب سخن سے اپنے میں پو تھی میں جو ذکرِ رام کا پھر کہیے میری مجال کیا خاموش رہو تم اہلِ متنا	اوپر تشکر و ایل میں خوب نام میر ورتھا جگن ناتھ کی نظم سے پہنچا دھیمائی ہر کا نڈ کو معدنِ بلاغت ہر شخص کو یہ ملال اونکا کین نظم کتابیں چشم بدور ہر رنگ سخن کا طور ہی ام گر ذکرِ ہر نظم پر کرامات اب وہ ہی نگاہیں پارِ طرا فرمانیکہ رام فضل وافی تھا ذکرِ جنابِ رام منظور افشاں و سیرِ نقص کا بسید نقص اوسمیں لگانا خطا ہر اعب موقعِ قیل و قال کیا ہے
---	---	---	--

اجودہیا جی کی بزرگی و عظمت کا حال

دائیم رہو لبِ پر رام کا ذکر نقشہ جو چاہا اجودہیا کا ہر حال سو لکھو خوب سے فرمانے حالِ اجودہیا کا کیون نام نہ بیان نہ پاتا	بے گاہش فکر ہر ساف خاک اسکی ہر چشم دکھانا برادر اکب جو شہ پر ہے کیون گہر ہے یہ اہلِ مدعا کا کسو جو سیرِ زیر ہے گلزار	جولان قلم گہرِ نشان ہو شیو جی سو کی گہرِ نشان ہو میں آپ جو واقعہ زمانہ کیون ہے یہ مقامِ پاک ہے ہر رتبہ سہر زین جو عالی	ہاں طبع رسا کا امتحان یہ واقعہ خلقِ انکی ذات کچھ کہیے اودہ کا بھی ضامنہ یہ فخرِ حبان کس سے لوگوں کو یہ کلمت دین والی
---	--	--	--

کیوں نہ دین جولی ہو پیا	کیوں صورت نہ لکھو	یہ سنک کلام نیک نہ سیر	شیرجی لڑ زبان سولی
خطر ہے عیان اجود پیا	پاکی ہو پیل سین انتہا کی	پیشم میں جوگی اگر اروا کی	تیرا کا وہ تیر بیگانہ کی
سرجو و قریب کی جاری	ہر جہوہ شکل کا مگر	اس خطے میں علم کا جو گہری	آگاہ علوم ہر بشر ہے
استنان ہی ویش جی کا	اعزاز ہی اس پر تھوگی	گیانی نہ بیان کر کیوں	دل و فکریں ہر عذاب و
مسکن یہ جناب یام کا ہے	معبود ہی خاص عام کا	کرتا پو میں ام کو غشت کا	نیشتر و نیک کون ہی میں
کیسے میں کہ سیام روپ میں	جگت تیش میں ہو پیا	راہ کی میں قتل کر نیوال	جرات کا وہ دم میں تیر
تر زمین زمین و آسمان میں	تکین مکان لاہ کا میں	ذات ایسی جو جاوہ گیار	پیر کیوں نہیں یہ آسمان
اس ذات کو سو کرو میں فکر	بنیالی چشم کو میں ذکر	ہر نقطہ مقدس اس کتب کا	غم کھوتا ہی ہر مسہ تیا کا
بخشنہ جرم الش و جان	چارہ گرد و میکاں	القصہ پری اجود پیا کی	ہر مخزن افتخار و پاکی
برہا کی سرشت تھی جو آباد	پیلے سب سے ہو لی یہ آباد	برہا کی سپر خورشام جھون	باقض و خبر تو شام ہون
میش پدر اک کے یہ تقریر	کیا مسکن خلق کی تھی	برہا و خنن لیکیا پیغم	ہو پو پو سو کشن لوک باجا
یکٹھ جو جائی ویش جی تھی	سر پایہ راحت خوشی تھی	مگوان ہمیں میں غور	اسی ہی لیا ہی اپنا اوتار
یکساں بس کا عرض او طول	دروازے ہی ہر طرف	میں اس میں مکان نقیہ آیا	ہے گشت افق شاداب
است میں یوتا میں کرتے	شار قیارت کا دم میں	ہر مجمع البشر ہر اک سو	اور میں میں ہوا صورت
مسور میں ساکنان یکٹھ	ہیں قائل غرضان یکٹھ	ایک ایک کی چار چار میں	سرایہ افتخار میں ہاتھ
زیور پوشاک نادرہ کار	سب میں وہ جہوہ کار	یکٹھ کے چار سمت میں	ہر سمت میں بایں مقرر
پور کے میں بایں مقرر	پر چند ہی ایک ایک ہر چند	دکھ کے میں بایں ہی	ہر ایک سو ہر تیر ہر ایک
اور کے میں جو کچھ نگہبان	جنگا نہیں کوئی حال نہال	میں نہا آلودہ سو غریب	ہر دونوں آبروی غریب
نہیں جو کی جو تھی دل آرا	تو میں جی و سپہ محض آرا	برہا پو پو تو کی مشکار	دکھان ہر بار باغ کھار
نہیں جو پو پو ہر جان	سب کو دل سے خوں میں	ظاہر و خیال شام ہون	پور ہو سو ال شام ہون
مسکن کو انہیں لاشعری	دکھ ہی فکر مدعا ہے	وہی لاشعری نہا جا کی	نہی وہ اجود پیا یکٹھ

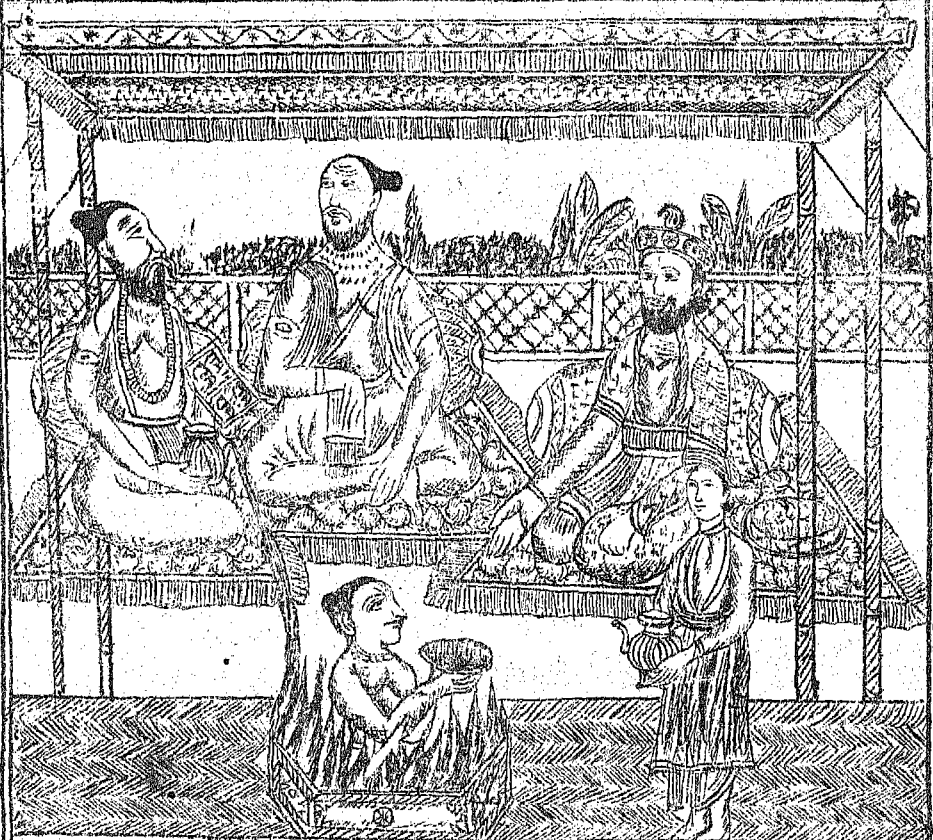
یہ ایسی اجود سیاہی نامی وہ نو کو جو دی جا رہا تھا تینوں سو عمر تک لڑی رواق بخشتی وہ سرزمین کو انقصہ یہ ایسی ہر زمین کو اکثر کیوں ہو خاک اسکی باغون سو ہی باغ نامی یہ جاے بزرگ سے بہر حال سرو کا جہان و اسکی دہا سگوان کا خود ہی سخن ہے ہر ایک مقام اسکا ہر پاک ایک ایک قدم جو چڑھتا وہ جو کوئی معین ہو جا رہی پر نام لبشر جو اسکو کر لے کہنا جو کھلا جا رہی کو درشن جو اجود سیاہی کو پا لے اد نگاہی میں ذکر رہا ہوں	نہا جلوہ قدرت کرامی رخصت ہوئے وہ براہ اخلاص آرام کر کچھ مقام پائے راحت ملی خاطر کھین کو نانی جسکا کہیں نہیں ہے بنیاد پڑی ہر پاک اسکی ہر رنگ سپر جسکی استی خود اسکی صفت میں نہ لالہ ہر ساز مردا اشکارا یکیشہ ہی بڑھ کر چسپ ہے ہر سر نہ چشم راہ کی خاک بام قصہ چڑھتا ہر وہ سنہ دیکھو جہان میں بہتری دامن قدم عاصی ہر بے دیکھو زخار خرمی کو ہر پاسے اینچو چو جائے مطلب ہی کی فکر رہا ہوں بہ اگر ہر وہ کتہا ہر سر	نہا ایک ضابطہ ہر سخن اکو چڑھتے وہاں نشان خوئی سے اجود سیاہی ہر گوشہ ہوا جو سخن نو ایک ایک مکان ہر سخن نو حاصل وہ زمین کو تر ہے اشجار خام میں خود شام ہر چکر چرخ کا سورن ہر پن میں کی خبر مانیوالی ہر کتبہ ہر صفت کر کے کرتا ہر جو سیر ہو ہر پاک راہی جو آدم کو ہر محل ہو جانیوالا آدم کا کوئی پاتا ہر وہ سر لک میں ہر تہہ کی گیا کا ہر پاہل کرتا ہر جو آرام چند کر میں دل جو سوئی جو گیا تھا آغاز ہو ذکر ہر اسم اوتار	سوئی قدرت کچھ قرینے سراہ تو انکو تسو کرمان استی سیکھتے ہی بسائی مردم کہتے تھے جہنم بدور ہر جسکی شامیں عقل محبوب سرو کے جنوب کی طرف ہے ہر ہول میں خود شام کو یہ او سپر ہی ہر جلوہ تر راحت میں دیکھا نیوالی تقریر کا اپنی دم ہر کون ہو تا نہیں رنج و غم کاشکی حاصل اسمیہ ہر پاک گرہ میں ہر لصد نکوئی کرتا ہے ہر محرم مد عاصی حاصل کر لے سراہ کاہل مشکل ہوتی ہر او سکی آسان ذکر اسو مقام پاک کا تھا
---	--	--	--

آغاز بابل کا بند

زمین کا نالشی ہونا اور الہام غیب سننا اور سمری را چھتہ بہت چھپس ہر لفظ میں
 فرمانا را چھتہ بہت کے مکان میں
 ہر شامل حال نفس کبیر | حاصل ہر زبان کو مشق توہر | دل فکر کا رشتہ ہر اک | حور جو ہر علم رشتہ ہے

<p>هر قطعه و خال و هر مطلب سرمه و سوزن کج و بی سکتا سوتاسی بیکان سطلاب آغاز هر کون کسیکو امن دیتا کی از کیکه پاس جا فریاد کرنه لگو حال شکوه طاهر کیفیت ظلم کندی ساری هو کا دنیا میں رام و تار قدرت کو میان تھی فکر تھا راحت و خورگی کارا نا تھا کشور و لدی عمل بین دلبر نازک کین دل آرام لیکن اولاد کا الم تھا سر چشمہ بحر خوش کلائی اولاد مگر گنہگار کوئی عالی منش و خرد و رو نیک کھو میں سو اگر جلوہ آرا تھی کبک کو چال صبیحی رخ کرد و آباد میرا سپلو ہم کی خدمت میں بجا لائے بارگاہ خوشنما پختا یا</p>	<p>دلو کو خیال رو سطلاب سرمه و سوزن کج و بی سکتا مضمون کتنا جو پر عجز بب آگیا دورہ تربیت پر تھی کانپ و مٹی کوناشا پیر چارون یہ صورت عمار تھی خواہش مدعا باری مجاں کیا نام در دو آزار وہ اپنے مقام پر کیم سب راجہ دست تو جلوہ گردان تین تین جہانیاں مجھیز تین دوسری رائی کی کیا راجہ کو صاحب ششم تھا تو ایک لکھت سن چانی ہر طرح ہی صورت نکوئی رکھ بولے کنگری رکھو بین یہ سنکے و شاہ نمک آرا خنگل کدھن چلی و جمبو بول اوٹھو کہ اوہ در فوج در شہید ہوئے حم فرامین دستر در ادب سر کھنکایا</p>	<p>مضمون لطیف و شیرین ہر طرح نشان خوش بینی بوندش شہر پر کسان یون بے بین جو کاشانی و کنتہ نکا خاص و عام کاں لیکن نوا دل خرم و ظاہر کیا حال در دو آزار سوگی خلقت پر مہربانی حاصل جو او کو نقد سکین آباد و وسیع مخزن نور دینا میں تہا نام نیک حروف تین و لوق ملک کامرانی تھا جسکا سمندر استم نامی سنو رہتا شیوہ اطاعت فضل در مدعا کو کمولا چروا شتر تاج کی تمت یہ مقصد دلکش ہو پورا شنگی رکھہ کو ہلا کر آئے کچھ تازہ امک دلین آئی طائب بنش کا دل عالم دستر کریان رکھہ در بین</p>	<p>ہر طبع راسو ملک کورابط ہر نقطہ پر محبت مہربانی یہم و رایت و تاقیہ چیت تھیو جی و خاطر ہوانی راجہ میں در کشتی پہاں تھیو جی جہاں سپاہی اہلاد دل ہی ہو لوی اہل نرنگار آئی یہ دنیا و آسمانی یہ سنکے کلام راحت آگین سرخو یہ اوہ و ملک مشہور راجہ بہ صفت تہ موصوف کو شیدا تین چ خاصانی تھی تیسری رائی گرامی راجہ تھا جو کل قناعت شہ او کو قدم پر گر کر بولا اتک رہی راج کی تمت وہ آئین تو مدعا ہو پورا فرمایا اک البشر اہی جاسہ آہٹ رکھہ جو اسکی پائی وہ بولی کہ آپ میں کونام یہ سنکے کلام کلبہ ن سے</p>
---	---	---	--

رکھو نہ شکو اگر جگ کا سناں اکی ہونے دین عبادت تارا
 اچھت جو رہی جناب کہنا انکے دھن پوتا کن کے
 شبیر اپو دست اور شنگی کہ اور شست من کی اور جگ کرنا واکھ حصول لاو



دست کو وہ کھیر کہہ نہ دیکر دورا نیان جو عہد تیرا دونوں کو تھی الفت ستر کہانی وہ جو برباد کھیرا ہم وچیت میں رام نومی کا کوشیا کو اطمین سہری رام	فرمایا کہ شہر دلاور ہر وقت قریب و قریب تیر کرتی تھیں محبت ستر سامان کرم ہوا فرا ہم وہ موقع لطف رحمت فرو پیدا ہوئی باوقار و اکرام	یہ را نیون کو کھلائو کھیر دو جسے برابر او کاودیکر منظور بدل تھی فکر و تیر نخل امید میں لگا پھل وہ وقت وہ رونق شہر وہ نوچیں تھا آشکارا	پیش آؤ مراد دل کی تصویر فرمایا یہ کھیر کھیا و لیسکر اپنے حصوں و نصیب ہی خود عقد مدعا ہوا اصل وہ ساعت نیک حسب لچنوا تھی قدرت خاص جلوہ آرا
---	---	--	---

تھا جلوہ قدرت مجاہد مسل جو مولیٰ جنس اسید سرور بواشہ زمانہ دل خوش ہو محل میں لکھی کا آئی خبر خوشی سہ بارہ ہو گل ہو دراک چیں پیدا تایم جشن طرب کیا خوب نظرون میں تھا جلسہ کرامت راجہ گرے آپ کے قدم پر حاصل جو ہوا یہ فقہ خواہش لوشیا کو چین کا وہ گل حاصل ہو جہان میں نام اسکو میں تیسری رانی کو جو دو پور جب صورت حوصلہ جو وہ پڑھنے لگے بید با صد امید	کیونکہ انہوں نے خوش فکر غالب پڑھنے لگے جنس کے دیوایہ خوش ہو کے لٹا دیا خزانہ سوق ہو دوسری خوشی کا کر لو رخ لطافت کا نظارہ تھا ہلبل روح جن پیشیا تخت جون کو مال زرد پتو تھا شور مبارک و سلامت بٹھلا دیا تخت پر چشم پر ہیں آپ بھی قابل پرستش ہو رونق گلشن جزو گل بہتر ہو کہ گیسو رام اوسکو ہوں لچھمن ستر میں نشو خود بام مراد پر چہ وہ معلوم ہو زما نے کہ اسید پڑھنا لکھنا تھا اکیلا	وہ ذات کہ فیض بخش دوران خوش اندر تھو رونق جہان اتنے میں خبر اور پائی نخل اسید بار لایا پڑگل سو ہی دامن سمندر کا شانہ دل ہو جو آباد جلسہ جو کیا چٹی کا نایاب محفل میں اشبہ دانش گاہ سرس بول مبارک امہا حاج ظاہر ہو کہ بہتری کا آثار نام اوسکے میں بشمار مشہور فرزند دم جو ہو خوش انجام القصد سے بھونکا دل تھا شہ تعلیم کا وقت جبکہ آیا غالب جو ہو علوم و فن پر وہ علم و ہنر کو خود تھو بانی	وہ ذات کہ دستگیر انسان برساتی تھے پھول آسمان سے آواز طرب محل سے آئی نور نظارہ اور ایک پایا پر نور ہی سکین سمتہ راجہ دست تھو خرم و شاد تھے عیش طرب کو جمع اسباب آپو کی بے نصیلت و جاد پیدا ہو اگر میں وارث تاج لکھ میں ہو جلوہ زنگار ہر نام ہی نام چشم بد دور اوسکار لکھ لکھ بہت نام منظور نظر تھے چاروں فرخ استاد قریب اپنے پایا تحسین تھی زبان انجمن پر
--	---	---	--

راجہ دست کے پاس لبو امتر کا آنا اور رام چندر اور چمن جی کو لیجانا واسطو
قتل کرنے مارتیچ اور سو باہ اور تار کا کے

ہے ذکر جناب رام منظور دینا کے خیال سے بری تھی	نوک خامہ ہی شعلہ نور نور شید سپہر برتری تھی	صحا میں بھی ایک گہرا می راچھل و خین راتیں ستاؤ	تھا لبو امتر نام نامی جگ کا سامان جھینک جاتا
--	--	---	---

ناریچ و ستبہ و تانہ کا سب دست نر ادب سے سر جھکا یا جو حکم حضور ہو بجا لاؤں گرام و لچھمن ہوں میری ہمراہ مرضی ہو تو انکو ساتھ لے مال و زراعت کی تو دیدوں اتنے میں لبٹے من بھی آئے دنیا میں ہر بات قتل کفر راجہ نے لکھا خیر بہتہ ہو پھر صحران جب نکو ذات	سوئے آکر نخل مطلب سنگاسن پاک پر جھایا میں خاک تہ و م پاک بچاؤں رفعت ہو تمام رنج جاگہ جھکو غم سے چاہ دیکھے پر لخت جگر سے کب جدا ہوں تقریر پائے لب پہ لاسے ہر جلوہ نگں یہ رام اوتار جائیں یہ برای سیر بہتہ لو لے سری رام کہہ کر یہ بات	اگر در سب کے راز پشیمان مہمانی کی رسم خوب انداکی رکھہ ہوئے کہ محور رنج و غم ماریں جو وہ کس شون کہیں راجہ ہوئے کہ اس سخن سنج چھوٹے ہیں ابھی دو ٹوٹاں صحران کو انھیں روانہ کیجے لفلی کا خیل بھی عبت ہو رخصت ہو پر رسی چا بکھا ہوں آپ تو مائل عبادت	اپہنچے اور وہ میں کہہ سکیا پھر لوین تقریر جھٹکا کفار سے مال الم ہوں ہو دو در خزان نہ پوچھیں ہے حکم سے آپ کے شش تو کیا جانیں یہ جنگ آزمائی غفلت اس میں روانہ کیجے تشویش و طال بھی عبت رام و لچھمن ہو کر روانہ میں کرتا ہوں جب کی عبت
--	---	---	--

شہید سری رام چنڈ چمن جی بسو امتر چکی اڑناڑ کا دیونی کو تیر و سہ مانا



تھی دیونی تار کا جو بدکار	آپو پنی لپک کر برق کو دار	تیر ایک جو رام نے کیا سر	اوس یونی کا دھن کا دھن
آپو پنی سب سے بہر سیکار	وہ بھی ہوا زندگی سے بیزار	مارچ پیر آیا شور و شر سے	مار گیا تیر پیر پیر سے
رگتہ رام کے لطف سے ہو گشت	زمانے لگے کہ آدین باد	گھر میں اونچین سچیان بنایا	سب طرز دلاوری سکھایا

سری جانکی جی کا فلور فرما نا وقت قلبہ رانی راجہ جنگ کے شہر جنگ پور میں

تازہ باغ مخموری ہے	شخ خامہ ہری بھری ہو	کیا فضل جانب جانکی ہو	یون تازہ کہ تھا بیان کی
کے شہر نفس تھا جنگ پور	مغرب زمانہ مخزن نو	راجہ تھا یہاں کا اہل کلام	مشہور زمانہ و جنگ نام
اکوڑ چلا برائو گلکشت	گزار اسو و گشت گلشن و ش	پیدا تھا نشان خشک سالی	برہم ہوئی غم سے طبع عالی
و کیا تو زمین کو خشک پایا	چیشوں میں تاتاری کی ساء	بلو ا کے سچان عاقل	کسے لگا حکمران عادل
بارش کو نزل کی ہو تدبیر	مطلب کے حصول کی تہمت	ہوئے کہ اگر حضور پر نور	جو تین کہیتوں کو دستور

قلبہ رانی کرنا جنگ کا اور جانکی جی کا سیوچ سے نمودار ہو نا



ایانی ابھی آسمان پر سے اک جاپہ تیر زمین سبوتھا شوق ہو گیا وہ سب ویرین پر تھی ہر پاک میر صفائی راجہ نے سچے دھتر خاص حاصل ہوا دیکھ لطف آرام	کوئی نہ پھر آب تر کو تر سے پہنان وہ چین میں مش تھو نازل ہوئیں لپسین میں حاصل ہوئی دیکھو روشنائی آغوش میں لے لیا باغیاں رکھا دختر کا جانکی نام	راجہ زور باد نکستہ دانی راجہ زور میں جوں چلا یا جب جلوہ رو ہو پاک دیکھا گشت ہوا جانکی ہو آباد والین ولتہ کو آئے دختر نہ دتا تھی جان باد	کی کہیتوں میں اگر قلب پرانی قدرت نہ شکو فدیہ کھلا یا دامن ظلمت کا چاک دیکھا راجہ کا دل حزن ہوا شاد نقد امیر ساتھ لائے دختر سو اور ہر تھی شان دار
--	--	--	---

راجہ جنک کا قرار دینا شادی جانکی جی کی اوپر توڑنے دھنک کے اور
سری راچندر اور لچھن جی اور بسو امتر جی کا تشریف لانا اور خاک قدم
سے راچندر کے اہلیہ زوجہ گوتم کا جسم سنگین سے مخصوصی پا جانا

سہ رام کا نام راحت انگیز راجہ کو جو تھو خیال شادی مضبوط تھا سو تھو گرجن توڑے جو دھنک کو کوئی دیش وارد ہو کر جانب جنک پور مشتاق تھی دیوتا بھی ساری رام دلچسپ نے بھی سنا ذکر آگے جو بڑھے وہ نیک ہو گیا سر پر کپڑا اوڑھی وہاں سل ہو کے سر پر پٹری تھی	کیونکہ زبان خامہ تیز کئے لگا کر میں حال شادی ہر شکل کہاں آسمان تھا دختر سے وہ میری ہونم آتش سبکو تھی خالشی اپنی منظور وہ بھی اوسی سمت کو سدا دلو کو ہولی سیر تازہ کی فکر دیکھا افتادہ پارہ سنگ آزاد ہوا چین خزان سے سختی اوسے علم سے ہر گز نہ تھا	بالغ جو ہو میں جنابی بی وقت سابق کا اک دھنک تھا راجہ سو جو کے نیک دستور یہ سنکے خبریت سے دیجاہ راچھن بھی خبر یہ یاد رکھو راجہ نے عرض لشوکت فر وونوں بھائی چلے جد جاہ پتھر پڑی چھپاؤنگی خاک گوتم کی یہ تھی زن اہلیا اپنی جو قدم رام کی خاک	چھکا بخت شباب دیوی طولانی میں ہر فلک تھا یہ بعد کیا جہان میں شہور حاکم فرمانروا شہنشاہ شکل انسان بنا کر دور قائم کی محفل سوا خبر بسو امتر آپ کے تھے ہمراہ پیدا ہوئی اوس کے زانگ پرواغ تھا دامن اہلیا سر پر گئی اب بچا خطر پاک
---	--	--	--

بسو امتر اور سری رام و لچھن کا صحرا میں جانا اور رام کو خاک قدم سے اہلیا کا جسم ہر گز نہ کھانا پیرا اور جانا



آگے جو بڑے خجستہ آہنگ راکو لپو لپو آب پڑ صفا ہے لنگا کے جو کوئی پاؤ درشن طاہر جو ہو اید رام پر راز کی آکے جنک زیشوائی یہ دونوں کون صاحب چاہے بولے سن دو لون نامور ہیں	تھا زینکا چشمہ رنگنگ بھاگیر تھی نام آب کاہر بچشم مراد او سکی روشن لنگا میں نہا با صد غرا اگر تھیں کو جب کا فی کس چرخ کہ میں یہ ملو را راجہ دست کیہ لیسر میں راہہ نے یہ سکے ذکر حشمت	رنگت سے ہو کی رام جو گفتار لنگا ہوا نہیں کا نام شہور داس گرد گتہ سیو ہو جائے پھر و انسے چو بشتادوسو سر پناہ کا کے پاؤ میں ہیں فرزند میں دونوں کس پر کار محفل کی خبر جو پاکے ہیں اک باغ دیانی سکونت	فرمائیے نام بحر زخار ہو آب میں چنکی جلوة نور ہر نیکی بعد مکت ہو جائے اگر ہو لی داخل جنک پور بول و ٹھو جنک کہ بند پرو ہیں نور چراغ کسکے گھر کے یہ بھی پڑ سیر آگے ہیں
---	--	---	---

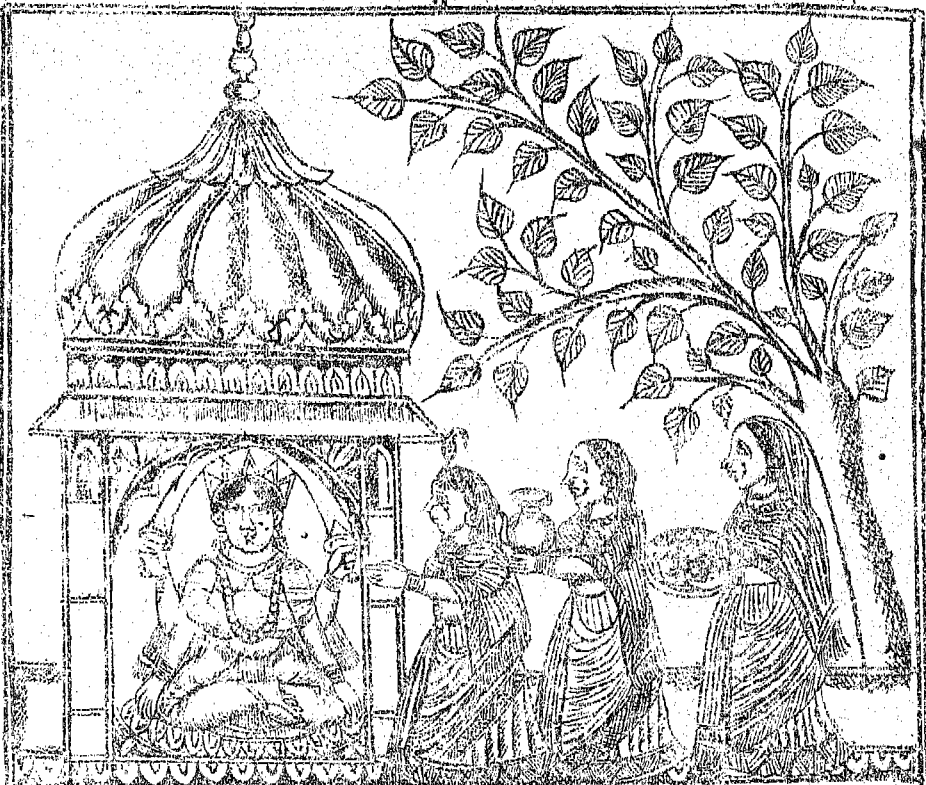
جنک پور کی سیر کو جانا سری را چنڈر اور لکھن جی کا

منظور تھی ان جو سیر تان	یوں شاخ قلم ہوئی گل افشان	جب صبح ہوئی جناب لکھن	آئے تیار گتہ سے تازہ لقم
-------------------------	---------------------------	-----------------------	--------------------------

پچھن کو سیر شہر کی چاہ	ایسا سین ہو حکم دانش آگا	وہ بولے کہ آپ بھی چو جائیں	اونکو سیر حسین دکھا لائیں
دو نون والے شہر کو سیر	اشاق تو سب یگانہ وغیر	آیا جو نظر جمال رکھیں	ہر ایک کو تھا خیال رکھیں
تھیں جو تین جا بجا تو رام	باتیں کرتی تھیں ہو کر یام	آئے ہیں او وہ سجدہ و گفام	چھوٹے پچھن میں اور بڑی رام
اک بول اوٹھی نہ لڑام	میں قابل جانکی سری رام	توڑا میں جو دھنکٹ جٹا جا	مکھن جو کہ بگوتی سے ہو یا
اک بولی کہ میں نہ پا کر لڑام	کیونکہ ہو گا یہ کام انج م	اتنے میں اک اور سکرانی	تقریر زبان پر یہ لائی
کم سن ظاہر میں بالیقیر میں	عاقبت فیہوش نکتہ میں ہیں	مارا ہو انھیں نچے تازہ کا کو	بخشی ہو مکت املیت کو
اتنے میں ہو ابو شام کا دوا	دونوں والے ہو بڑے بخند	پہنچے مسکن پہنچے کونام	دونوں ہو لڑنے کو محو رام

پانچ میں جانا رام چند برا اور پچھن جی کا اور آنا کر جاکي پوجا کیواسطے جانکی جبکا	رکھو برکا خیال و مبہم ہر	مثل دریا روان قلم ہے	جب صبح ہوئی تو ہر پر نور	انکا مشرق ہی حسب دستور
یستر سے جناب رام اوٹھی	باحشت و اقسام اوٹھے	میں بولے کہ سو یاغ جاو	پھل پھولیں پری خنکے لاؤ	پھل پھولیں پری خنکے لاؤ
پہنچے سو باغ تازہ اگر	رام و پچھن قدم بڑھا کر	تھی بہتری جہان کی ہوتی	گوری کی دھان تھی ایک موت	گوری کی دھان تھی ایک موت
پوجا کی غرض تو بہر ہو	تھیں جانکی جی میں ہو	بہرہ تھیں سہیلیاں بھنڈا	تھی فات جناب سب میں ممتاز	تھی فات جناب سب میں ممتاز
و یکھا جو جمال پچھن رام	حیران ہوئی اک کثیر گفام	پہنچے سو جانکی وہ لدا	کنے لگی حال سیر گلزار	کنے لگی حال سیر گلزار
میں آؤ ہو جی میں ہو	میں رونق گلشن جزو گل	کب طرز وہ قابل بیان ہو	صورت ہو کہ دلکش جان ہو	صورت ہو کہ دلکش جان ہو
تیرا و کمان لیے ہو ہیں	صيد مطلب کیے ہوئے ہیں	یہ سنکے وہ بولیں کس طرف ہیں	کس گوشے میں صاحب ہیں	کس گوشے میں صاحب ہیں
بولی وہ سہیلی آپ دھرائیں	نظرون میں بھی گل نظر آئیں	آئیں وہ ادھر تو تھی جٹا	دکھائی دیار رخ درخشان	دکھائی دیار رخ درخشان
وہ رنگ وہ چہر کی صفائی	وہ طرز وہ شان دلربائی	اک قدرت پاک تھی حیدر	دل ہو گیا جانکی کاشید	دل ہو گیا جانکی کاشید
دل رام کے عشق میں چھوٹا	کرتی تھیں نظارہ رخ رام	کچھ دیر ہی یہ پیش صورت	پھر فکر ہوئی بے ضرورت	پھر فکر ہوئی بے ضرورت
دل تمام کو وہ خستہ آئیں	سندرمین کو پرستش آئیں	پو جائیں وہ لا کھل بکاتیر	پر دل میں خیال رام پائیں	پر دل میں خیال رام پائیں
بیتابی کی دیکھ کر یہ صورت		سندرمین وہ مسکراتی موت		

شہید جانکی حکم مع سہیلیو کو اور دی جبکی پوجا کرنا اور وہاں سے بامراد پھر ناگھر کی طرف



سیا بولی دھنیں لایو ہوا
 ہو بھینچا لگاؤ مسربانی
 سورت بولی اباد وریا
 آغوش میں نقد دھالو
 یو جاسو دیکھ کر فارغ آخر
 گھر اپنی نگین بہ طیب خاطر
 رخصت ہوئی ستر سو بار
 رام دلچسپ بھی گھر سدا
 دہنیش جبک میں سری رام چند را اور لچمن جی کا لشر لین لانا اور جمع ہونا
 سب دیوتوں کا اور کسی شخص سے نہ ٹوٹنا کمان کا باوجود متواتر زور
 کے اور راجہ رام چندر کے ہاتھ سے ٹوٹنا اوسکا اور رہم ہو کر پر رام
 جی کا آنا اور گفتگو ہونا رام چند را اور لچمن جی سے

ہو رام کا ذکر زیب نامہ	صفحہ پہ گھر وشتان آفا	جب مہر فلک ہوا نمودار	شاہ جنگ آ کی سو دہار
باہم سب کہہ جنگ کاسار	کردی رسم سو آبر آفا	ہونے لگے جمع اہل توفیر	سلطان شامیر نیک تیسر

محفل میں سب اہل جاہ آئے	حکام و وزیر شاہ آئے	میں لکھن میں رام دالشا گاہ	یہ بھی ہو چکی بیان لہجہ جاہ
تعظیم کی رسم پیش آئی	کی سبکی جنگ زینیشوائی	پھر آکے میان محفل خاص	یوں سب کی کہا پر اہل جاہ
جو توڑے دہنک وہ نامور ہو	دختر سحراری ہم نظر ہو	یہ سنکے کلام بے بدل سب	کرنے لگو زور بر محل سب
جب نہ نہ کمان کسی ٹوٹی	سیکے رخ پر ہوائی جھپوٹی	پھر تو لوگ بادل شاد	تھی جنگی دس ہزار تعداد
کرنے لگے زور مل کر باہم	لیکن نہ قد کمان ہوا خم	راہ میں بھی آگ و منہ کی کمانی	بیجا ہونے کی زور زبانی
شیوہ جی کا دہنک بیگان تھا	مضبوطی میں شہرہ جہاں	شیوہ جی کو سر پہ کمان یہ	مدت کی پری رہی بیان یہ
پتھر تاب تھی کسی اسکو توڑو	منہ سے نہ کیوں نہ ہوڑا	محفل میں چھچھاکھی ہوڑی	لوگوں کو تھی سخت جھوٹا
راہرو گما پھال کیا ہے	یہ صورت انصاف کیا ہو	قائم اوسی طور پر کمان ہے	سب قوت زور رکھانگ
قسمت زور ورون کی ہوئی	دل ٹوٹ گئی کمان نہ ہوئی	پس منہ سنی جو تازہ تقریر	بولے بہانی سے اچھا لکیر
گر حکم ہوا اسکو توڑو انون	خود حوصلہ سخن نکالو	وہ بولو کہ تم کو کیا ہو شیوہ	جاسی اور پتہ جیسا ہو شیوہ

راہہ رام چندر کا دہنک توڑنا اور گلہ نشانی کرنا دیوتاؤں کا اور آنا پر سرام کا



کی ہر توجہ بے حد خوش رنگستاہ کو دیکھ کر فوراً حیدر اہل بیور کو اور سونہ سیتا کا چنگی غم دیا تو شیش جو صاحب جاہ سننے ہی ذکر حیرت انجام یہ دیکھ حال اہل دربار ہر کون وہ بد نصیب بد تہی شاکی انتقام عیب لکھنے لگا آپ ہوں نہ بہم بولو کہ یہ کیا مضطرب بولو لہجہ کہ ای پرہرام تہی خودہ کمان ہی گنتہ اچا ہوا قد غم سے چھوٹی پہلے ہو وہ اور بہم اگر اسکو جو اس جان جو منطک جنت مطلب پیر نہ جائے بولو میں نہیں بہن ایسا سر سے ہزاروں تو کا کرتا تھا جو شمشیر سا تہ چھس کما کہ ای پرہرام	چھپرچ زخیر کھنڈ فاموش توڑی وہ کمان جا کہ فوراً حیرت سے تھوہر راہ فاموش آپچیں جناب ام کر پاس چھپت ہوا واک مثل دبا آپہو بچو اسی بلکہ پرہرام گنبر کہ چھپے بحالت زار توڑی جسے کمان شہید برہم وہ جنگ سے بھی ہو تو ذات آپ کی ہر معین عالم جبتک مجرم نوں مقابل بتھا اسیں خطا کا کونسا کام توئی چھوٹی پڑی تھی ختم بیکار تھی حیر توئی چھوٹی ہوئے کہ نہیں بہن حیر بہم ہو یا ہر ای نامہ دور دنیا بھی نہ نظر کر آگے استاخ پہ تہی چھس ایسا زخون کہ بہن تہر جائے کاتے ہیں ہمسرا بولو ہاتھ دنیا میں نہ خوب لکھا نام	من اتھ میں بولو ای پرہرام نعل حج گیا کا پیر اہل فلک سب تو تاکہ آفرین باد باصد اعزاز و فخر و اقبال جب توڑ چکے دھنک سر رام برہم ہوئے غیظ و غضب بول اوٹھ کر کہ یوں نہ محفل سے نکلے پاس کر ابو اتھ میں بہر لو کہلایے رحم وعدل کا طور شکر یہ کلام رام و چھس اسیں نہ شکایت بنک بھالی تو چھو احواس کو جا پھر آپ عبت میں جنت ہو رام کو کچھ اب بھی منظر لوچھس کے کما کہ ہم کمان پیر یہ سنیکہ کلام حیرت انجام دیکھو میری ہاں وہ تہر سر کش ہو کر پست اسی تہر میں دشمن قوم چہتری ہوں جو کہ کیا آپ نے عیان ہو	تاخیر کتاب نہیں بیان کام غلطان ہو کر اہل غم سر خاک برساتی تھی پھول بادل شاد پھولوں کی پھاوی لاکر جیلا آوازہ ہوا شہر م تھے مال جو رقم سب سے توڑی دھنک کہتے بیہات منہ تو اپنا ذرا دکھائے اگر ہوا آپ ابغسل واجب نہیں فکر غم جو آگے ہوئے اونکے جہان گن توڑا نہ یہ رام نے دھنک خود توٹ گئی سمارا پاکر ہر گرنیں کوئی جاوا غافل کھوٹی دیہہ کی سب نہیں تو بند لکھیں جناب اپنی فرایز جھٹلے پیر اور بھی پرہرام تیزی میں جوشل شمشیر مشکل ہوئی جا بڑی تہر سے سر پایا نام آوری ہوں مطلق نہیں جا بڑی بیان جو
---	--	--	--

یہ سنے تڑپ کو غل مچا کے گستاخیان کر رہا ہوں تم سے سہرا سکا تر سو کاٹ لیتا کیا آپ میں آپ کا تبر کیا ای رام ہو کیسا تیرا بھائی بس آپ ہی کی خطا ہو ساری لچمن کی خطا ہو مجھ پر چھوٹوں سپہ لطف ہی سنا ہو آپ کی ذات فخر عالم پونچو مطلب کو آخر کار سمی وہ کمان جو شل دان غصہ گھٹا ٹھیک ہو گویا ہوش برجاء ہو کر حواس محفل والس گویا آتھے جاتے	ماور کو بھی مگیا مارا لچمن کو ہوا خیال کیا ورنہ تار میں اسکو رہجور بولے ہر زبان میں صفا بولے لچمن ہر سخت میک مجھ سے اور تا ہو سہرا وٹا کر انصاف کا طرز ہو یہ عجوب جسکی ہو خطا معاف کیجو واجب نہیں دلیں خوشی کچھ ہوش میں آگے پر سرام جب میں کہ ہمارا رفع شک اب کچھ نہیں ذکر جنگ کا رخصت ہو کر وائے نیک میں رام لچمن ہی دیکھتا	طاقت ہر جان میں اشکارا وکیو تو جنگ یہ حال کیا میں کا ہر فیض و احسان منظور لچمن کو ہنسی پھر اور آئی اس پر ہوئے اور بھی غضبناک یہ آپ ہی کا اشارہ پا کر بولے رگتا تہ کیوں نہ خوب بہتر ہو کہ دلو صاف کیجے ہیں آپ برہمن اسو سخن سنج یہ سنکے کلام راحت انجام دی اپنی کمان کہا جھکا دو سمجھے کہ ہوا ہرام اوتار چھو کر قدم جناب رکھیں
---	---	---

راجہ جنگ کا راجہ دست کو مشعر ایفاے شکستگی کمان و تقرر شادی

مست عنوان نامہ لکھنا اور راجہ دست کا مع سامان برات داخل جنگ پور

ہونا اور چاروں بیٹوں کا پیادہ کر کے رونق افزا اور جودھیسا ہو جانا

شادی جناب رام کا حال مست ورتھاراجہ جنگ پور ای صاحب چار و شان اقبال	ہر لونڈا فرام چشم اقبال تقی شادی وقت اس منظور دایم رہو نازد باغ اقبال	ہر مخزن لطف استان یہ بلو اکو مشیر نیک تدبیر بعد اطہار انک رسی	اسی خامہ ادب کے بیان یہ دست کو کیا یہ نامہ سحر یہ یوں چشمہ در عا ہر جاری
--	---	---	--

توراجو رام نو دھنک کو	حیرت چوئی دیدہ فلک کو	نکام بہت پر تو کمان دا	تو تاناہ سنگھ گنگا پر
پورا جو ہوا دھندل شکل	دنگو خوشی کمال حاصل	جیتا جو رام نے وہ پالا	ہو سب کرم جناب والا
تھا عہد کہ جو کمان کچ توڑی	دامن نہ وہ جانکی کا چھوڑی	شادی ہوا گوسی سی جانکی	براؤ مراد اپنے جی کی
القصد میں طالب ضابطہ	مشتاق حصول مدعا ہوں	نیکل راحت دکھائی آپ	عجبت سے برات الہی آپ
شادی کی پر رسم دل منگو	جلد آپ ہوں داخل نیکو	قائم رہے ولین پائے حق	منظور ہو التماس حق
القصد یہ لیکے نامہ قاصد	پوچھا جا کر لصد مقاصد	راجہ نے بلا کے نامہ بر کو	دیکھا تحریر پر گرسہ کو
پر ہر مگر مضمون کو زور نہ	راحت سے ہو کمال خور	یہ مژدہ دلکش جو آیا	راجہ نے سبھون کو خط پایا
ہوئی لگی فکر رسم شادی	ہر ایک شوق زد عادی	آباد رہے مکان دولت	قائم رہے غرضان دولت
پوچھی جو خبر میان دربار	بول اوٹھی ملازمان دربار	راحت کا پیام ہو مبارک	یہ شادی رام ہو مبارک
راجہ نے لصد وقار تو قری	قاصد کو دیا جواب تحریر	قاصد تو اوہ ہوا روانہ	مابین شاہ اوہ دریا بکبانہ
ہر ایک کو جشن کی خبر دی	شادی کی سنائی ہو پڑی	شادی کو تو فرام بسباب	بلو اسے بحر زور و موت حجاب
سر دار و قاشعار آئے	ہر ملک کے تاجدار آئے	ہر سو متحارب کا کارخانہ	سجڑا تھا محل میں شادیاں
کچھ لسی محل میں جھنگی ہو	سب خوش تھے جو ان پر ہو	تھا لطف جو بر محل میں	تھا عقد و لطف حل محل میں
سب چوڑے ہوئے فرام	دعوت کا تھا قوت ساز باہم	تھے جلوہ فراز جو محل عام	تھا مائل خوری دل عام
تھی ساعت نیک راحت اند	بہتر تھی روانگی اسی روز	باصدا ملاز کامگاری	دست کی بڑھی ملی سواری
انتہا مجمع خاص عام ہزار	اختر تھے نثار حلقہ مار	بہر تہرہ ستر ستر فاکا	تھے قیل فلک چشم پہ سوار
ہر سو رونق تھی آشکارا	تو تہہ پیشست جلوہ آرا	عظمیٰ ستارہ تھی سو	ہمراہ تھی شہ کو فوج ساری
جند پر جو بلند خوشنما تھے	گردن پر وہ صورت ہوا	القصد جناب کی سواری	قرب شہر جنگ سدھاری
سنگھ خبر خستہ بنیاد	دل سے ہوا راجہ نیک شاد	قائم جو تھی صورت صفائی	کی آپ نے فکر پیشوائی
اہل دربار و دوست و احباب	سچے پر بندگی و اداس	سنگھ احوال آمد عام	اگر بے شہ سے کچھ ورام
پا بوس پر ہوئے وہ دونوں	منظر نظر ہوئے وہ دونوں	کی وجہ پر جو بسکی تسلیم	ختم مثل کمان تھا فوق تسلیم

راجہ دست کام بشت من اور سب امتز اور سب چون کرات لیجا نا



دو گھوڑی شکا کر بک کردار	دو لون کو کیا پیرا سوار	لبو اتر تر مانه آگا	اگر دین ملے سر را
راجہ سو جیسا کر کہہ جی	چو آنکھوں پای کر کہہ جی	ساتھ اونکولیا بغر و غراز	سجھا سہین اونھیں سرفراز
آخر کو برات حسب دستور	اگر ہوئی داخل جنگ پور	کی شاہ جنگ زینشوائی	گردن با صد ادب جگائی
پہونچی جو برات وہ مکان پر	تھا جلوہ نور آسمان پر	وہ عالم روشنی شب تھا	دن کو بھی نہ یورایسا کب تھا
یا جون کی گئی فلک آواز	باہم ہر ساز ڈکھیا ساز	تھے راجہ جنگ کمال مضر	کرتے تھو ادا خوشیکہ دستور
کیا بات تھی وقت پھنکا کی	درواز کی رسم ہی ادا کی	بعد اسکے جنگ نے با صد اب	رہنے کو دیا مکان نایاب
اوتری جہ برات اوں مکان پر	آپونچی بہار بوستان پر	راجہ ڈیرا دیکھ دانی	حسب دستور خاندانی
مہمانوں کی خوب عورتیں کین	ہر ایک کی دل سے غمیں کین	بعد اسکے وزیر صاحب غور	بھیجا سمدھی کو پاس فی الفور
مطلب تھا ادا ہو سہاؤ	ساعت چہی تھی تن تھا بہتر	دست لکھا کہ دل سے منظور	ہم آؤ ابھی میں حسب دستور
نتی صورت بہتری نظریں	داخل ہوئی جنگ لگم لگم	با صد طرز خوش التفاتی	جا پہنچے جنگ کو گھر راتی
پاک خیز نشان ہیبو د	اگر ہو کر دیوتا بھی موجود	سنگا و برنج و بش و شنبہ	سب پہونچی زمین میں صورت
کتنہ گندہ پر اپیشر اسب	آپونچی دین پر بلا اسب	مہرو مہ اور سب ستاری	تھے جلوہ فگن خوشیکہ مارے
ہاں نور کو لے جناب کہیں	بھیجے با صد جلال تو قیر	سیتا کو اسی جگہ بٹھا کر	کی رسم ادا مسد ادیا کر
برہما کو جو خوبائی میدی	رخصت ہوئی دل سے ناامید	لنگا پے گندہ دہان پر ہو جو	تھا پیش نگاہ ساز ہیبو د
پو جا کو لیے بصد عقیدت	موجود تھے گورا و گنیت	پوری جو ہوئی وہ رسم شادی	خوش ہو کر ملنے لڑ عادی
خوش و دلدادہ لہر چھائی	تازہ رہن گل یہ بوستان	تھی شاہ جنگ کی دختر اک اور	لچھم سے اوسکو بیاہ فی الفور
کس کتب تھا ایک شہ کلہائی	منظور تھی صورت صفائی	گھر میں ڈاوسکی لڑکیاں	نور نظر دل جوان تھیں
تھے تشریف اور بہت سرفراز	دو لون کو بیاہا با صد غراز	لبس چارون کی ہو چکی شادی	معدوم تھا ذکر نامادی
ہوئے یہ لبت جی جنگ سے	تقریر یہ اگر کی جنگ سے	اب ہونگے روانہ راجہ دست	رخصت فرمایاں خود بدولت
ہوئے راجہ کہ جو رصف ہو	خادم کی وہی خوشی جو چاہو	منون کر مجھے سنا یا	رتبہ سر اعرش پر چڑھایا
رخصت کر دیو نہیں کہہ لنگار	راہی میں ہوں وہ اگر تیار	ہونے لگی رخصت پوانی	تا صد مہ فرقت ہوائی

نالان جو سوادل جزو گل	رونی نعل میں چکیا نعل	دیکر شہزادیہ اسباب	رخصت کی دخت ہو کر تیار
راحت ہوئی شاد بچو بر کو	والس وہ چلی برات گھر کو	تہا جلوہ اختیار شدی	سمراہ تھا جلوہ ساز شادی
آپو بچی اودہ میں جب سواری	سبکی ہوئی مدعا براری	ایجا کے محل میں جانکی کو	دکھلایا جمال روڈی نیکو
کیونکہ نول دلسے رائیاں شاد	چارون ہون سگرتا	تہا شاہد مدعا نعل میں	تھی اہل تھوڑی محل میں

شروع اچود سیا کاندہ راجہ دست کا راجہ راجہ چند کیواسطے سلطنت اودہ
تجویز فرماتا اور رانی کیکی کے سبب سے بن باس ہونا راجہ رام چند رکا

ہو کر مصروف یاد رکھتے	کرتا ہر قسم یہ حال تحریر	مشہور ہو کر دشمن مانہ	پر خوف ہو اسکا کارخانہ
راحت میں جو موقع الم ہو	دل کیوں نہ غلج خرم	جب ہی ہوئی شادی سری ام	تہا پر خ کو اپنے کام سے کام
نارواک وزا کے پونچے	گلزار اودہ میں جا کر پونچے	اگر سری رام کی بات	خود آپ میں صاحب کرامات
مثل گل تراودہ میں ہونے	قول کہن آپ پناہو لے	جس واسطے آپ میں ہنودار	کچھ اسکی ہی فکر ہو وفا کار
بگڑی جاتی ہر حالت دھر	راجہ میں تمام مائل مہر	بے آپ کے کسطح وہ ہونے	میں بادہ کشی ہو بدست
فرمایا کہ انتظام ہوگا	منظور رخاہ عام ہوگا	نار و چہرہ قدوم رکھتے	اوٹھے والے ہو گئے گھر
ابا وریلسم تازہ سینے	واسن میں گل سحر پیچھے	ہر ایک دست جوان بخت	اک روز تھو جلوہ گر سخت
آئینہ منکا کو دیکھی صورت	چائی دل صاف پرکھوت	تہا آگے نشان نامیدی	باتوں میں نظر پڑی سنجیدگی
دریاد شب غمشک پایا	دل صورت حوصلہ گشتایا	بولے رخصت ہو زندگانی	باقی نہیں لطف حکمرانی
بہتر ہی کہ اب سری رام	خود راج کیا کرین بارام	میں لائق حکمرانی خسلق	منظور ہو مہربانی خلق
فرمایا بشت سوجوہ حال	وہ بھی ہو کہ ام خوش اقبال	بہتر ہو کہ رام ہی کرین راج	قابل ایسیکے میں حنا راج
طی پایا کہ گل ہو شفق رام	روشن ملکات وہ کاہنام	ہر ترشہ کا شنگا دیا جمل	یکجا کی خوب بھول دھول
دنیا میں خبر ہوئی یہ مشہور	کل ہوگا اوتلاک دستور	سامان طرب بیان پاتھے	وان مائل پنج دیوتا ہو
اکتے تو کہ رام گر کرین راج	راجہ میں کر دیکھتے ہو تاراج	بلو کہ جناب سرستی کو	ظاہر کیا حال بیکیسی کو

تیر کوئی نکا لیئے آپ	کل سرم نلکسا کوٹا لیئے آپ	ایتر ہوا دودھ کا کار خنہ	بن س کورام جو لچر انہ
سکر یہ کلام سستی سنہ	سوچو رکست کی کچھ قسینہ	باغ مطلب کر دیکھ پیلو	جا پنچیں اووہ میں صو ریشہ
لوٹڑی تھی جو ایک گیمکی کی	تھی دلیس نہ آشنا گیمکی	مشہور تھا اوسکا منتظرانہ	سر کام میں اپنے تھی ہن جو کام
منظور تھی فکر تازہ کوئی	عقل اوسکی سستی زکونی	نکلی وہ محل سے سوی بازار	ظاہر ہوا اوسپہ حال ربار
سبھی کہ حکم شاہ والا	ہے قشقہ آرام ہون والا	رانی کی پاس آکے بولی	تم تو جو عجب طرح کی بھولی
لین آرام تو تاج حکمرانی	حاصل ہو بہرت کو سرگرائی	سکر یہ کلام اوسکارانی	بولیں کہ یہ کیا سو بدگمانی
میں آرام و بہرت عزیز و لون	میں اہل فن و تمیز و لون	الفت ہو جیسا ہوں میں قائم	ہو جیسا اوسیں بھٹک دھام
بہتر ہو جو رام حکمران ہوں	آثار سپہ دل عیان ہوں	یہ سنکے وہ بولی منتظرانہ	تقریر کو زور یوں دیا پھر
میں نے جو کہا پڑا نہ مانو	کیا بات ہو سو سوچو جانو	جھکو تو ہو کام بیکسی سے	میر کیا فائدہ کسی سے
جو چاہے سو پائے حکمرانی	لوٹڑی سے کہی نہ لگانی	جو میری سمجھ میں تہا بتایا	آئینہ مدعا دکھایا
بہائی سامنین ہو کوئی دشمن	زائل ہو اسی سو قوت	آمادہ دشمنی جو ہو جاے	پہر نقد جو اس ہوش کو جاے
جب رام کا خود جلال ہوگا	بہائی کا نہ کچھ خیال ہوگا	سکر نیکسینہ جاہل	رانی کا بھی صاف پہر گیا دل
دل اونکا جو ہو چکا تھاریک	سمجھیں کہ یہ بات تو گھٹیک	پھر بولی کینرا خوش اطوار	ہو آپ کا شاہ خود وفادار
وہ قول جو شاہ نے کہے تھے	ایکے بھی وعدہ کر دے تھے	اونسے کہیے کہ اس مہاراج	وہ وعدہ تو پوری کیجیے آج
یعنی رگستاہ جا لیں بن میں	سلطان وہ بہر ہوں انجمن میں	رانی ذیہ سنکے اوسکی تقریر	صورت کو بنایا اپنی دلگیر
بالوں کو وہ بال دوش کر کر	مضطرب ہوئی آہ سرد بہر کے	کہا نا پنیہ تمام چوڑا	راحت کا سب نظام چوڑا
راجہ راجہ زار و یکس	رانی کو پرا انتشار دیکھا	بولے کہ یہ کیا ہو حال نازک	برہم ہو کیوں خیال نازک
مجھ کو بھی آہم کی قسم ہے	فکر آپ کی دلیس دمید ہو	جو مجھ سے طلب کہ میں لاؤں	جو چیز کہو ابھی منگاؤں
رانی کی کہانہ اس مہاراج	وہ وعدہ تو توں نے نہ ہوا	بیچو سری رام کو سو دشت	ہوں چودہ برسہ محو گلشت
مجاہد بہرت کو انکارا ج	خواہش ہے میری مہاراج	یہ سنکے کلام اوٹ گیا ہوش	شعلیں ہوا راجہ وفادار ہوش
رور و کر کہا کہ تھے دیہات	بیجا یہ زبان ہو کہی بات	رگستاہ کو راج کی نہیں جاہ	ذات اونکی ہو خود فضیلت آگاہ

کس شو کے جانیں ہیں محتاج پہر کیلگی بولی اور شہنشاہ مردن کی ہر ایک بات شور بیہوش ہو کر زمین پر دور بار پڑا ہوا تھا خالی تھا دامن عقل و آرزو چاک کیا حال ہو گا تو فکر کیا ہو کی اور سنہ خبر تو آگے رام سہر کس سے جو رنج و ہوسرت دوسرت کو جو دلہن جو شایا	وہ چاہیں تو بخشیں ان کو تاج پہر تانہیں عہد کو کوئی آہ پہر کیا ہو تامل اس میں منظور تر ہو گیا اشک تر ہو بستر تو مائل غم جناب عالی راہ دست پر ہو تو غمناک یہ درد و تعب کا ذکر کیا ہو دیکھا تو بد تر ہو جو آلام جا کر او سکوا ہی کروں پست آغوش میں رام کو بٹھایا	وینا ہو بہت کو راج منظور جو بات کہی وہ کرد گمانی دوسرت ہو دست و پائی جب صبح ہوئی تو ہر چکا کلفت تھی میان محفل عام دیکھا جویشٹ نے یہ احوال ہو کہ جناب ام آئیں کی عرض ہے حال کتہہ واک مجھ کو نہیں تخت تاج و کام ہو ل و گھو وہیں یہ کیا ہو	پر رام نہوں نگاہ سے دور بیان شکنی میں کیا صفائی تو کردہ خویش سے پشیمان سامان تھا پیش در و عجم کا مسدود تھی رسم قشقہ رام کہنے لگے اس شہ خوش اقبال آنکھیں آرام جن سے یابین ہو آج نصیب شیفان کیا ہو اپنی بندگی میں آرام تقریر پیر ہلال کی خود
---	--	--	---

رام چند راو لہمن اور جانکی حکما خست ہونا جنگل کو اور ستیا ہونا راہ دست کا



<p>ایں رام جو اپنا نام چاہو بولے سر پر نام خیر بہتر اتوں میں منگلیں منگیا اعلیٰ جا پہنچیں اور سب سائیں کو گوہی بولیں بجال غناک تھکو جو بحث خیال صحرا عزت کی لگی نازک جہان سے پہلو بولیں وہ بگوتی آبد غم از وہ جو وی عین و دیدار خدمت کروں جان و اسو دایم پہنچ دست کو ہی جنب یہ صحرا کا کہی نہ قصد کرنا صحرا کی طرف ہویں سب گام پیش میرا گو کہ بہ عجلت بہائی جو وہ کیا جو وقت مشکل راجہ دست یہ سننے گفت ر پہا سیر حین و کھسنا راون کو جو سر گر پڑا تاج القصہ دھر سفر کی تھی بات قرب آپ کو خاص عام اگر نام تھی تی او داسی چالی</p>	<p>عمر شاہ جهان نسامو منظور رہی بن کی سیر بہتر منعم ہو اول جزو کل بولیں بامد مال و موال خاص کجا رخ پاک ہی قابل غور حال صحرا تاپ کسل سفر گمان ہو فرمانا ہو آپکا مقدم شوہر کا نہ ساندہ چو کرنا میرا ہی اعتبار قائم صحرا سے الم بنا ہو کرنا تکلیف سفر ت دل میں نا منظور رہی رفاقت نام بولے کہ ہو مجھ کو فکر خدمت سو بہائی کی دلہی غافل روئی چلائے بادل زار واپس کچھ روزوں بعد لانا بولا گئی کو کیا ہو آج تہا موقع رنج و فکر بہت رونے لگا تھک ترسا کر گلشن میں جگہ نہ اس کے پانی</p>	<p>تم تو سو دشت ہو روانہ رگنا تہ پیر کی پانون چو کر سیاتہ ہی جب خبر نہ پائی کر میں ہی اجازت آپ کی پائی قالیب کی ہمارے جان ہو تم تکلیفوں کا روز سنا ہو فرق آئے نہ تھکا خاندان میں پر غور تو کیجیے رآ آپ پکوں سو میں جہاں رون کرنا راحت ہو مجھے اسمیں ہر دم بولو اسے ہو کو کی یہ تقریر سمجھا دے وہ لاگہ دانا کچھیں ہو کر مخرج جانکاه بہائی کچھ ہو سو براہ واجب ہے مجھے بھی ای نگو نام بول و تھ سہمت ہو بعد غم دروازہ ہو نکلے جب نگو داتا اٹھا رنگوں بد میں پیدا رام و سری جالگی دلچسپ رسم تھا اودہ کا کارخانہ نہ گس حیران تھی ہو کی غناک</p>	<p>ہو جاکیں بہت شہ زمانہ رخصت ہوئی پاس گفتگو کر فرقت سر پر نام کی نہ بہائی ہماری میں دشت کو چلی جان گلزار اودہ کی شان ہو تم پاجی ہمت کا تھا سنا ہے ہری زمین آپ اسی نکاحین افشا ہے ہمارا مدعآپ راحت و شائق چین کو تعظیم کو اپنا سر ہر خم سو تم تو نہ رنج و غم ہو دگر لیکن سیتا کی کچھ نہانا بولے کہ چلو نکاحیں ہی ہر دم سو خوش باز ہو براہ جا کر کروں بن میں خدمت نام تو جا ہمارا انکے باہم نکاح میں ہوئی طر ف تر با کچھ صورت ہم ہے ہویدا تینوں ہو دشت کو قدر غناک جو اول زمانہ تہا واسن گل ہلال ہو چاک</p>
--	--	--	--

سنبیل اولجا کی بال ساری	اوجھن میں پٹا تھا فہم کو دیکھ	ہر نخل جو یاس میں کھڑا تھا	سبز بخش کھا کر گڑا تھا
پتے ملتے تھو دستا فوس	کیا رونق باغ پرچی اس	تہی پیش جو شکل فرقت گلی	نا کر کی تھی داسے بیس
فواروں کا دل بہا ہوا تھا	ہر چشمہ آب رو رہا تھا	القصہ دل جہان غناک	حیرت میں تھے شہین فلاح
ہزار ہجوم مرد و زن تھا	اک مجمع عام حلقہ زن تھا	شب کو ہم اجب تھو آرام	پولے لوگوں کو دیکھ کر رام
تم کیوں ہو میان ہمارے	کیوں سہتے ہو دل پہ کج کاہ	واجب نہیں چوڑنا وطن کا	گھر باغ ہو بلبل چین کا
باقی جو یہ یار صحبت یار	پیرا کے ملتے آخہ کار	جنگل سے چودہ سال کو	پھر بیٹھ گئے ہم بوقیع سعد
کچھ غم نکر و وطن کو جاؤ	لطف سیر و چین اوٹھاؤ	یہ سنکے کلام درد آمیز	خوب آتش جو شعل ہوئی تیز
نظروں میں تھی شکل پیار	سب گت تھی مجاہد زاری	جب کیا یہ رام زقرینا	مشکل ہو المی انکا جینا
دکھائی گرمی قدر خاص	غفلت میں ہو کر سب اہل انکا	یہ جانب میر پور پونچے	وہ اوٹھ کے قریب در پونچے
	دھونڈھانہ کین بہ رام پائے	ناچار گھروں کو واپس لڑے	

آنا نکھاد مردم صحرائی کا راجہ رام چندر کے پاس اور راہ بانا جنگل کی
اور رخصت کرنا سمت وزیر کو اور تشریف لانا راجہ رام چندر کا چتر کوت
پری بعد ملاقات رکھیشون کے

دکھو ہو جناب رام کی یاد	کا شائہ مرغ ساہو آباد	تہا ایک نکھاد مرد دانا	اوس مفاہول رام جانا
لیکھو وہ عزیز واقربا ساتھ	اگر ہو اجہیہ سار گناہ	رستوں سے جو گئی تھی	دکھائی تمام راہ منزل
تہا ساتھ سمت نیک انجام	گئے لگا اوس سچوں سر رام	تم ملک اودہ کو اپنے جاؤ	اس منزل پر المی ہوٹ جاؤ
کیا فائدہ رنج و غم اوٹھانا	تم خود ہی سمجھ لو گرو دانا	وہ بولانا نہیں کہ یہ سمجھیں	اگر تہا ہوں میں حکم شہ کی تعمیل
فرمایا تاشہ راستہ رہنا	پیر و الہی اودہ کو گنت	یہ سنکے وہ بول ڈھونڈھو	بیکار ہو کر درد جانکا
تم جاؤ اودہ کو باغ دیاس	تسکین دوجا کی شاہ کپاس	گناہوں کو وقت پاکر	ہم آئیں گے خود ہی سر چکا کر
سجھا کو سجھا کر باصدا صرا	رخصت کیا اوس کو آخر کار	یان ام زبیری صورت پاک	تھی زینت جسم نرم ز پوشاک

فکر ظاہر سہو دل کیا پاک	چہ کر چو سہر سہر بل خاک	تھا شعاع نور روتا بان	انغمہ لباس سہر سہی شان
مسرور کیا رہتہ بان کو	اشنان کیا بطر زین کو	آپو قریب ساحل گلاب	العقدہ و تینون نیک نرنگ
پتراور تہا ہر کما کہ تھو کر	ہر ایک پاؤں سے ہمیں ڈر	یہ بات زبان پہ لایا ملاح	کی ناو طلب تو آیا ملاح
کشتی کا نوو ہی کہیں مال	پر جائے عروج باہر اقبال	پترا ہی اور چکا قدر	لوگوں کی یہ بات ہم سے
کر لون کچھ استخوان میں بار	بہتر نہ کہ دھوکا پتا ہر تر	فاقو نسے ہو پست آرزو مند	کشتی تو تو رزق ہو بند
	آسودہ کمال میں ہو لو	رگعبہ نے کہا کہ پاؤں ہو لو	

سری راجندر کے پاؤں دھو ملاح کا اور کشتی پر سوار کرنا



دیکھا سینے جمال منزل	کشتی پر چنچنی قریب ساحل	کشتی یہ کیا خوشی سہا سوار	ملاح کی دھوکا پاؤں سوار
صدق دے سی دعا کی	پوجا گنگا کی بر ملا کی	سیتا راوی کا بصد جوش	کشتی سہو اور تری صادق جوش
ہوگی تم سخت سہر ملی	ساحل پر ہیں تنہا کیا کی	ہم آپ کی دے لو لگا لیز	جب تہ آم و چین اودہ کو جائیں

ترتیبی یہ دانستہ تیون آئی مسکن پہاڑ نہیں کوہ کرگر رخصت جو کیا نکما و کوہ اک کوہ چو پتر کوٹیان ہر جمع ہی کر نہ شیر و گایاں	صدق دل پاک سے نہائے سو کر آرام سے شب ہو پھر سو کر بامیک شادان وہ قابل سیر یکسان دہار انگ کا ہی روان	تو جودہ نگن ہر سحر زود جب صبح کو نکلا شاہ خاور رکھ بول کر اب یہیں سرایم موقع خوشکار و سیر کا سنگریہ کلام کہہ یا خیر منظور نگاہ پر نہایتا	اونسے جا کر ملے مہاراج دریائے جمن پہنچ جا کر جیندی ہو قیام ہر آرام تفریح کو جا کر دلکشا ہے کی رام زجا کر کوہ کی سیر
---	---	---	---

سمت کا اودہ میں واپس آنا اور راجہ دستر کا حکایت سرون کو شلیا سے کہنا اور رام و لچھمن کے فراق میں جان نیا اور بہت اور ستر میں جیکنا نامالے آنا

ہو رام کا فضل شامل حال سب قصہ درد و غم سنایا یہ ذکر سنا تو دل ہوا پست بو کر کہ میں ایک دن تہا پہن پانی تو صدائے تازہ پانی دیکھا جو قصبہ کا فی الفور بولا سرون کہ اچھا ہزار بہنگی یہ بٹھا کر کتابوں ساتھ یہ کہو وہ سرون نکو کار	یوں لوگ قلم ہی پر سر قال کی عرض میں خالی دلیلیا صورت تہی نہ صبر کی سرت مشغول تھا میر جمن پیز صورت حیرت کی پیشانی تھا آدمی ایکش کی جور کیون مجھ کو کیا ہو آزار تھی پانی کی فکر اونکو امتیہ دنیا سو اوشا بحالت نزار وہ دونوں صدائے غریبا کر	آیا جو سمت اودہ غمناک رام آکر نہ ساتھ میر نہنا کو شلیا کو بلالیا پاس جب مہر فی اپنا منہ چھپایا تھا وہم شکار آستکار تیرا سپہ مرا جو چڑھکا تھا مان بابہ کی جو ناتوان تھا اب چھوڑ کے تم چلے گا میں ہی غم سے ہو کر میتا بوڑیوں اشک تر بار	ہو پھر جا کر سو شہ پاک رخصت کیا چکو چار ناچار رور و کسنا قصہ یاس میں چشمہ تر کر قرب آیا اک تیر لیک کر میں زمار نقشہ اوسکا نگہ چکاتا اندھ پر کچھ دن کو سیمان میں پلو تو پانی باب مان کو جا کر سنبھالیں مولی آب
--	--	--	---

سروں کا مان باب کو بٹھا کر پانی لینے آنا اور راجہ دستر کو تیر سے جان دینا



<p>رو کر قدموں پر سہجیا لخت دلبہر چہر ایا تو نے ہر پیش وہ کلفت نہانی دیوار پر در پہ صف بھینٹ پیش آئی یہ شکل قویہ کر آثار تو حشر کے نمودار خزانہ لگے وہ پہر و فاکوش کت تک ہو غم شہ زمانہ نانا کو بیان تو شاد و خرسند تہا سبزہ صفت زمانہ پایا</p>	<p>مین ز سب حال غم سنایا جسطح ہمیں ستایا تو نے القصد یہ دیکھو گرج را نی حشر کی نگاہیں ہر طرف کین غل جھپکیا کیا ہوا غصہ بڑا رو کر چلا کر اہل دربار دی سب کو نشق زہر و ہوش دنیا کا ہی جو کارخانہ ہیرت اور وہ ستر ستر خرمند دیکھا تو بیان تھا اور ہی حال</p>	<p>ہر دم جو ہمیں خیال سرور دی جان یہ کیلک لکھ آد لشوش و اہم کہاں ہوش مطلق منیر جان نہ کو آرام چوڑا وہیں غمتے قاتل پاک تھیں مائل رخ مرگ راہ آپو کو لبشت سو کر دربار کیا فائدہ دیکھو اور جو جہر بیکار ہیا رسال و سن کر آپو کو اودہ میں بدل کر</p>	<p>تم کون ہو کیا ہی حال سرور اون دونوں دُنشکے جان پاک لججو ہی بی مال ہو پیش ہر صدہ فرقت سہری رام حالت وہ جو ہو چکی تھی غمناک لو تشکیا کیگی ستم سہرا سکر احوال رقت آشکار واجب ہے کہ سب جن مائل صبر منا سکو ہی ایک دن ہے وان ہو بھی جز تو وہ دل فکا</p>
---	---	---	---

سیتا تھیں رام تو نہ لچھن یہ بولیں عیان ہر نقص تقدیر راجہ کو تہا رنج فرقت رام بولیہ شبست اول سے آکر	گاہا ہر چہ تھے چاک لاسن پاکر حکم شہر ہب انگیر دی جان اسی ہو چکا گاہا اس صاحب دانش خرد ور	مخو غم ہو گوی سے پوچھا جھنگل کو گئے سو گریں گناہ یہ حال سنا تو ہوش تو گم عقلا سی زمانہ وقت مشکل	احوال یک لکھی سے پوچھا لچھن اور جانکی ہی ہر گناہ بجر غم کا ہوا گناہ کرتے نہیں یا کیا منہ پر
جز صبر دوا ہی رنج کیا ہے کوئی نہ رہ عدم سے پلٹا روغن بین جو نقش راجہ ستر رور و کر ماسم گن دواہ	کیا روز سو لطف دعا کیونکر دستور خلق ملتا رکھی تھی بصورت امانت سر عجب یہ ادا کئے گو آہ	لاکھوں عاقل گزیر جاہرین بہتر تو ہی کہ نکتہ آگاہ وہ حکم شبست میں جو پایا جب ختم ہوئی وہ رسم ماتم	پیدا ہو ہو کر مر چکے ہیں ہو فکر ادا رسم جانکاہ لاشا با صد الم اوٹھا یا ہوئی لگا کارو بار عالم
فرمایا شبست نے بہتر سے بہتر کہ ملک کی خبہ ہو یہ سنکے وہ بول اوٹھو جو ان تاہو ہی ہر آرزو صحت	سو صوف ہو تم ہر اک شبست اس تخت اودہ کا تاج سرلو مطلوب نہیں دلکو خواہش تخت کل صبح کو جائیں ہو صحر	سب دور کرو خیال ماضی اب راج کرو بصدر عنایت کیا لطف کہ رام تو ہو یں میں منت کریں ام کو ٹالائیں	ہر خواب خیال حال ماضی تکلیف ہی ملک کو نہایت ہم ہو پیرا کرین حین میں روٹھو جو اگر ہوں ہمنا لائیں

جانا بھرت اور سترہن کا مع مادران و عزیز واقارب کو واسطے لائے راجہ
رام چند رکے اور نہ آنا اولکا اور سلطنت اودہ کرنا سترہن کا اور بیٹھنا
بہتر حی کا گو شہر میں ریاضت کی واسطے

ہر خامہ دوزبان گسہ ریز ہم دتی عزیز و یار و غمخوار بہر دیدار لچھن و رام تھا دلکو خیال روی رگبیر	منظوم ہر ذکر حیرت انگیز تی ساتھ تمام فرج جزا تو بن کو شبست ہی سنگام وہ ہی چلا ساتھ ہو کر انگیر	تو بہتر اور سترہن کا کار تینوں سہارہ راغیان تین جب گنگا پہ پوچھو اہل تو فیر آیا جو ناما دنک شہ آگاہ	سکین سے چلے سحر کو ناچار مخو غم و نالہ و فغان تین وان آکر ہو چنگ انگیر دیکھا وہ چوم بر سر راہ
سمجھا کہ بہتر ہیں نال شہر بن کو جاتی تین ایک لشکر	ریاضت کو لگا لایو گریں	ایک نین باز شہر و گریں	

فالم جو مزاج میں عدوت یہ سوچو کہ دلیں طیش کھایا ادراو جناب رام کیجیے یہ سنیکہ کلام جوش آیا اتنی دین کسینہ کہ بیکار اتنے دین کال و شخص لا چہرہ ہی بہت کامیو کلفت ظاہر میں کہہ لیسے کارخانہ سن لی جو نگاہ ذریہ تقریر زمانی بہت زنجی عنایت بسبب دی رام کیوں بچا ہوں القصد تمس مجھ فوج حسن و لشکر کی کی ضیافت پہنچو جیجے کرکوت پر سب قدرون پہ گریبان کیا حال بوسے رگستاہ سو کہ بہانی آپ آئی انہیں کی وجہ پیار بولو سر رام ہنسکے بہانی دل سے کرو اس خیال کو دور دیکھا تو بہت میں نال میں سر کندھے رام کو قدم پر	تجاہر ہے طریقہ شقاوت اپنا جواب کو بلایا مر جا لیے ہی تو نام کیجیے اتنے سب نے قدم بڑھایا اچھا شاگون امی صفت آرا یوں عقدہ قیل و قال کلو سر رام سی انکو خوبت جاتے ہیں یہ رام کو مٹانے کرنے لگا امتحان کی تدبیر کی شفقت و دلبری نہایت راہ منزل بتا چکا ہوں آگے بڑھتا گیا الصبر و ج ہر صاحب فر کی کی ضیافت منزل تھی قریب سے طلب آپوچھیں بہت نیک فعل سر بہت کہ دلیں کچھ دانی ہو راجکا انکے پاس سامان ہو بہت سے صورت صفائی تم خود ہو عزیز خلق شہور آئی ہیں بڑھے ہو امیر بولی دیکھو کہ اس ہوشیار	اب ام کو پاس جانے لگیا کھنڈ لگا موقع بدل ہے سر رام کی نام ہی پکڑ جالی تسے فوج کو بڑھنے کو قہینے بڑھ کر جلو بہا ہوشیاری ظاہر میں بہت میں بہت شاید جو انہیں خیال گہنا بہر شخص سے محو ہوا یو چاہو بہت کہ جان جب شاہو بہا کھانا دیو سوں اور زانہ سو چو گاہ چلتے چلتے بہت لصدیاں شب وان جو بکری لکھنا اگرچہ بڑھانکھا دیو ہوش لچہ بننے سنی جوان کی آمد بدخواہ دل جگر ہی میں گر حکم ہو آپکا سزا دون خاطر کو عزیز ہو وہ بہانی تقریر ادھر ہی کہ فی القصد القصد وہ دونوں منظر بہر بہت لچہ میں بول لکھنا	بن میں بھی وہیں متان لکھنا مردی کہ لہری می ممل ہے وہ مرنہیں جو بیان سمجھنا چوینکا بائیں طرف کسی نے لہو گئے نشان فحشا لی انہی سے مناسبت طبعیت سر دلیں غم و ملال گہنا آتی ہے صد امراہ و زاری سجہ کیا دے سر بکا کر بولی دیکھا بہت دیوانہ انہی تو جان میں سبکے طہ جاہوچھو بہر درواج کی پاس سب وان سر وان کو کھانا دیکھا سر ہی رام کو لکھنا سجہ کہ ہر اس میں صورت کہ ملان بانی شور و شر ہی میں شوخی کا مزا ابھی چکا دون باعقل و تمیز ہو وہ بہانی رگستاہ نہا منے کی غور نور آجہو نے آگے جلوہ گہنا تہا سکی بانہ نام رکھیں
--	--	---	--

سیتا کو قدم پہر گزرو وہ	پہراہ روں کو سمت ہی پہر وہ	رگناتہ زچو می پائی مادر	ولسے ہوئے جبہ سما کی مادر
لچمن نے ہی مان کیا پس جا کر	سجدہ کیا اپنا سر جھکا کر	پہر مان ہو غرض ہی رہی با	جھک جھک کر کے وہ نہ کیا با
دی سب نے دعا کہ چشم پرور	دنیا میں رہو ہی بیشہ سرور	بہرت اور شب ٹیک انجام	خلوت میں نہ گئی کہ اگر رام
ڈاکے شکل درد و غم ہے	اندھیرے قہر پر ستم ہے	گلزار اوہ پر ای خالی	ہر شخص کو چو خیال عالی
راجہ درت ہی غلو مارے	آخر ٹہر لوگ کو سدھارے	یہ شکے خبر جناب راگبیر	رو و چلا کر سو کے دلگیر
چشمی و چشم تر مع جاری	تنا جوش پہ بحر آہ و زاری	من ہو کر کہ صبر ہی روا ہو	پیدا کہیں موت کی آواز ہو
یوں ہی جزا کا قرینا	سشور ہو سب کام ناچینا	اب آگ ہو ہی مناسب	شفقت ہو برادر وں چو ا
اب آپ وہ میں جلا کر آ	سب کچھ اپنے راج کا کام	لو لے سر رام اس سخن سنج	افتخار یہ حال فقہ سنج
ممکن نہیں تہہ شاہ توڑن	راہ طلبیے منہ کو موڑن	بیان شکنی اگر ہو قساکم	بدنام رہی زمانہ اعلیٰ
دنیا کا سب فتحی اوٹھ جائے	ہر شخص کا اعتبار اوٹھ جائے	بہتر ہے اسے ای معاملہ راج	ہوئے شوق سے بہریت تاج
ہن بہت عزیز دل نہایت	ہر دم میں یہ مورد عنایت	گر راج ہی کرین تو بہتر	امید شئی کرین تو بہتر
یہ سنکے بہت لرز و دیا پھر	وہ نقد شکیب کو دیا پھر	کی عرض کہ ملک تاج کیسا	راحت کیا شہر راج کیسا
میری توبہ آرزو ہو آواز تہ	جنگل میں نہ ہو چاہے تہ	پایا جو بہت گھنٹہ بیاب	ہو کر گستاخ و خوش حال تاج
بڑھیں ہوا لم کو ہو لو	واجب ہے کہ تم نہ ہو کو ہو لو	چو وہ برس اپنی دل کو کو	اسم نہ ہماری بات تو کو
بعد اسکے ملنے ہم خوشی سے	سچ فرقت مٹا کر ہی سے	تعلیم ہمارے پاؤں کی	تسلیم کا انیس سنا ہوا
القصد بہت وہ لیکے تعلیم	سمجھو کہ رہیگا دل کو اپن	رحمت ہو کر چا لید غم	ہمراہ تھا اون کے ایک عالم
طی کر وہ راستی کی منزل	سب لوگ ہو کر اوڑھ نظر	تو بہت جو مائل و فوآن	رکنا تعلیم کی سر تخت
شاہیہ جو ستر ہن کو پایا	اون کو فرما زواہن یا	سمجھایا کہ انتظام کیجے	ہر وقت رفاد عام کیجے
خود ہو تڑوہ کو شہ قناعت	خود ہو تڑوہ کو شہ قناعت	تو جو عبادت اہل طاعت	تو جو عبادت اہل طاعت

آغاز ن کاٹو

راجہ رام چندر کا چتر کوٹ پر سیر کرنا اور جنید راجہ اندر کے بیٹے کا لشکر

زلخ آنا اور منتظر مارنا جانکی جی کے پاؤں پر بنطہ آزمائش اور تیر مارنا
 راہہ راچندر کا اور پیادہ پناہ جیندہ کا تینوں لوک میں اور مجبور ہو کر

گنا راہہ رام چندر کے قدم پر

خاصہ کو نہیں فراموش شیخ	ہو رام کو ذکر میں گہر شیخ	سیتا و جناب لچمن میں رام	خنگل میں کیوں اکیسک
تو سیر جن میں اسے شغول	تو وہ کچھ خوش خوش تھا ہوا	دو پو پونا کا کچھ نبایا	سیتا کو رام فرمنا یا
بہریت کا پسر جیندہ تھا ایک	غفلت میں وہ ہو کر نک	بنکر زاع کے سوکھ سار	پاؤں سیتا یہ ماری منتظر
یا کئی اور کسے خون تھا ہوا	دل تھا کلفت سے محو زاری	دیکھا ہر اوجو حال سارا	اوس زاع کی تیر شہ کو مارا
گو اور کچھ چلا وہ بہت پایہ	تھا تیر بھی تہہ مثل سایہ	تینوں لوگوں میں آہ پو	بہر امن میں پناہ پو پونا
مطلب جو کہیں نہ تھا آیا	رگناتہ کو آگ سے بچا یا	بولا یہ اوبہ موقعہ تقصیر	دانستہ خطا ہوئی یہ گہیر
لیتا تھا میں امتحان قدرت	ظاہر و نشان شان قدرت	ہیں آپ جو دیکھ عالم	جانہ ہو یہ اب حقیر عالم
یہ سیکھ گیا جو نہ رام	اوس تیر ہو گیا خوش غلام	شونی میں جو فودتا وہ	ایک آنکھ کو اوس کی گردیا
اوس مرغ و جیندہ پائی	اکی رام کی جیندہ جیہ پائی	والہ سے ہوا خرش روانہ	پو پونا دم بہر میں شیخ کی خانہ

چلنا رام چندر کا چتر کوٹ کے پہاڑ سے طرف صحرا کے اور مارنا
 ایک راچس کو اور ملاقات ہونا کہیشرون سے اور مقام کرنا
 درمیان پنج پٹی اور ڈنڈک ارن کے اور چند مدت تک رہنا
 مع سیتا جی اور لچمن جی کے

ہو رام کا نام میری لیب پر	قائم ہو دل چاہیے	وہ تینوں میان حلقہ	تھی لطف و خوشی جو کھو
پو پونا جو قرب آتا وہ	پاؤں جناب کو دھماکا	دی انکو بگہ میان مسکن	قد مٹو جی رہی تھی شان مسکن

پروانے کی جھبہ منظر وقت سحر و شہ کو تیر و دو لیکھ سنا کو وہ دل نگار ظاہر ہو کر کہی نہان تھا غصہ سر پر ام کو جو آیا رگستاخ تیر و جم میں لگانا سرنگ جھکے کی ملاقات اگر جو تیر و سوچیں آیا رگستاخ تیر و جم میں لگانا قتل کی اور کوئی تیر و سوگی وہیں دعا تیری پانچ او میں پسند دل تیر و سلمان ہو یہ کیا حسد تیر و	آہو نچو بالیک کے گھر صحرانظر چالید جوش راہی ہوا دل سے سو کی آبادہ مشر وہ درگاہ تیر و اوسکو ستر ہی گرا یا سر پر کو اوس کی روانہ قدو نہ وہ گرہ انکونات پاؤں پہ سر ادب جھکا یا سب و رت بہتری عیار کی کشکول ہو جان وہ پیر گھا کر سوگی سیراری ہو لڑو تیر و تیر و باروتے شری و ہر تیر و نون صاحبہ	من ز خاطر جھبہ و سر کی اک راجس فتنہ کر قضا کا پروانے پلٹ کر پیش گیس تیر و اپنا وہیں لپٹن درنا نیچو جو گرا زمین پناشاو سیتا کو لپٹن و پائے لالو پیدا تیر و سو شرم لپاک تیر و پناہ کی سنا تیر و پروانے سر پر ام کو دھکا پروانے یہ فکر ام کیجے اگر جو پڑو تیر و نیک و خوش وہی کا جو نام تیر و تیر و کرتے میر و شکار تیر و روز	وہ رات و سیکھ لیس کی اگر ہوا رہ بین منور اس کرتے لگا کشتی کی تیر و مطلق نہ درنا لگا کشتی کرتے لگا غم سر پر ام کی اوس جو پڑو تیر و آگے آئے رگستاخ جھکا ہوا اوس جھکا آہو نچو سو کی گستاخ راجس جو بہت تیر و تیر و دھک بن میں قیام کیجے جھک تیر و کہ عالم ہو موقع یے فرحت خوشی تیر و تیر و رات کو ہر سر و روز
--	---	--	---

آنا سب نکما ہمیشہ راون کا اور عاشق ہونا و سکارا جہ رام چندر
پرام راوسکا بہنی بریدہ ہونا لچمن جیکر ہاتھ سے اور جانا اوسکا
گھر و کہن کو پاس واسطے و نیاو کے

پرام کا ورافع پاس راون کی بی بی تیر و عاشق جو ہوئی اوسکا پو اب اگر صاحبہ	جھکا نامہ سیر و تیر و تیر و تیر و تیر و آہو نچو تیر و تیر و تیر و تیر و	جس جہ تیر و رام ہو یا دیکھا تیر و جہ تیر و تیر و تیر و تیر و تیر و تیر و تیر و	انی وہیں تیر و لکھا تیر و تیر و تیر و تیر و تیر و تیر و تیر و تیر و تیر و
---	--	---	--

<p>مطلق نہیں بلکہ وصل کی جاہ شاید وہ مون محو آشنائی عاشق کو نہ اب ملو کی کچھ شکل مطلب میں دیکھا تو مشتاق ہون وصل کی نہایت کس شکل جواب میں تجھ کو جان پوچھی لچھن کے پاس ناچار ہوں دولت وصل کی میں تجھ کو ہی بی بی کی خدمت وہ مائل شہر ہوں بہر رنگ</p>	<p>مہنگے سر پر رام بول ایاہ لچھن میں مگر جو کیر کھائی خدمت میں مجھ کو قبول کج بہتر ہی اور نہیں کیا جان تو فرمائیے شیوہ عنایت میں الفت غیر میں بہنیا مون پھر والہ نہ وہ عاشق دل نگار یہ دل پہ چوشتیا ق غالب سیتا کی میں کہتا ہوں اعانت جب آمد وقت ہو ہونی</p>	<p>مطالعہ کہتے ہیں بھل پون اب وصل کی بات اتنا بگو لچھن سے کہا باہ و زاری مجھ کو نہیں وصل یا کلام بولی تیر سے کہی جہاندار یہ میرا تو حال آست کار وہ چاہ میں تو تجھ کو میں بہر مہلا و مجھے میان آغوش میں خام رام ہوا نہ آؤ رگستاہ کی لے جا کر چاہ</p>	<p>یہ طالع وصل مجھ میں ہون صدا کی ہر جگہ چھانتا ہوں یہ سنگ کو سپر سدر ہی وہ بولو کہ میں ہوں زندہ ام پیر الہ سے ملت کروہ سید کار پہر مل او مجھ وہ آتش را لچھن میں بڑی مگر خوش ہونگ پہر دہر کہتا کہ صاحب ہوش وہ بولو کہ یہی دو کی بات اس بہت ہی ہوا ایاہ</p>
--	--	---	--

آغا ہمشیرہ راون کا لچھن جی کے پاس باسید شادی اور وسوہا کی گستا لچھن جی ہاتھ



<p>کچھن کھڑک گئی غصہ سے بیاں جاو وہاں چپو کیا ہو پر کیا تھا لہجہ بے از رو ہوش دوہا بانی تو اس کو کہ دو کس بولی کہ او دھو چھین رام میں ان جگہ گئی تو دونوں ہالی جنگ کٹی تو پھر ہاکیا</p>	<p>نقر تیر تازہ کی غصہ سے حاصل کتین ن ہمی عا کا تو وہین اوسکے بنی وگو ہونچی وان کر کشور وگو صوا میں مگو میں باصد رام کر دگر زور آزمائی چہا کو فکر مدع کیا واجب کہ انتقام لیجے</p>	<p>دلو انہ مجھ کو سمجھ لیا ہے رگتیں تیرے شکے حال سارا جب غصے ہوئی وہ کیا پست سب قصہ سوز غم سنایا ستیا بھی یہی سنا تہ زور پر رام جھکا کیا پست ہو کر ہوش ہوا تو کہی ساتھ تانیل ایک مجرم کہ سزا سختی کر</p>	<p>آوارہ او دھو او دھو کیا ہے لہجہ کھڑک کیا انشارا بہا کی کھڑک طرف سر دست زخم پہلو تو دل دکھایا نازک نگین لباس گنھام کاٹا ناک دراوڑ لہو گیش ہر قابل دیدہ جہین ایک</p>
---	--	---	---

کہ اور دو کس کا چودہ ہزار چس لیکر مقابل آنا اور مارا جانا سب کا
 رام و لہجہ کے ہاتھ سے

<p>چویش جو دگر جنگ پیکار وہ چودہ ہزار فوج لیکر آپ بچو میں فتنہ جو جنگ لہجہ میں جو حکم پایا نادر جانوں کا کیا ستانا یہ کہو پیام بر بلایا کہ دو کس کے گئے ہیں وزن راون کا ہی تھو کہ چھین راون کی بہن کا دل لکھایا رگھو سناسو تازہ پیغام</p>	<p>ہر نیزہ صفت قلم کی تھا جنگل کو بڑھو شوکت فر بہتر کہ تم بہ عقل فرنگ ستیا کو پیار پر بھیا غمگین کا عبث ہوں کہنا سب قصہ مدع سنایا ابرا آسا چہا گو میں دونوں جہن نے کیو دیوتا ہی مضطر راون کا نہ دلمین خوف آنا بولو اسی قاصد سبک کام</p>	<p>برہم ہو سپ نہا کہ بائی آئی جو نظریہ شوخ عام ستیا جی کو میان کھسار دو کس نے وہاں کیا کہی آسانی سے کام کر نکلا جی بولا تو جا کر رام کی پاس گر پاتے اپنی ہوصفا کی بہا کی دونوں اوسیکے میں گر تھو لھا طر زندگی ہو دست کی سپر میں ہم بدوم</p>	<p>تہی ناکل جنگ آزمائی بولو لہجہ سے یوں سریرم بہان کر و رہو جو خور کیا فائدہ جنگ ٹھٹھری بہتر کہ وقت جنگ نکلا جی یہ کہی سیام بی غم دیاس وان چکے جو جو صہ سنا کر دینگے تھیں فرامین ہم اجاؤ بیان کہ امن ابھی ہے یان جو سفر میں ہم تہو</p>
--	--	--	---

آئے ہیں اسی ہوس میں بیکو تقریر سنی تو پھر شتالی دریا کی طرے پہرے سے کیا	کاشنوں سے تیرا من ہم چمکا قاصد پلٹا بعد خرابی تیرا جو رام کیلئے سر	راؤن جو ہوا ہم سخت زور سب مال جو بہ ملا سنا یا تیرے کی لگی جو ہوا چو پنا	سوارنا اوسکا ہمو منظور دونوں کی کمال طیش آیا کانپا وٹا الم سے چرخ دوار
---	--	--	--

کہا اور دو کھن کا لڑنا راجہ رام چند اور لکھن سے



جو تیرا بانی ستم تھا اثر سب جو پیش آئے	میر صاحب شہر کا ستر قائم لکھن ہی سیکو دانہ لائی	یو مین جو تہہ جو ہوئی بہت حاصل ہوئی فتح یان سر
---	--	---

جائے پنگھما کا راؤن کے پاس فریاد کو واسطے اور آنا اوسکا ماترچ

راچس کو لیکر پنج پٹی میں اور ہرن بننا مار چکے کا اور شکار ہونا مارا چنڈر
کے ہاتھ سے اور لیجانا سیتا کا لنگا میں برہمن بکے اور اوتارنا اپنے
باغ میں

اگر ہو جو ضبط حال غناک جستہ زانوس کے گڑی تے راون سر تخت جلوہ گر تھا عشرت میں جو رات دن بسر تورام دلچس جو دو برادر میں مضطرب و بیقرار باگی	سینہ پر قلم کا یک قطر پاک کمر دو کمن ہی مری پڑی مشتعل طرب و سرشت دنیا کی خزانہیں خبر ہے ہوا لگے مجھے مال شہ صحا سے بجالا زار باگی	صحا میں جو سنبھلا پتر کی یہ دیکھ کے حال اضطرابی بولی وہ میں سنبھلا گڑی شاد میں بن کیطون گئی تھی بہت بجسے جو وہ ہو گویا غضبناک ظاہر میں وہ آدمی متین تھیں	سبھی کہ شکست سنبھلائی راون کیطون گئی شتابی تکو نہیں امن خلع کی چاہ پیش آئی وہاں رنج کی بات کھائے کان اور تراش لی کھا لیکن باطن میں مل لگتی تھی	چہرہ پر نذرین نیر و ماہ کھو ادھی ناک گنہ گری بولا اوس سے کہ ہونہ غناک پوشاک سی ہی درست ہے رگتہ بر نہ وہیں لہڑی بھول مثل نور اک میں سما لیں	وہ بولی کہ وہ ہی نو خوش شب تو گزری بہ کلفت سخت صحا کی طرف ہوا وہ راہی فرمایا سیتا سوامی سرفراز سایہ رمارام چند کے ساتھ راون کو جو جوش تھا سما یا	راون کو جوش تھا سما یا رگتہ لہڑی میں چلے بہتر ہے کہ تم بھی ہو کی غنچہ مار بولا مارا چکے ای خوش اقبال مارا جو وہ نہیں دیکھا کو	غافل رہی کیوں بجائے اگر ہو کر اونسے قتل جہات اوشا وقت سحر جو ان بخت حبیب ہو میں کی خیر خواہی رکھو چنڈی ہم آگ و ساز دیہی گوری نہ فرقت ناتھ	ماہیچ کی پاس بڑکے آیا میں صورت شود و تر چپا سو ساتھ ہمارے ای و قلاو وہ دونوں بزرگ میں جہاں ہو تیرے کو کو ڈر ہوا کو
--	--	---	---	---	---	---	--	--

مطلوب نہیں اور سواری کی بولاباقر کی ادا کی قبضے میں زمین آسمان گر عذر نہیں تو اس دنیا سوت رنجی ابھی تو ہے ہے نکلت گی رز تو بہتر آپو خیر قریب چسپ رام دیکھا تو وہ شکل ہی بلا شیر	پیر کبڑی مجھ بگڑنے کی تاب راون کو یہ بات خوش آئی لنکا کو ہم ایسے حکمران ہیں چل ساتہ نہیں تو جان لو لنگا سمجھا کہ بجاؤ لگا تو دوسرے وان جان ہی جا کچھ نہیں القصدہ خود سران خود کام جب آتش کینہ داؤسنے کی تیز	ایک مینا دسی الم سنی لکیر میدان کے مقابلہ سے بھجاؤ جو مجھ سے کر گیا جنگ و سکار بیودہ یہ قیل و قال کیا کر سوچا تو فضول تھا ہنا درشت گستاخہ کی پاؤں چلیے میں جناب کو مولیٰ حیرت لگا لبا دل چاک	میں خود جو ہوا نشا نشتر بہتر ہو کہ تمہیں گھر ملے جاؤ ہر کون جہان میں ایسا جہاں تو کیا ہی تیری مجال کیا ہے مارچ تہا عاقل زمانہ اس سے بہتر ہر ساتہ جاؤں راون خود بولا و نہا کہ لکیر راون خود دیکھی صورت پاک اوس عیب کو مار دے دل ہوا پست میں رام و لچیں جو صاحب دق یہ سنکے بنا وہ شکل آ ہو
--	--	---	--

مارچ کا بشکل آمو بخانا اور سری
رام چندر کا اوسکے تعاقب میں جانا اور تیر مارنا



وہ چہل دھڑک رہی ہے جون	وہ طرز وہ دلبری و چہون	دیکھا جو یہ آہو سب گام	کینے لگین جانکی کہ ابرام
اس آہو کو آپا سپرک لین	نقد سکین ل مجھ دین	زندہ چونہ ہاتھ لڑی آہو	کمال اسکی ہم خوب اور دفا جو
وہ بولے کہ نکو کیوں نکو نام	ہو خواہش آہو سب گام	جنگل میں طاسم سر کشاں	کیا جانے شکل شکر کمان
وہ بولیں کہ آپ کچھ چھپے	حاصل تو ہو چھکو نقد امید	اصرار پڑھا تو رام اونٹ	ہر صید مرام اونٹ
آہو چو تیرا کیا سر	غائب ہوا وہ زمین پہ گر	جب وہ میری بار تیرا	رم کر گیا آہو دل آرا
جب اور گیا نشانہ خالی	غصہ میں ہو دھنبا جالی	بڑھ کر آگ جو سر کیا تیر	مرد ہو کر گرا وہ پنجیر
آواز وہ رام کی بت کر	رونیکا غل چا میا کر	آؤ لچمن میری جبر کو	دیکھو زخم دل و خبر کو
سیتا کی سنی جو غم کی آواز	بولن لچمن سدا سرفراز	دیکھو تو یہ سوز دل کسا آ	کیا آج نصیب دشمنان
لچمن لڑا کہ مایہ ناز	ہرگز یہ نہیں سہ کی آواز	وہ ایسے نہیں کہ غم سوز	ظالم رنج و ستم سوزمین
وہ ایسے میں خلق میں زبرد	کرتے ہیں ہر ملزور کو پست	سیتا بولیں کہ یہ بجا ہے	پر چھکو یقین تو کچھ ہوا ہر
تم اونکی مدد سے پہنچو ٹورو	حیلے سے نہ دامن اونکا چورو	اصرار پڑھا تو چار ناچا	چلنے کو ہوڑو آگ تیار
کسی بچا جو زمین پہ گول خطا کہ	بولو وہ سیاسی بادل نیک	سی اسن کی جالی اقامت	آگ نہ پڑھانا پائی ہمت
سی اسن و پناہ کی تیر بیر	یہ خط ہوشال خط تقدیر	یہ کیلے لچمن ہو کر سب گام	اتنی میں وہ راؤن برا بھلا
شکل اپنی بدل بھلی و فتن	اچھا خاصہ بنا برہمن	زار گلوسو تاکہ رستا	قشقہ صندل کا ماتی پرتا
حسب معمول کچھ عا کر	سیتا کے قریب بولا آکر	ہو فاقہ کشی سو غم نہایت	حاضر ہو تو کچھ کرو عنایت
سیتا جی ترس کچھ دیکھا کر	دیکھ لگین پل او سو بلا کر	وہ بولا کہ خط سے ہو کر باہر	دوسل کہ ہو پل تین لبر
	حد سے جو بڑھا قدم تیرا	راؤن دھنیں لیکو ولسیہا	

راؤن کا لشکر برہمن سیتا جی کے پاس آکر فقیرانہ سوال کرنا اور
حکمت عملی سے سیتا جی کو اوٹھا کر لیجنا



گاہ ہونا جٹائی کا اور جنگ کرنا راون سے اور مارا جانا و سکا اور پوچھا
رام دلچسپ کا جانکی جی کی تلاش میں جٹائی کے پاس اور کر یا کرنا اور

تشریف لیجانا سیوری کے مکان میں

ہمدرد کو جو سخت سیرت تری	ہیں چیتہ قلم و اشک جاری	سینا کو چلا جو لیکے راون	صواب و اعم سے چاک اس
رہتا تھا شجر یہ اک جٹائی	تھی رام سے او سے لو لکائی	دیکھا جو یہ او سے حالِ ناز	ماری راون کے سر پہ منقار
بولا یہ جناب پچھیں میں	ممتاز جہان میں خود پرانی	گستاخیان کر نہ بر ملا تو	کیون اگوا وٹھا کر لیچا تو
وہ بولا کہ تم کو کیا خبر ہے	ہٹ سامنے سو کہ منشیہ پر ہے	طائر نہ پیر ایسی جیجی ہے	حیرت راون سے خون تباہی
گو او سے ہی اپنا تیر نارا	غالب رہا کر کس صفت آرا	راون سے سیوا کو لیکے باگ	راون سے سیوا کو لیکے باگ

زیر شجر آب کو بھاکر تیروں سیر بدن ہوا جو مجھ کو راون تو سیکو لے دو بار امداد کی کر دیتی سہی	راون سے ہوا مقابل اگر یتاب پڑا تھا طائر و ج لنگا کی طرف غرض سد ہار خنک تھیں در و قتب	راون نے چو تیر پہ کیا سر وقت آخر ہی یاد رہی سپید سیتا کو بدل تھی میقاری منظور تھی چو زالشانی	گر گس تڑپا کر از زمین پر افتادہ تھا خاک بود لکیر رہے لکین غم کو اور لکیر پھینکا وہ لباس عطرانی
انگشتری ہینکدی زمین پر سیتا کو میانِ ناغ کرکسا ابا در ملال تازہ سننے لچھن کو میانِ راد پاکر	وٹالا زیو بھی کچھ کمین پر گہر میں شل چراغ کرکسا صبا کا ہی حال تازہ سننے بولے یوں انکس تہا کر	القصہ وہ راون سید دل بجھ کر کہی باسان مقصد جب رام ہر آن کو لیکے آئے سیتا کو کمان اکیلا چھوڑا	لکنا میں ہوا خوشی سوزا تھا مجمع سہر کھان سوزا آتا رطل آگے پائے کیون رشتہ عقل و ہوشا
وہ بولے کہ ہٹاؤ ٹھٹھکی پر میں لحاظ اولی کی تھی چشم چپ کیوں پرکھ چکا جا پہنچو مقام خاص پر وہ	آواز ملال کہہ سننی تھی حکمت سے لکیر کینچ دی تھی خوامش دلی کشک ہی کا دیکھا تو چین تہا پر خط وہ	جھکو بہ تلاش بھیجا وہ بولے کہ یہ تو سب مجا دونوں ہی ذکر کرتے کرتے کب دونوں سے کوئی شہین	ہٹ کی باضد خواہش بھیجا پر اول مرا غم میں مبتلا ہی سر و آہیں بھون بھر رہا دریای مال جو تھیں ان
تھی غم جو دونوں چاں دیا پایا نہ کمین سرخ سیتا پہر کیا جو اگر با غم و آہ پہر اور بڑی جو دونوں ہائی	صحا کی طرف ہو کر خزان خاطر یہ تب نقشِ ناغ سیتا تیر و تر کش لے سر راہ دیکھا تو پہر اک شبائی	صحا سے چین سے حال چلا آگے جو بڑھے وہ ہو کر خزان سمجھ کر کہ میں یہ کچھ ہوئی جا یتاب ہی بھیرا ہو وہ	سب چرخ کمین سے حال تھی خاک پہ کچھ علامت خون آگے شاید کچھ اور روزگار پر درو پر انتشار سم وہ
لطف و سپہ جو ام کی جا بولاکر میں ایک ہون چلائی	راہ جو دست تھی صفائی اگر نے جو گداز میں پہاڑ	بویکھا یہ جو جان کنی ہو شہر کی و نصیر تھی فتح منظوم جھکو ہوا حال شاہ ظاہر	کیا جان پہ پتیری آئی جو ماں زخم سب سب سوزا جھکا

پھر چھوڑ دیا کئی بالین پر سری را مچھ لے چکا جانا اور زانو پر سر رکھ کر خالی
ہمراہ جناب



<p>اسکان میں جو تہا وہ کو گنا ستیا کو لہو تھا ایک بکیش ستیا کو او دھو دھو لیکیا پا بول اٹھے جناب رام اوس میں شک گذار ہوں نہایت سطر میں مندی کی خواہش بس گریا میں غروح دہا آہو بچا گندہ میں آگے کیا ام</p>	<p>پریت کی طرف پہرہ نکولا آب تاروہ معالیمہ تہا پیش آخ کو تہا یک پین گاما سن کے یہ کلام دسر ظاہر ہے کپا نہایت یہ سنکے وہ بولا اہل کاش ریکہ نکالی پیرہ آواز آگے جو بڑے توبہ تنہا سمجھا واسو نہ شرمیلے</p>	<p>تخت پر دوج پر چھا لا الفت ہی دریا نہیں قائم میں اوس سے ایک البصد تہی روح پر انتشار تیک دم بہ کار ماہو میہاں اب ہو غریبہ رو کو ملا دون سامان مراد ہو فراہم رسم کیا گرم ادا کی لپس سے کما کہ میری بہا</p>	<p>تین اوہ حسین میں ہنھالا دست رہی شہدہ دایم جانا وہ سو کرمیوش اتنا آب کا انتظار تیک افسوس کہ ایسا ہوا نہ اب کہنے تو میں آگے ملا دون لیکہ جو قدم پہا کر دم رگستاہ کا دل تھا غمشکی کلفت یہ جو کلفت اور پائی</p>
---	---	--	--

لچمن نے اوڑاویس طرح پر مڑنے جو غضب تیر مارا گندہ ہر پین پہلے نامور تھا صد شکر کہ پانی اب رہا سیوری کو دیے پوچھو دشمن ولین تہا غم و ملال ستیا اوس دشت میں کیتا لپکا	سہیا یا بچیا خوب جا کر مردہ ہوا خاک پر صفا کر اب اچسٹ نال میں گر گیا ہاتھوں سے تمھارے پانی اوسے کی پیش پھل بھین پوچھا اوسے بھی حال آخار کو کہہ ڈاکا لگا	نیرا و سکو گمان تہی صلح کی چلا شکل پر نور پر پنا کے دور باسا بندہ عاجوزی تہی آگے جو چڑھو وہ دونوں بچا پھل کھا کر کیا نہال اوسکو وہ بولی کہ خجستہ دستور دانش غنی مدح کیلے گا	آوازہ شہزادہ کسرا بولاقہ ہون پہ سچا کے صورت میری ایسی نکستی آیا نظر اک مکان سہرا مسرور کیا کمال اوسکو پتیا پورا ایک بن جو مشہور دان غنی مدح کیلے گا
--	---	---	---

رام و لچمن کا صحرائی پتیا پور میں داخل ہونا

ستیا کی جو یاد مبدہم ہے صحرائی جو اک بلند کا کوہ تو ایک تنگ رکھ کو ذرات پر غم تے فراق جانکی میں تہا بال برادر اوسکا بذات بند رکھی اور ہی تہی ہراہ پوچھو جو جناب لچمن و رام یہ لوگ نہ اپنی چال کے ہوں یہ سوچ سمجھ کے ہو کر دلگیر بنکر وہیں رہیں تہا بے انسان ہیں کہ پتیا پور میں ہو لچمن نام اپنا ہراہ جناب جانکی	وقت میں قلم ہی جو غم جاہو پوچھو وہ اوسے مل اندر اوسے کی رام کی ملاقات گھبرا کر پوچھو تہی جی اسکو وہ تہا بے کرا ذرات سگرو کو تو بدل ہوا خواہ سگرو کو تہا بے خوف انجام جاسوس کہیں تہا بال کہ پوچھو ہدم سو کہہ کہہ تہا بے کرنے لگا رام سو یہ تقریر فراموش تو جناب کیا ہیں صحرا گردی ہو کام اپنا سراہ جو	رام و لچمن فسرہ خاطر جب بل سیر کوہ پایا پروانے پوچھو صبا کی صورت بند سگرو کو ملا وان سگرو اسی ہو کر بخور اوس میں لکیتے تہا بے دشمن ہر اناں بیکار شکل اپنی بدر کے مثل انسان مطلب کام تو تہا لگا کون آپ میں آکر میں کیا وہ بول کہ ہم لچمن میں بن پاس کا حکم پاتے ہیں کہہ گئے تہا بے ہم کر تہی چست سہرا	پتیا پور آ کے پوچھے آخر آگے کی طرف قدم بڑھایا تہی دل میں گروسی کدورت تہا بے کی کو خفے گریہ جنگل میں لپکا تہا مستور اہل دور و خجستہ تدبیر عاقل رہے میں خوف تہا کہ تہا ہوں چست پوری یان سینہ پہ لگا ہو غم کا ہالا کیا کام ہو سیر پوستان دست کر دل و جاہ میں صحرائی قدم جاہ میں ہم کر تہی چست سہرا
--	--	---	---

<p>او کو نکل سوانیا یا اصل صورت کما کی فی الحال</p>	<p>جب خوب سمجھ کر تقریر کینے کے لیے قصہ بال</p>	<p>قدو بن کر کھڑے مسامحہ</p>
<p>احوال پیدائش سگریو اور بال کا اور جانا رام و چھین کا اونکی ملاقات کو اور مارا جانا بال کا اور تخت نشین ہونا سگریو کا</p>		
<p>سینے بیچا بچھین رام کرتا تھا وہ سپر دشت گلشن ذکرتے سیر ہوتے تل او کو موجا سے وہ مرد شکل نند فورا وہ نیازن گل اندام اولہا بالون میں نہ کے جا سگریو ہوا گلو زن سے رہنے لگو دشت میں ہا ریو سگریو نے بس گشت کما کی سو سگریو ہوں سب گام چلیے ابی بہر سیر بہتہ کرنے لگا ذکر درد و آلام دلیر نہ کہی تھی گرد کلفت آویزش باہی کرتی دھنگ بھاگا سیدان سے ہو کر مضطر مجھے کما بال از دہن پر</p>	<p>خوس ایک تہا جاتو دیش شیو جی اور گوری کو نام شیو جی ہوا ایک وزیر ہم اک وزو جہانت خوشنشا سیرت کو ہوا وصالی چاہ شورج کا ہی تم اگر سوچنا اوس نے جو کی بہت عباد بنا چرمین بنایا مسکن سگریو دہانے باگ آیا سگریو کی کچھ بددگر کر رام و چھین کو زیت پوش بہا کی جو مر اجنا بیٹن ہو اک چہن جود ندنی نام بہا کی کو ازل سے یہ عاتنی بہا کی نے بھاوا اسکا چوڑا تم تھرو و فاشمار ایجا</p>	<p>شہ زور و خرد و وفا کوش صحر امین دہن سے محو آرام دید ہی یہ دیا بعد بر غم یہو نیا اوس بن کی بہت سیات سورج نے ہی دھو دھو صلی طوق گردن پہ جا کر پوچنا پہر مرونی وہ حسب صورت تہا بال مگر ڈا قوسی تن اس دشت میں اگر تھو چہا یا خدمت کرے آپ کی برابر وان پچو ن سست و فاکوش مغزورہ دلیر و صفت شکن ہے بطینت و بدگمان و بد کام اس کو دشمن کو بس فضا تھی میں نے ہی مد سے بخونہ موڑا کر نامر انتظار ایجا</p>

حاصل نواحد و گرسوز	آونگامین بعد از نوزده روز	یکمیکه ده اسراف بنددارا	مجموعه را وقت کاسه سارا
جب آیانه ایک ماه کمال	لین غم دست شل سبز پار	سجده که ده نال مرگیا با	دنیای بی سر گز رگیا با
در هر که میان اکیلا با	بار و نهیجی راجینس آکر	بر سوج کس پیچ که کو بلش	لکه منت کا خاکر نکست
سب لوگون در شکر گزشت	مجموعی بنایا صاحب تخت	وان نال در جتیا اپنا پالا	آپو نی مکان پسر و بالا
دیکها مجو محو حکمرانی	پیدا سونی ولین بدگمانی	گھونسا میرا کالیا مارا	مین کر کے نہ او تھو سکا دوا
سب یو روال کر لیا ضبط	آپو مال عیال سر ربط	او تھکر شکل سون میں گنا	منہ دامن دشت چر چایا
حاصل سونی بان پناجمکو	اس نکی کیون چو چا جمکو	سکریو پو ل و شو سریرام	مین ٹھیک کر دنگا ایکا کام
کرد ونگامین بال کی پامال	انگو ہی پور و پاد اقبال	یہ سنیکه ده خوب تن میں پالا	سب نیچ و طال لیسے بولا
لو لاسر کوہ تعاین مخزون	دیکھا تھہ میں تنسو گردون	راجس تن مہ جین لپو تسا	سینا ہی کو بالیقین لپو تسا
دیکھا جو سیا و خیل مہون	پیرا کچھ ہینکا ہو کر مخزون	آتا ہی پتا بھی لگا ہے	جو دیکھا تھہ عرض کر دیا ہی
کیر دای سنگا کج دگیا	رام و تھین کادل بھجرا	دریا ہی المہ ز جوش مارا	جانا رہا اونکا مہوش سارا
سگریو فی پر لکھا دیرام	واجب ہی کہ صبری ہی ہوگا	دوم ہی تو لگا ونگا تپا عین	و تھو نہ پو لگا سپکا جو جانیا
سکر سریرام او سکی تقریر	نوراوس کہ نیک تمیر	بہائی کالسا ب مقابلہ کہ	دنیا میں بلند حوصلہ کہ
کافی بر مرد ہمین مین	سب فتح کر دنگا بالیقین	سگریو نے پر کسا لصد آہ	ہو موقع امتحان سہراہ
راجس وہ جو بال فریتا مارا	یان و سکا نشان آتشکار	نشتک و سکی جو پریان پری	بہاری ہیں پیار سو پری
جو اونکو او تھاسکے جوانخت	وہ بال گوارے لیسکو تخت	پو اور یہ صورتی نکو ذات	تاڑون کر دختیا ز قہار
جو تو تھو اونکو اکو کوئی	جیتے او سکو لصد نکوئی	رگھنا تنکی ہی میان چمایا	و نو نو تون کو کر دگیا
سگریو کا پھر ہرک دنگا دل	فورگہوا اعتقاد کامل	ہینچا جو پیو ہی بال آکر	اندز سوہ نکلا غل مچا کر
گھونسا سگریو کو جو مارا	بہا گادانے کچھ لیا مارا	بولاسریرام سوہ حیران	خوب آئینہ تمامہ کاسا مان
وہ بولے کہ میں جیتے کی	صورت دونو کی ایک ہی تھا	اس نہ دیر ہو با ز	پچان کاتاکو کی انداز
ہر گل تر پھا کر او سکو	بولاب مارا کار او سکو	سگریو گیا جو جانب بال	بہر ہوئی جنگہ رب فی الحال

سگر یو بال تباہو غالب بہو بچہ بالیں بال بر آسم بوسے وہ خطا تری عیان سالی کی جو بستی رہ بجائی نئی پیش جو ضرورت نکلتی منقہ اگر ہر زندہ کر دوں یکسو صدم کو وہ سدھارا غور کے قریب اگر روئی الگہ بھی پر کے غم میں رویا لپس ہے کہا کہ اے برادر لپس ہے عرض میں تعین الگہ کو بنا دیا و بیعید بولاکہ کرم جناب کا ہے القضہ جناب لپس رام	پچیدہ تھی صورت طلب وہ بول دھماکہ اس کو نام کب موقع و حاجت بیان لبس تو نے سزاو سکی پالی آئی نظر آج صورت نکلتی داس نقد کرم سے ہر دن کافی دے مکت تہا اشار بولی کہ نہیں رفیق کوئی نقد ہوش و حواس کہوٹا سگر یو کو لیکے جاو تم گھر کی حکم جناب ہر کی تعمیل قاہم کیا از رو شہی عہد حاصل مجھ نقد مدعا ہر راہی ہوئی والے محو الام	جو میں کیا تیرام نے سر پیش آئی یہ کیا یہ صورت یو بنائی یہ جو حصے نکالے وہ بولاکہ خیر کو چہ نہیں غم بولے سر رام بہر بصد جوش وہ بولاکہ اب نہیں ہو سر غم تہا راتی جاو سکی زو فیض تہی روی ہوئی المناک رگناتہ زو فکود دی تسلی ہاتھ لڑا سیکو تخت اور تاج نہارا سگر یو کی ہوئی ساتھ حاصل جو ہوا وہ نقد آرام ہو نو نگاہ عہد کو بصد جوش ستیا کا خیال رو برو تھا	بال آخر کو گرا زمین پر دشمن میں ہوا غر سگر یو غلیں ہوڑا اسکے لڑو بال نکلے قدمو نہا آپ کے دم ہو اب نہالم تو ہم خوش دنیا کا نہیں ہو پیش سر غم دیہوش و عقیف اہل خاک پنیدہ اہن صبر ہو گیا چاک دلے خبر اونکی بر محل لی پنیا پر کا عطا کر و راج آئی جنس ملو دل ہاتھ سگر یو بہر آیا جانب رام ہو گاہ وہ قول دل فراموش سامان ملال رو برو تھا
--	---	---	--

سگر یو کا مشغول عیش ہو کر اقرار سابقہ بھول جانا اور لچپن جی کا یاد دہی
کے واسطے جانا اور سگر یو کا عذر خواہ ہونا اور ایفای وعدہ پر مستعد ہونا

کافی جو ہرام کا سہارا پانی جو ادھر برس رہا تھا سگر یو زبان جو کراچ پاتا گستاخ کوئی جو بات کی فکر	تقریر کا ہی زبان کو یار یان ہنسنے کو دل ترن ہاتا سپنا خیال ہی بھلایا لچپن کو ملا کر یہ کیا ذکر	بارش کے اڑھتی تازہ آنا تہی کاشش فرقت ہوانی راحت میں ہوا کمال مشغول سگر یو کے بیان جاو گستاخ	تہی رام و لچپن کے مہر دل فگار سہیج تہا لطف زندگانی عہد پار نہ ہی گیا بھول خفت میں نہ تہی ہی گستاخ
---	---	--	--

وعدہ کا یہی کچھ نہ پاس آیا پھر جس نے بھان بنو اجلال سگر وی بھی ہو کر دے سنگین جہاں تاہوں ابھی براہی مطلب	سیتا کا تپا نہ کچھ لگا یا سگر تو سے جا کر کب کما حال کے نکا اسی حجتہ آئین امید ہی ہاتھ تو مطلب	یہ کب ہو طریقہ وفا گوش برہم جو مزاج تھا نہایت خود مال شرم میں ہوا آج انگد بھی یہ سن کر حال آیا	عہد و چاں کر رہی فراموش کی ہاوس کمال ہی شکایت عفو تقصیر ہو مسرت چہن کر قدم پہ پھر بکایا
تارانی بھی سر کما قدم پر نازل ہوا فضل اہل غم پر آغوش میں نقد آرزو کر	سگر تو سے جا کر کب کما حال کے نکا اسی حجتہ آئین امید ہی ہاتھ تو مطلب نازل ہوا فضل اہل غم پر	یہ کب ہو طریقہ وفا گوش برہم جو مزاج تھا نہایت خود مال شرم میں ہوا آج انگد بھی یہ سن کر حال آیا	عہد و چاں کر رہی فراموش کی ہاوس کمال ہی شکایت عفو تقصیر ہو مسرت چہن کر قدم پہ پھر بکایا

آغا زسندر کا نڈ

سگر یو کا بند رون کو تلاش جانکی میں بھیجا اور منہومان و جامونت اور
انگد کا پنچھا سمندر کے کنارے پر اور بعد ملاقات سنپات گرس کے
سمندر پچاند کے لنگامین جانا منہومان کا اور مارناراون کے پیٹے
کامع فوج اور حلا نالنگا کو اور خبر لانا سیتا کی راجہ راجیند کو پاس

مطلب کی خبر پہننے والی بولا کہ یہی بیانیہ ہے جاؤ جو کام کر دے نامور ہو صحر اکی تمام خاک چھانی	خامہ نے لکھا یہ ذکر عالی سیتا کا کہین تپا لگاؤ ہم عصرون میں اپنے خوش گھر اس طرح چلے کہ جیسے پانی	سگر تو تھا حاکم خود ر راہ صحر ا کو ناپ ڈالو یہ حکم ملا تو چپ لگا نہ بن دیکھے کو ہر ہر دیکھے	بلوائے بہت سی اوسنہ بند سب جو صحر ا خود نکالو خیل سیون ہوا روانہ چستے اور غم زار دیکھے
لیکن نہ کہین ملا تپا کچھ تا دم تو بجالا زارتو د کچھ تم بھی تپا لگاؤ جا کر القصہ پون است خرمند	حاصل نہ ہوا وہ مہا کچھ نا کامی سی شرمسار تہو د زور اپنا ہی آزمادو جا کر اوٹھو ہو کر کمال خرمند	پائے تو وہ پیش رام آئے اس حال سی رام ہی گھر دی اپنی انگوٹھی جادو انگد اور جامونت دیجاہ	سب محو الم ہی سہر بکاشے بول اوٹھو کہ اب ڈروہ مہا تا پائین سیتا نشانی خاص دونوں ہو جان دسویان

<p> ہر دشت کی چھاننے لگو خاک اک چشمہ ترسے پاس پہنچے دیکھا جو انینق دل تھا مقرر بولے یوں گردنیں جھکا کر راہیں سے دھرا بھر ابر طور منظور لاش جانکی ہے وہ نیچے گرا کر باہن اوپر یوں مطالب خاص کہنایا چشمے لکھوں کی کمی تھینگی لکھائیں وہ اب میں غم و فکر پردہ ہے دل غم لگایا ستیا جی کا پتہ لگائے مشکل تا عبور بحر خمار کچھ ایسے بڑے نہ پھر کر وہ پامال کیا بصد کدورت دیکھا تو خبر ملی او دھڑکی رفت میں مثال آسمان تھا کرتے تھے محل کی پاسبانی کاشا بدعا تھا آباد بولی کہ نہ چل قدم بڑا کر پر پر مقابلا دھڑاؤں </p>	<p> تپستی و بندگی زمناں وان کر گیس رہا جو ستار بولا کہ غذا تو ہاتھ آئی راہیں کوئی جانکی کو لیکر زخمی جو ہوا تو گر ٹھامی وہ کر گس لال دھماکہ پان سو رجبی تیش تھی تیر تو تان آستین کے اوھر جو قاصد نام انقصہ وہی ہر آن صورت راول و نینق سچ لگایا تم میں ہو جو کوئی رہا ہو القصہ بانسے جا بکانہ لیکن آخر وہی تھا پیر قلم میں تھا ایک آچین آگے جو بڑا وہ تیر رفتار شہر کا نظر جو آیا سو فی چاندی کی تھر تھکتا سامان جو تیر نظریہ آیا منظوری امتحان کی تھکتا رحیم سے تیر و زبانی دم بہر نہ خودی تیر تیر تیر تیر </p>	<p> ہر وہ تینوں چیت چلا ہر جاہ جو اس ہو چکر تھا فائدہ کشی ہو سخت رنجور وہ تینوں بچوں آگے آکر رستہ میں جانی اکیٹا اور خدمت سی ہی تھوکی ملی کر ہم دونوں جواؤں گے برابر اک کہہ کو جو چہ جسم آیا لینڈ سبیل و پر چہ چہ اب جانکی جی کا ہی سنو کہ گوناغ میں انکو پر لسیا یا پھر قصہ خاص نیا پائے گہرا کی وہ دونوں چار پائے اوس قلم شور میں جھک کر دیکھی جواؤں میں انو کی ہوت اک کوہ پر چہ و کٹر نظر کی دلکش دلچسپ پر مکان تھا راہیں جس جو شور و شکر بانی اس حال ہو تو ہوا شاد وہ آنسے ہوئی تعابیل آکر یہ بولی کہ کام بہر کر آؤں </p>	<p> دیکھے جا جا کے جا بکانہ لکھتا تھا غم و الم سو دھڑات تم آئے مراد میں کی پائی چیت ہوا ہر کو رنج و دیکر قدموں ہی یہ پام کو ٹھام سبائی تھا مراد وہ صاف شان آنکھیں ہوئیں گے جلنے پر آغاز کا ہو گا نیک انجام ہو جائیگی دور سب کدورت غم رام و لچن کو دیکر گیا تھا پائی کی طرف تیری بصد جوش تینوں ہو کر اوس طرف اند لکھے گوشہ سو سورت تیر شوخی سے ہوا وہ مل کہ پھر پھر دیر یا ہر شور کے پیر آباد تھا اور لسیا لسیا یا تو خوبی شہر کے نشانات آگے کی طرف قدم بڑا یا یہ بھی ہر سا سو ہی تھا پیر بڑھنے دوئی نہ اب قدم بھر کہولا اوسو دھن سر دست </p>
--	---	---	--

پیرا چلوہ دلفا یا اپنا	سندھ پھیلا جو تا چار زون	رونا جو او اس آ نکا سن
چھوٹے بے بجال ساوہ	اکو سو دین میں بر محل کر	باہر ہوئے کالے کل کر
سجی کہ ہی میں بس مٹوان	بولی کہ بڑی سو تم پر اچھی	میشک جو جانے سدا روز
سار کو روگے کام انجام	یہ کیلکہ وہ گر پڑی زمین پر	سیر کی طرہ روی زمین
اک دیوئی دیکھی دان گنجان	شعلے کی طرح وہ بھری آکر	شر کرتی تھی سدا اٹھا اٹھا
بس آپ ڈاک طیانچہ مارا	کیا تاب تھی تاب ضرباتی	کیونکہ نہ دم کی سمت جاتی
جاہو پوچھ میان قلعہ زر	تاریکی شب ہوئی نمودار	پھرتے وہ ادھر ادھر ظلم
لظرون میں نہ پر سیکھ آتے	اتنے میں ہوئے وہ جلوہ نگار	جسپاہ پتھا مسکن جمہور
تو وہ اساد جالاجر پتھا	اتنے میں صدائے تازہ آئی	بھر گئی نے جس لطفت پائی
لیتا تھا زبان سے رام کا نام	یہ سمجھ کہ غار میں ہی ہو گل	آگے بڑھے ہوئے سبے تامل
اس واسطے میں بھی گیا ہیں	وہ بولے کہ میں تو بول ہی سیکھ	بہائی گا ہو میری نام راون
کس طرح رہو سفر آئے	یہ منزل سخت ہو وفا کار	پاسکتی نہیں جو اچھی باں بار
بوسیکہ میں اب تو یا تک یا	میں قاصد رام چھوٹا نگار	ہمراز دانش فاضل جہد
لوگو ہی فکر ہر گز ہی ہے	ہیں آپ ہی رام کہ ہوا خواہ	مطلب کی دکھائیے کہیں آہ
یان راہ خیال ہی ہوئی	راون اونہیں بن سلا چکا	پابند اک باغ میں کیا ہے
ہو جائیگی غیر کی خرابی	کہہ کیلکہ نہ تو جاتی میں اب	پہنچ سوئی باغ حسب طلب
درشن حاصل ہو گیا سار	دیکھا تو وہ مائل الم نہیں	بیہوش و عواس نکقام نہیں
چہرہ ٹھکین بابل تھو بال	اتنوں میں یہ طرفہ ترکہا لگی	آمد آمد کا چھپا غسل
آہو بخا وہ راون سیکار	کرنے لگا جانکی سو گفتار	

راون کا مع مندووری کے سیتا جی کے پاس آنا اور بیہودہ تقریر کرنا



<p>دور اپنا غم و ملال کیسے منظور نگاہ تجھ کو ٹھہرا میں گھر گیا یک بیک دل پاک کردنیے ہلاک تجھ کو آکر کھینچ غصے سے اپنی شمشیر سجراہ تھی اوسکے ہاتھ ادا دل رنہ خیمہ غیر کا دکھایا دیکھ کر ہنس کر ہنس گئی تھی خونریا سے سحر گیا بار</p>	<p>چہرہ کو ذرا بھال کیسے آپ اور کہہ خیال بھی لایا یہ سیکے سیاہیوں میں لٹا تجھ کو نہیں رام کا ڈاؤر راؤن لڑائی جو انکی تقریر منہ دہریا سے کئی وجہ بن سہو میں نہیں قبول لایا خود صاحبہ فخر جانکائی تھی راؤن سنا کہ کام دیا</p>	<p>کیوں ہل در در گرہ تھی خادم میں میں آپکا بھد اسی جام بڑا ہو آخبر کار دیوانہ عبت بنا ہوا ہے لٹ جا گیا تخت تاج تیر خونریا کا رنگ کچ جاو خونریا سے دانہ تیر نہا سلطان نہیں کی اسطر وہ کیسے جو خواہش تھی</p>	<p>کیوں آپ فسردہ دل تھی گھنٹا تہ کو کیسے فسردہ گراسین ہی عذر دے وفادار ہو لین اری تجھ کو کیا ہوا ہے مٹ جا گیا دم میں راج تیر چاہا ہی قتل ہاتھ اوڑھائے وہ بولی کہ آپ میں جہاندار پیشک ہو خلافت رسم یہ بات واجب ہو کر پریشانی</p>
---	---	--	---

سو گندہ گرہیل جل دکھائی	مہون دل سہوین صبح کچا دانا	دیتا ہوں مینے ہر کی مہلت	پہر لو نگاہیں جان اہل صحت
گرام کو بول جاہلین بہتر	دل سری طرف لگانے بہتر	ورنہ انجام پھر ہر ہے	ہو گا رہی میں نے جو کہا ہے
یہ کہیکہ بڑا پا سان اور	اونکو سمجھا دیا جس دجہ	تم تختیاں اپنے خوب کرنا	سہوین ہی تم نہ الہیہ درنا
یہ کہیکہ وہ گہرٹ گیا جلد	بہت جاتی رہی تو ہنگیا ہلدا	یان جو غصہ ہے اہل ہنگا	ارٹنے لگے شو غصہ بیدار
وہ ہنگا تو دور آئے شرمی تے	گستاخیوں کو نہ باز آئے	بہتر چاہی جی بچان شاد	سہر وقت سی دکو رام کی یاد
آسیاب میں جنسٹر چھوٹا	تفاوت رام کا یہ سامان	تہی ایک بیچ ترچا و فاکار	خدمت کرتی تھی بادل زار
عورت وہ کمال نیکو تھی	مشتاق حصول آرزو تھی	اوستی پوائیں سیال جگم	بہتر ہے کہ نکاح جسم و دہم
آسیاب عداوت نہیں ہے	صورت نہیں بھٹکتی کسی	میں کیا ہوں میری کیا	شاید رکھتا تھا ہی خفا میں
آپ آ کر بیسی کوئی پیغام	ہر کوئی نہ فائدہ سبک کام	مجھ سے تو خطا ہونی بیشک	جان اپنی نہ بیوی ابھی تک
بہن کی بھولی چاہو بدکیش	میں بھولی یہ بات اس وقت	کیوں جان مینے دی ہوش	مٹی میں نہ کیوں ملو دہن پر
مجھ سے ہر ٹھی بھولی خطا ہے	غصہ میرا رام کا جب ہے	آئے میں بھول رہی ہستار	اب ہر خدمت غم کی اور فاکار
دیکھا ہے یہ میں نے رات کو خواب	راون ہوا رخ و غم و بیتاب	بندر ہوا آکر ایک نازل	ناسان کی اونٹنی ساری شکل
لنگا کو جلا دیا غصہ سے	اک فتنہ مچا دیا غصہ سے	راون کو ہی رام ہی زمار	بھوشل ہو چھوٹیکر صفت آرا
بس تم نہواں یاد دلگیر	اچھی اس خواب کی یہ تعبیر	وہ بولیں کہ دیکھیں گے کیا	کیا رنج ہو گیا تھی بلا ہو
قسمت یہ کہان کہ غم کی ہوشیں	قید رنج و الم سے چھوٹیں	وان نہ بچو تو ہوتا ہے	سنتے رہتے جھانکی کی تاز میر
دیکھی جو طبیعت وکی روشنی	پسینگی و مہن رام کی لکھوئی	سیتا نے انگوٹھی دیکھنی لی	نقش و سپہ تہا نام رام جانی
حیرت میں ہوں کہ لکھ شانی	وہی کسے براہ مہربانی	اتو میں پون ست یگانہ	پرھنے لگو رام کا فائدہ
گدرا ہوا سب بیان کیا ذکر	کیفیت عیش و قصہ و فسر	پہر لوئے کہ میں تھوڑا ملام	جو نام پون ست اس کو نام

مہنومان جیکا انگوٹھی پھینکا اور درخت سے اوتر کر سیتا جی کے سامنے آنا



وہ بولیں اگرچہ سچ یا جھوٹ جو جو گزرتا سب کہا حال وہ بولے کہ سنئے آپکا حال یہ سنئے ہوئے نہ تار و سار	ہم سانسے میری خوش اقبال بولیں کہ میں ہوں الٹے مال راہم آئینگی ان بشارت اقبال سمجھیں کہ نہیں یہ بات کچھ دور	وہ سانسے الٹو اوسیدم ہر دم سو خیال ام مجھ کے راون کا شکر سیر نام فاصلہ نہ رہا دیا جو فاصلہ	ستیا ہو میں نہیں خوشم ہر فکر یہ صبح و شام جھگڑا لیجا ننگے آپکو سری رام تھی راجہ سون کی قیامت	عاقل ذہن ہوش ہر جی ہے پہل تازہ اگر ملین تو کھاؤں میں راجہ سون کی گمان ہزاروں محظوظ ہوئے خوشی کے بارے	تسکے تہی بڑی بڑی وہ ڈالے
پہل کھلے ہی جو پسند آئے	توڑ دی ہی بیت بہت گرائے	اشباہ چمن اوکھا ڈالے	تسکے تہی بڑی بڑی وہ ڈالے		

سیکڑہ لڑکی بچہ سے ہٹو مان جیسا کہ ہمہ پائش میں پینس جانا اور راون کر رہو رونا



غل چکیا شکردہ میں	خوف چہاں سرحد میں	لے آئے سب و سکون میں	دیکھا تو وہ تارنس قوی
وہ بولا کہ کون تو پرید کام	یہ بولے کہ میں ہوں قاصد کام	یہ ہم جو ہوا وہ شاہ بدکیش	یہ بی بی نڈری ذرا وفا کیش
راہ لے گیا کہ لاؤ شیشہ	وہ طے پیرا ہی شال پتھر	بولی اوٹھا بہہ سیکر صفت آرا	قاصد یہ نہیں ستم گو آرا
اب اور سی دیو کچھ سزا کچھ	عشرت ہو قہر ہو مدعا کچھ	راون دیکھا کہ ملو یا ہم	سب میں اسے تو اسکو تو ہم
بڑی گئی تھی اپنا قدر بڑا یا	وہ سب شے تو خوف کما یا	کی سبے تو زور آزمائی	لیکن نہ بیان کچھ آج آئی
تجوڑ بکلی پر نصیب غور	وہ اسکی خلیا کے چہرہ زور	مشکو اکبر کو رولی کر انبار	وہ میں وہ لیسٹے آخر کار
وہم اتنی بڑی باتیں اس کی	حیرت و تیر و پروتھینے	ہا کہوں میں تیل دم بڑا لا	بیکشتیوں زلفین دل نکالا
	اگر وہ میں نکاری چھٹکار	یہ سو رہا چاہے او چھٹکار	

ہنومان جی کا اپنی دوسری لشکر میں آگ لگا دیا اور اپنے سونکے پیرار ہونا



راہ چس ہو ڈاڑھ چٹھین گز لنگا کر کمان جگئے سب القصہ پونست اہل انصاف پانی میں جو تم لگاؤ گراگ بہتر ہو میں بڑھ کر بے تامل پھر وائے سیکریاس آئے بولے کہ اجازت پاکی ہو ہو پو پو پلو جگ میں تم مہاسیر یہ دیکر دھاریہ انصاف چو کر پڑی سیامسا بیر خوش ہو کر یہ تینوں دلے پڑی کی ندرتیا کی وہ نشانی	بارا سنگراں ہو اسر د جل جل کر کین نکلائے سب بہ قلم یہ آگ کی صاف بہائیگی نہ پھیلے تکیہ لاگ کردون ابھی تم کی آگ کو بولے نقد مراد لائے جسین فکر روانگی ہو نا ڈھرج خباب رگھبیر چوڑا من پناوید یا صاف چیت ہو (والے صو تیر پنا پر کی طوف سدباری سب حال سادیا زبانی تم خوب وفا شعار نکلیے	جس ست گز لنگا آتش لیکن کاشا نہ بہہ سیکین چاہا کہ جہا میں دم کو تر بھر پیدا ہوگی عجب خزانہ تھامن جو آگ ہو ہی منظور سب حال گذر شہ کہ سنایا وہ بولین تمھارے ہی سبب وہ کام کیا کزل ہواست بولین سب حال میرا کینا انگڑتے ہی وہ تکیہ ذات راہم و تھچن کر پاس آکر راہم و تھچن ہو کر جو بڑھتا کیون دنگا نہ پھر بڑا لکلیے	بہنے لگا دل سو خیل کشت آتش ہو بچا بجال روشن بول وٹھا وہ کپ غم نہ چڑھ کر جن جاگی موع مرغ آبی بھمکے ہوئی آگ دم کی کا فو آئینہ خرمی دکھایا فرست تھی ذرا غم و قہر تم ہی رہو قید غم کی آزاد احوال طال میرا کہت شاہ خرمیاں سو کی ملاقات سجدہ کیا سنے سہر چکا کر ہو کہ پونست خرمی بہنے لگا دل سو خیل کشت
---	--	--	---

آغ ز لنگا کاٹو

لشکر کشی کرنا را مجنزر کا واسطے جنگ کے اور روانہ ہونا فوج خرم
و میمون کا شہر پناہ پر سے اور خبر شکر عرض کرنا بہہ سیکین کا راون
سے واسطے صلح کے اور نہ راضی ہونا و سکا اور لنگا بہہ سیکین کا اپنی
در بار سے

اسی خانہ دوزبان سے فصل تو	کسی پورہ رام سر کر بل تو	جب رام سب سنا لیا	شکر گویا بے اس خوش حال
راون جو سرکشی بہ تیر	بہتر تو کہ ہم ہی ہوں خبردار	لشکر تیار ہو بہت جلد	فکر یکبار ہو بہت جلد
شکر گویا پاکے حکم والا	میدان کو خوب دیکھا بالالا	ہمراہیوں سے کہا کہ آکو	اپنا اپنا پراجا و
نامہ ہر پیام بھیجے	قاصد خاص عام بھیجے	القصد کو شش و فاد	لشکر و اہر جنگ تیار
ہر فرخ کے توجہ جری یہ شر	نیل نیل سنگد واقف کار	انگد تیرا کہیں کہیں متا	توجہ تیرا کہیں کہیں متا
دریا کی طرح بڑھا جو لشکر	تھی فتح تار ہر قدم پر	نقارہ جنگ کی صدائے	نصرت کو جاری کارخانے
برام و لچین ہی جیا لکانہ	با صدا جلال تو روانہ	ہمراہ جو تیر جناب والا	لشکر میں تھی رونق و بالا
آخر کو نشان شوکت فر	لشکر کو قریب ہو پنی لشکر	تھا وہ جو بہ سبک و فاکار	اس رمزی ہو گیا خبردار
پہنچا جو قریب لشکر رام	لشکر کا لیر تیرا ہوا انجام	یہ سوچ سمجھ کے وہ خسرو	ہو لارا راون سواری برادر
آپو پچی میں رام بہر یکا	ہمراہ ہوا دیکھو فرج جبار	کیا جنگ کی تھی اونیں ضرورت	ہو بہر سیاق فقط کدورت
بہتر تو اونیں کو بھیجے	کیا فائدہ فکر جنگ کیجے	ناحق نہ تو قتل عام صاحب	رنا ہوا خیال خام صاحب
راون کو کہا کہ او بد اطوار	گستاخی نہ کر میں اب خبردار	حاصل مجھ پر زور وہ ہوا ہے	سہرا گن کو قتل کو کر لیا ہے
پہر آدمی سے درون غصہ ہے	کیا تیرا گمان یہ بے ادب ہے	غصہ میں رنج جو بقراری	اپنے بھائی کرات مادی
پہر لولا بہ سبک خرد مندر	بیجا تھا انہیں یہ موقع مندر	تھی بہتری جناب کی فکر	دانستہ ہی سو کر دیا ذکر
اب مانی نہ ماننے آپ	سو دھڑا پنا پنا جانے آپ	سیریم جو اپر وہ شاہ مغرور	ہو لولا بھائی سو دور ہو دور
مجھ سے ہر ایسی بات کرنا	بیجا یہ نہ التفات کرنا	پہر لولا تہ بارہ یون بہ سبک	ہر موقع غور اس صفت افگن
کیا لطافت ہر جنگ پر خطر	کہہ کام لو عقل و ہوش و سر	تاراج نہ تحت و تاج کیجے	اس عقل کا بھی علاج کیجے
یہ سیکے وہ راون جفا کار	کہا تو لگا پیچ صورت مار	لوگوں سے کہا کہ اسکو ٹالو	گر سو مری بر محل نکالو
تھی آتش شور و شر جو ہر	رخصت ہو کر لکے یون بہ سبک	ہم جلتے میں جانب ہر رام	اب آپ کے نام سہ نہیں کام
رشتہ جو لگا لگات کر ٹوٹے	اجہا ہوا اکا ہوش ہو کر	اس ساتھ ہو ہو کو ہی الم	اس ظلم کو رنج بلقلم تہ
ہم نے تو تیری عقل کی بات	پر آپ نے کہا میں ہی یہ بات	راون تھا شراب کی ہر مست	تھا مست اپنی کھلیت

کچھ ہی نہ خیال بند لایا . بہائی کا فراق دکھو بہا یا

راجہ راجندر کی ملاقات کو بہہ سیکن کا آنا اور خلافت لنکا پر سر فرماؤ
اور سنگ و سارن کا لشکر راجندر میں گرفتار ہونا اور بعد آزادی
راون کو دربار میں حاضر ہو کر اظہار حال کرنا

راون کا برادر خوش انجام کچھ لوگوں کا شنگی عدد میں سر پناہ کا دیا اور ہے سنگ سدان نوں چہرے اون دونوں کو بند روٹ آخ کو اونین پہا لیا پھوٹا ہم وان جو گئی ہوڈا قرار کیا مجمع عام کا گنیں مال بہت جاوہر سیکن او سطر غل تہا ہی فوج میں جمال	اسطرح کہ نشان قلمی دیکھو تو اوہم بہہ سیکن آپو چو بہہ سیکن خوش انجام لنکا کا اونین کو دیا لاج سب کیہ رہی تیا نکا احوال دیوانہ صفت بنایا او کو کہنے لگا قصہ خسروانی ہر چہ توی ہر لکھ افسر ہر خلیز زمین جلوہ ستر لشکر ذریعہ اسکو مانا	رگھو کا جو ذکر وہ سب ہم غل مچکایا لو صفت افکن پالی جو اجازت سریرام خوش اولے جو ہو گئے شمار تو مجھ راون بہا قبل لشکر کی طرف پہرایا او کو پیش راون کی شتابی دیکھو توست ہی فوج و لشکر ہرین لکھ و چمن جو دو برادر دشمن نہ کسی کو اسکو جانا	آپنی قریب لشکر رام کچھ کہتے تھے تو نیک فہم آزاد ہوئے غم و نصیب گوشتے میں کھڑے تھے ہنہم ہپا باندھار سون خوب بناوا وہ بہا گرا دھرنی نہی ہوا لشکر میں پہری جمالت زار لشکر سے عیان ہوا نشان قبل راجہ جونی صاحب شرنو لنکا کا او سیکو مل گیا راج
---	---	---	---

اے مانگنا راجندر کا سمندر سے اور پل تیار ہونا تل اور نیل
کے ماتھے سے ہو جب درخواست سمندر کے

نئی قلم سے بے تامل نہی سمندر کی دفا کار	مضمون لکھا خوب بند لکھا کیونکہ اوتریگی فوج ہزار	اگر سریرام ہی بہہ سیکن وہ بولے ہی کہ بندہ پرور	کیا منزل نہشت بہہ سیکن بہتر ہو جاوے دی سمندر
--	--	---	---

لیکن قلم و لہجہ مذی راہ ہر تہیہ بدگمان لاؤ پل شوق سوا پاندہ لکین پانی میں نہ غرق ہو بہ حال پل نسیم بندہ ہکایت غور پل بانہ صفت کی کالی تیر بہم سر آب وصل پا یا	بر کھرو میں تین دن پر تادہ لو لے اسی تیر کو کمان لاؤ عفو و تقصیر مہ ساراج جو تیر وہ آتے پر دین ال پتھر کو بایں جمع فی اللہ نیل تو پھر نشان تو فیر اون دونوں کو پانی پر بایا باندہ بانی نیل شومین پل	آسن پر گاہ پر جب لی لچس کو ہی رو برو بایا کے لکنا کراک پر بہن پر کہہ کی عایہ و کھوڑ بجا سگر اور بڑا اچھوڑش افحال جا جا کر یار اوٹھا کر لاسکے اور دوسری پر سکار لکھا یو میں نقشہ بہ تال	سینے قریب ساطل آئے دو کھیر کو منہ آیا ہو ادھر سو چاک دامن نیل جو آپکے میں بہل ہر ایک بات میں فی الحال خوشیوں و غم کی یاد اکہ لکے ہیں رکار لکے
---	--	---	---

پل تیار ہونا نل اور نیل کے ہاتھ سے اور فوج کا سمندر سے عبور کرنا



گھر کے بچہ ایش مہادیو کی لکھی ہوئی کتاب دیکھ کر
 ایش مہادیو نے کہا کہ یہ کتاب
 ایش مہادیو نے لکھی ہے

چتر اور بہت راہیں گائیے راہیں کے لشکر میں
 اور راہیں مہادیو کی استھاپنا کرنا سیتا سے گردن کرنا اور کائیں

مع سیتا و ایش جانا

راہیں کی بنائی صورت	پیش آئی جو رام کو ضرور	خاک کو بدل دے ہنسا	رگناتہ کہ میں رہم جو بد کو
فکر اہل علوم و فن تھی	پوچھا کہ تماش برہمن تھی	مستدل پہنچاں نہ پوچھا	پوچھا کہ ہوا فرام سب سب
آگاہ علوم و جوتشی ہے	دانتہ پیدی ہی دی ہے	پہلے نہ طیکاروں ایسا	پا پانہ کہیں برہمن ایسا
وہ غیر آئیگا بیان کیوں	لوگوں نے کیا یہ بیان دیا	نہ ہی کرے ہر دوری	وہ آئے تو رسم جب ہو پوری
موٹرنگا کہیں نہ روی اقبال	پوچھا کہ تماش کا جب احوال	راہیں بڑا بڑا رنگ عالم	پہرے کے کہ اہل ہوش اوسید
ای راون مسخر رہا جہانگیر	قاصد پہنچا تو کی یہ تقریر	قاصد کیا اوسطرت نہ	رگناتہ نے وہیچ چاہا کیا نہ
مشتاق تمہاری انجمن ہے	رگناتہ کو تماش برہمن ہے	سوں آپ ہی وسخرن	پوچھا کہ ہم سے ساز و سامان
طنے کی یہ فکر کی ہے	اب رام کو یاد جا گئی ہے	وہی ہر مرد دل بظاہر	راہیں سے چالو سمجھا آخر
چلتا ہوں میں یہ خواہ مخیر	یہ سوچا اوسو کہد یا خیر	اپنے ہا کرے گرد بند ہی گی	کام چاہا وہ جہا ملیسگی
بٹلایا سیتا کو رام کے پاس	منظور تھا اوسکو عقل کا پان	آپ سیتا اویس پیش رگناتہ	لیکھیں سر جاکے کوئی سائتہ
دی باندہ گردنشان تو قیر	باہر تو جو جاگی در گھبیر	استھاپنا لگ کو ادب ہے	پوچھا کہ شوق و طرب سیتہ
دشمن مجھ و بلا ہو	سب کہ ہم سے خواب کا ہو	شب ستر یہ عادی	شیر کا دھو دھو نہ شہر کا
یہ سوا تو رہی کھجلی پان	پان ہم و ہمیں کی فوج	نہ کوئی لایا ہنسن	سیتا کو ان دنوں
نوجہ کہیں یہ اہل شہر	نوجہ کہیں کہیں ہمایر	مستدل سے قاصد کو کہان	نہ کہان کو یہ ڈانے
	اندیشہ نہ تھا خیر	پان بچے کی فوج ہزار	

راہوں کا نام لکھی خبر پانا اور مسلح کرنا اپنی فوج کا اور روانہ کرنا

میدان وغامین اور ایک روز راون کا اپنی محفل میں ناچ دیکھنا

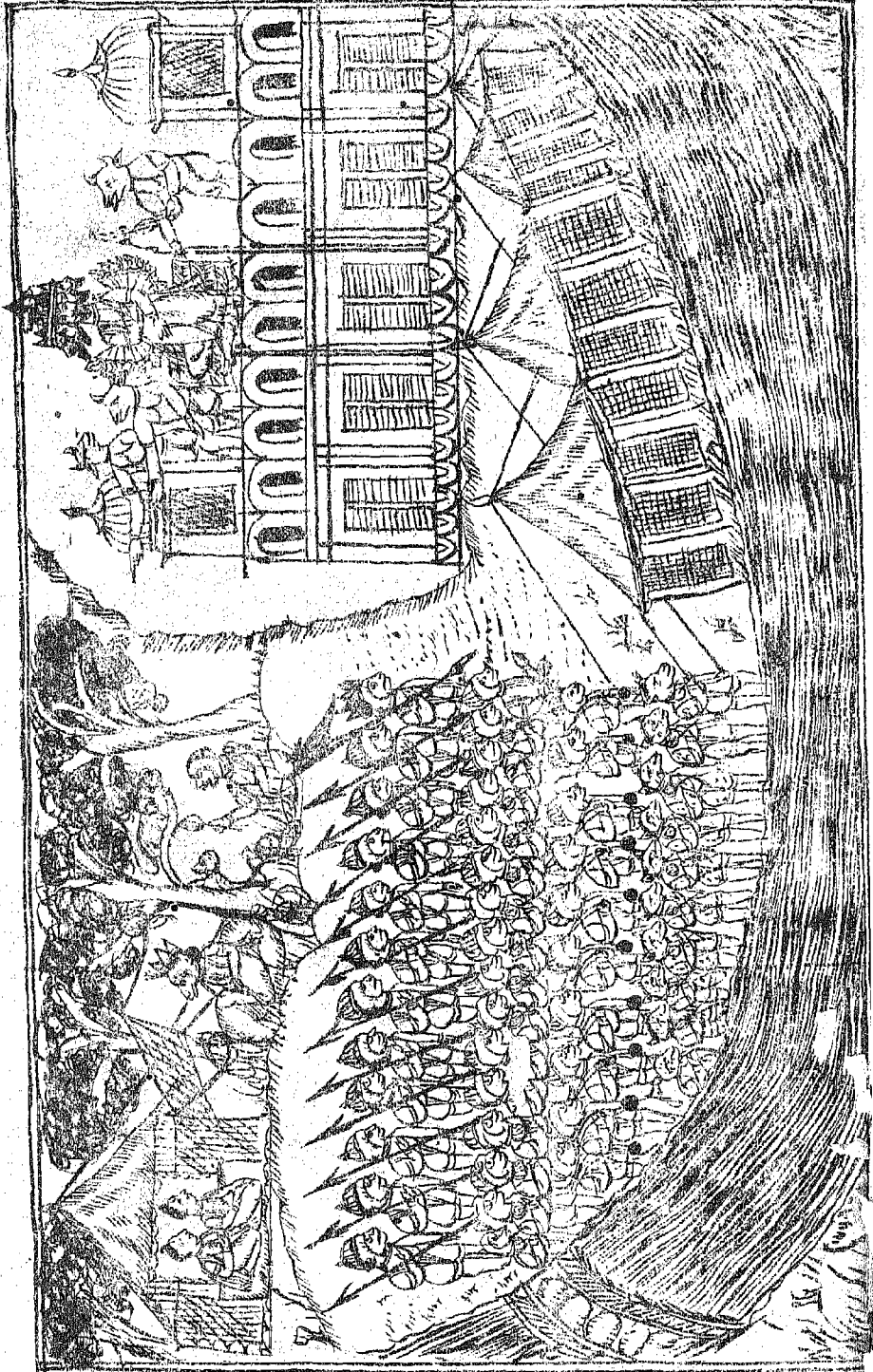
آہو بچا قریب لشکر رام سردار ستم شہر آئے تقی زیر نگاہ ہر طرف فوج تعداد میں تھی وہ سو پدم فوج لڑنے کا ارادہ دل میں لٹاؤ کرونگا جہاں اسو سکاں سے تو مائل سیر طغ کر ساتھ سامان طرب تھا جلوہ افکن کچھ اپنے بگڑنے کا نہ تھا ہوش اک تیرا وسیط کو مارا پابند الم تھا مجمع عام	سجھا ہوا وہ راون ہر مقام پا پا کر خبر سوار آئے آراستہ تھی جو صف فوج ہرگز نہ تھی اچھوٹکی فوج لو اسے نرم ای جو انو سبا کا جو دیہی لڑنے اک روز کا ذکر کر گشتہ تھا مائل طغ میں تھی آن راون تھامی طرب مدہوش دیکھا جو یہ تیرا حال سارا برہم ہوئی نرم رخت تمام	خانے نے پڑ بیان کی فکر پہنچا دیا سینے جا بجا حکم سامان ہوا ہر جنگ تیار پرکار کہ وقت غضب تھے لہر لپکے کے صورت موج سب قتل و خرد و سر رکھو جاہو بچی قریب لشکر رام دیکھا تو عجیب بات پائی بجھے تھی ہر اک طرف فوج جنگ دام خجوت میں نل لہنسا تھا خو راوین گر طراز میں	تیار سی فوج کا جو ہے ذکر تیار سی فوج کا دیا حکم آہو بچا قریب ان حیدر باکڑی جو ہو لوگ سب تھو راون لکنا نظارہ فوج جست کی کہ کو چیت رکھو القصہ تمام فوج بد کام لشکر کی طرف جو آنکھ اٹھائی تہا رقص و سرود کا جازنگ لشکر کی جانب ام کا تہ تاج سر راون بد اختر
---	---	---	--

راون کا برج لشکر پر چڑھنا اور راہ راچندر کے لشکر کا

مشاہدہ دیکھنا

کوٹھی پہ چڑھتا بہ شہر ساری اوسارن سنگ ادب بولے	راون تھا جو تھو قری دید تیرا تہا یہ دور کس طرح دہری جگہ تھی	کسی بچی یوں شکل غلامی تہا زیر نگاہ مجمع عام دیکھا بہ حنفہ دیکھ گیا	خانے نے راہ مہر و اخلاک دیکھا سو لشکر سریرام
---	---	--	---

لشکر راہ راچندر کا حال اوسارن سنگ کا راون کو دکھانا



<p>کے ہر شکر ستم ہے میں نے یہ سب کیا کر کہ تیرے قلم نہیں فوج ہر دن رات سارا احوال واجب ہی نہیں کہیں دینا آج کی خبر یہ رام کے پاس تیری سوجھ بوجھ کام نہیں اسی سرور کا جسم دار لنگا دیکھ کا یہ مال و زر ہر فانی سب غرور و کبر کرنا لنگر بوجھ جامع یاں سب طلب تین اپنی کام بہت گنگو ہی کچھ کلام اس میں کہنا بیگ باغ زندگانی لگا کی طرف جو انگہ آیا</p>	<p>شکر ستم ہر دم ہے میں نے یہ سب کیا کر جو پیش آ رہا نہیں فوج ہر دن رات سارا احوال یہ شکر کلام شاہ جہاں شاہ قمر ساجد بول دہیوش انگہ آیا تو یہ کس خفا سے دنیا کا عیان ہر کارخانہ سب دیکھ ملکہ و حکمرانی عاقل ہر وی جو با وفا گر تم نہیں سرکش زمانہ شاہ باج لطف فامیہ دستور پاؤں گزرا وہ سرکشی کی القہر بہ نام مری رام انگہ نے لگائی اوسے شوکر راون کو دیا وہ نامہ اگر</p>	<p>شکر ستم ہر دم ہے میں نے یہ سب کیا کر جو پیش آ رہا نہیں فوج ہر دن رات سارا احوال یہ شکر کلام شاہ جہاں شاہ قمر ساجد بول دہیوش انگہ آیا تو یہ کس خفا سے دنیا کا عیان ہر کارخانہ سب دیکھ ملکہ و حکمرانی عاقل ہر وی جو با وفا گر تم نہیں سرکش زمانہ شاہ باج لطف فامیہ دستور پاؤں گزرا وہ سرکشی کی القہر بہ نام مری رام انگہ نے لگائی اوسے شوکر راون کو دیا وہ نامہ اگر</p>	<p>کے ہر شکر ستم ہے میں نے یہ سب کیا کر کہ تیرے قلم نہیں فوج ہر دن رات سارا احوال واجب ہی نہیں کہیں دینا آج کی خبر یہ رام کے پاس تیری سوجھ بوجھ کام نہیں اسی سرور کا جسم دار لنگا دیکھ کا یہ مال و زر ہر فانی سب غرور و کبر کرنا لنگر بوجھ جامع یاں سب طلب تین اپنی کام بہت گنگو ہی کچھ کلام اس میں کہنا بیگ باغ زندگانی لگا کی طرف جو انگہ آیا</p>
---	---	---	---

جواب لکھنا راون کا اور انگہ سے گفتگو ہونا اور قدم جمانا انگہ کا اور نہ
 پیش کرنا کسی راجپس سے اور انگہ کا رام چندر کے پاس جواب لیکر

واپس آنا

<p>مطلب کا چنانہ پر سے کیلنا</p>	<p>راون کا جواب خدائے الہی</p>	<p>اسی صاحب قلم دو لکھ</p>	<p>سرایہ عز و انش آگاہ</p>
----------------------------------	--------------------------------	----------------------------	----------------------------

<p>سب گرد و عنبر کی کھجور قوت کا جو صلہ نکالا جنبش خدائی قدم کو رہنما اہ سبحانہ سے قدم و تالیف انگڑنے والے اور ٹھکری آہو بخوشی سے جانب رام کرنے لگی بریل یہ نقیر</p>	<p>جنبش جو سر قدم کو ہوا یہ سب کے سمون کا زور ڈالا سب ہر گئے تھے کس انداز انگڑنے میں براہ انصاف راون ہوا اہل غم و آہ انگڑنے انگڑنے نکو نام یہ تھے غن جناب رکھتے</p>	<p>اس جاسو مرقم ہوا خود اپنے گھروں میں سب ناز مستحکم صورت قسم تھا اوٹھا اپنے زور آزمائی پاس رکھتا تھے چشم بھو اک برج مکان پر گرایا راون کو وہی چوہن تالی</p>	<p>بولا جیسے زور ہو وہ آئے ہم داریں گو تو یہ آرام ہارین دبا جوہر میں قدم تھا راون کو یہی پہر تباہی کہہ لگا وہ یہ قدم چھو ہستی میں ہی زور ترن دیکھا بولا انہیں صوت صفائی</p>
--	---	--	---

جنگ اول میکہ ناد اور لچمن جی کی اور شکست میکہ ناد کا

<p>آئے دیہادری میں پہر ظلمت شب تار کی ہوئی اقبال و ظفر کے بخت باگ فوج خراسان تہ لایا دروازہ دھاتی ہوا بند سراپہ پتھر ہو رہے تھے ایک ایک در بھیکوٹش کوٹا ہوا گامیدان سے سر جھکا کر کیفیت فتح سب سنائی</p>	<p>دکھلا چکا اپنی ہوش بریق نکلا جو فلک پہر سر نور در یکس طرح ہوا جو آگے اوس سمت میں میکہ ناد آیا آپس میں جھگڑتے تھے تلوار کے وار ہو رہے تھے لچمن کو جو لوگ تھے صف راجہ جس ہی شکست فاش ہو کر برگشتہ تھے کی کر کے جہت سانی</p>	<p>سہنگامہ کار نہار ہو کر میدان سخن کو فتح کرے تیار ہوا بخت و فر لشکر کے نشان کو بڑھا بجلی کی طرح کرک کر پونجی بیتابی سے دوسرا ہوا پست اک عالم حشر تہ نمودار ہاگی بھی بجا لیت زار ہزار وہی تہا جمع عام</p>	<p>اگر خاتم غت اب نہ نرم کہ حالت جنگ کی خبر لے سکر کو پا کے حکم لشکر لچمن نے جو حکم رام پایا دونوں لشکر یکا کو پونجی سر اک کا کت گیا سر دست تیروں کی جو ہر طرف تہی چو فوج دشمن جو دل گئی ہار جس بھی پہر سو سر رام</p>
--	--	--	---

جنگ دوم لڑنا میکہ ناد کا اور مایا روپی جانکی کا سر کاٹنا میدان
 میں از تیر مارنا لچمن جی کا اور نالہ دیوہ ناٹھ کا اور واپس آنا لچمن

جی کا بعد فتح اپنے لشکر میں

نوا آکر

دیکھا سخن جو بارہ پر ہے	خامسے کی زبان بھی تیر تیر	جب صبح کو آفتاب چکا	دل بڑ گیا فوج یا شتم کا
لجھن سوئی زنگاہ پہنچے	لیکھ فوج و سپاہ پہنچے	بیشمار جو میگنہ ناد بھی تھا	آوارہ بھٹل سرکشی تھا
شکرہ دونوں جو سج کر آئے	بادل کی طرح گرج کر آئے	رخمی پہ آتازہ ترس	تیروں ہی کا سینہ نہیں پر
انقصہ وہ میگنہ ناد مضطر	لجھن کے قریب آیا ہو کر	مثل ستیا و کمالی اک شکل	مایا روپی بنائی اک شکل
شکل اصلی کی تھیک تھی نقل	خرم تھا میگنہ ناد جو نقل	راجپوت جو بیض دل نکالا	اوس شکل کے سر کو کاٹ ڈالا
گھبرا گیا لشکر سری رام	یہ کیا ہو غضب کیا ہو کلام	لجھن تھو جو قاتل دھوا کا	فورا ہو کر حال سے جوار
سمجھو کہ طلسم تازہ تر ہے	یہ شوخی فکر فتنہ گر ہے	اک تیروہن یک دیا ہن	بگڑا فورا طلسم کا گھن
راجپوت ہو کر بغیر اور غمناک	ہاگو کچھ گر پڑی سر خاک	جب فوج حدود و گم ہو کر	پلٹے والے لجھن کی بھجوش
	لشکر بھی سوئی مقام آیا	آرام سا فوج پانچ پایا	

روز سوم جنگ کرنا میگنہ ناد کا اور مارنا برہمہ شکتی راون کا
 برج لٹکا سے اور لبیب سرگرمی ہنومان جی کے واپس جانا
 شکتی کا اور آنا نار د کا برہما کے حکم سے اور غافل کرنا فوج کو
 اپنی خوش الحانی سے اور دوبارہ شکتی مارنا راون کا لجھن پہ

فوج مضمون پہ تھی چڑھائی	خامسہ زبہادری و کمالی	نکلا جو خلک مہر پر نور	شب کی دہ ہوئی سیاہی کو
راہی ہوارن کو کٹ کر رام	سردار بھی سب زبہادری	لجھن جو جوڑو زانی الفو	رگناتہ زولین کچھ کیا فو
کی انجی سب سے تازہ تھریر	جو تہ تو دلیر و اہل تہیر	لجھن کے ہمیشہ ساتھ ہنا	دلپر سے نقش میر اکھن
اوس سب سے میگنہ ناد چار	پیش پد آیا ہو کر بشیر	لو لاکھ من رن کو جانا ہونا	زور بدن کرنا تا ہون ہونا

ہونے لگی تیر ہر طرف سر سرکش تک تک جی ہر ہارو راون کو ہوا یہ حال معلوم کی حکمت زور سے یہ تیر راون ہی کہ اس کا کو بیچا اسکی یہ خطا تیری خطا ہے شکستی کو ہمارے زور دیکھے مستاق تھی ساری انجمن خود پچھن کو بنایا جس نے خنجر گندہ پڑھ لیا بصد غم	انقصہ بڑے وجود و نون پچھن بھی تیر ایسے ماس ہمارے جو سیگانہ مغموم بجنگی زدیکھی آمد تیر دریا میں جو تیر کے پوچھا برہما سو کہا یہ تیر کیا ہے جو لے کچھ ایسی فکر کیے کا زنگے رام کا بھن خود راون زد و بارہ سر کیا تیر بجنگی زدیکھ کر یہ عالم سب لوگ ہی اون کو ستا رہا	لوٹھو سو بھی آپ دیکھیے دکھانے بہادری کو جو ہر دل فوج عدو کا تھکایا برجھا کا وہ شکستی ہاں مارا پہنیکا دریا کی سمت فی الفوج یہ بات زبان نہ نکالی کی تار و سوز غرض ملاقات چاہو جو میان جنگ فی الفوج ہر شانہ زت او ان عدو کو خاک کوڑتی تھی وہ انجمن پچھن کو حضور رام لائے	ہو کر جو ہم یگانہ و غنیر راجمہ سچ بڑا کی بڑا افسر بجنگی نے گز حسیا و شہا پچھن کی سیوف کیا نظر را اوس تیر کو روک کر بصد غم اوس کا چکیا نہ بھالی رہتا تو سوز او سکی یہ بات نار و توڑی تو صاحب غم بجنگی تو دشمن رہو تو گاتا طاری جھنشی ہی پچھن پر
--	---	---	---

راجہ رام چندر کا بیقرار ہونا اور آنا طیب لنکا کا اور دو اتنا ناوا
جانا ہونا من جی کا سمجھون لانے کی واسطے اور اچودھیامین
بہرت کے زور کی آزمائش کر کے لشکر راچندر میں داخل ہونا
منہ اور شفا یا نا پچھن جی کا

کوفانے کو بچ کی تعلیم ہے پچھن کے لگا جو زخم کاری رگھو پری پچھن کے پاس ز بہرت کے وطن ہی چونا	لیکن نقد شفا ہم ہے تھی اہل وفا کو بیقراری پابند ملاک و یاس آذر صحر کے لیو جس ہی چونا	چمکا جو فلک رو و خورشید کہرام جو فوج میں چاتا دیکھا تو تیمان تھا حال ہی پچھن تو فقط شہر کمال اب	تھی شام ملال صبح امید ہر شخص ٹم میں مبتلا تھا تاپیش نظر ملا ہی وہاں اونکا ہی یہ پیش ہر ملا تھا
--	---	--	---

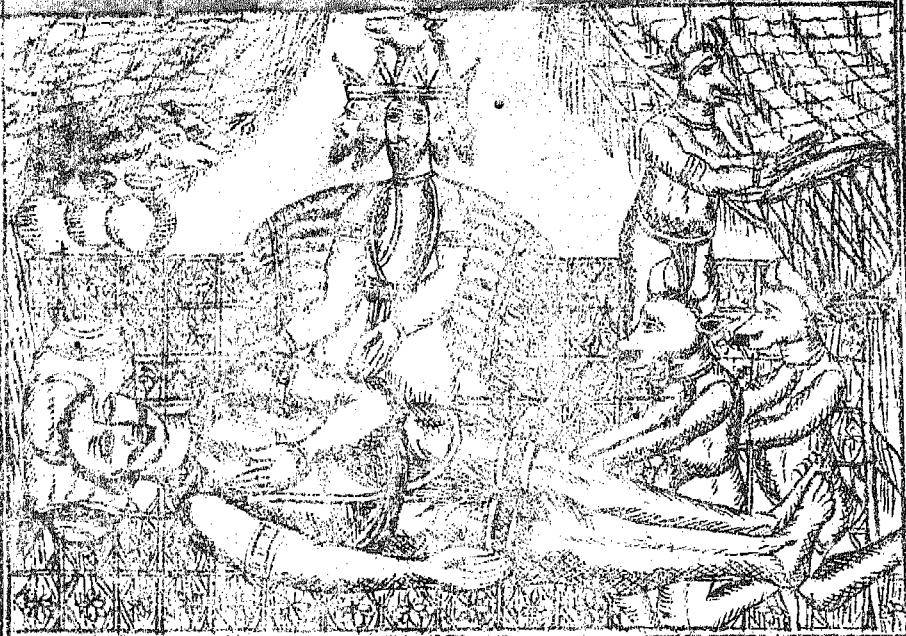
رگناتہ ہو جو خوشیوں وہ آئے تو کام ابھی لکھا بجنگی اوٹھو چلے اودھر جلد بجنگی زبیں پٹنگ اوٹھایا جگویا طبیب کو کہا حال بولی سچھونی گئی آئے جو صاحب زور ہو وہ جاؤ حیران تو سب اور اہل تدبیر آپو چاہو کال نیم کے پاس پس کیجیے کوئی ایسی تدبیر قائم جو کیا نشان جادو بجنگی ادھر سے جاکے پہنچو بجنگی چھاپا سچھو مضطر پہر محبت نے اپنی شکل بدلی یہ بانغ طلسم کا مکان ہے یہ لیکے سوئی فلک سدھاری کام اوسکا تمام کرو یا جلد تہی راچھوں کی جوتہ سہا القصد اوٹھا کر کوہ کا کوہ اوپر تے تو خاک مثل بود لیکے یہ پشکوئی بد کام	بول اوٹھو لبد اوٹھو نقد دار و کردار تہہ آؤ جا پہنچو مقام خاص جلد قبضے میں طبیب خفته کیا دیکھی جو وہ نبض لکلی حال آرام مرض دور پائے جلدی سی اتھی وہ بولی لالہ پہر والے چلے وہی تدبیر کنے لگایں بحالت یاس بولی کو نہ لاسکین تدبیر تیار تھا بوستان جادو گلشن میں قدم ہوا کرچے جا پہنچو قریب چشمہ تر یکتا کی حسن کی سندلی موقع یہ برای امتحان ہے تہی صورت مدعا بر آری اینا دہین استہ لیا جلد کر کر کی تہی اپنی جلد یاری والسے چلے بے ملائی ہر جا پہنچے بہت کر و بود ہو اتنا تو قریب لشکر رام	لنگا میں طبیب ہر سکینا بجنگی سے بول اوٹھو سرایم دیکھا تو طبیب سور با تھا پہر کیا تھا پاٹ کر جلد آئے بولو وہ طبیب باغ و یاس ہر دو ناگر جو ایک پرست گردید ہو طور ہر خطیر کا راون فستی جو دان کی آجائیگی گر سچھونی ہاتھ اوس اچس بد گئے آخر پڑھنے لگا شل ٹن کہتا میں راچھس نے بہ فکر حیلہ و میم پانی کے ہوئی جو دلسے طالب جب صورت ایشرا بنی یہ غفلت نہیں اسجگہ مناسب بجنگی نے یان یہ ہوشیاری پہنچے سر کوہ جب دوا د بجنگی کو پس تھی حیرت سن رکھی جوتی ستایش تہ اوپر جو بہت ڈانگہ اٹھائی یہ سوچے بانہر مت آ	اک مرد عجیب ہو سکینا ہو گا یہ تمھیں سچھو کام انجام محو آرام ہو رہا تھا بولے کہ طبیب سات لائے اس درد کی کچھ دوا نہیں یاس ملتی ہے دوا وہین حکمت صمان ہر مریض رات بہر کا جلاتے ہیں پڑ دوا صابیر اچا ہو گا برادر ناتھ رستے میں کیا طلسم ظاہر چالاک کی تین تہی دامن کی شوق سیمہان کی قیام تہی ماہی آب اپنے غالب بجنگی سے عرض و سنو کی ہر کام میں ہوشیاری واجب راچھس یہ لیک کر لاتی دیکھا کچھ روشنی کا بر تو سمجھ نہ دوا کی شکل و صورت سنو رتہی از نا کش بہر سمجھی ہے یہ طرہ کج ادا کی تیر پکا ہر چہ کر ا
---	--	---	---

بجنگی کو پاؤں میں بگا تیر تو دلیں وہ بہت ہی بڑی وہ بولے کہ میں ہوں اقل ہے پہلی کیلے سپ برا دھنیا پہنچو لگا دیر جی والی یہ حال بنا بہت جلد محکم ہو دیا وہی سہارا بجنگی بیان لشکر آئے	خیچو وہ گری بجال دلیہ بجنگی کہہ کر رام کا یہ خادم مشہور ہو کر نام ہی نہ سیر رستہ تباہی اور ہڑی آیا ہو جائیگا اسگان و مطلب کرنے لگے دیکھو مال غنیمت تھی قوت خاص لشکارا بول اہل فوج کہ ہم دو اتوالو	پہنچا تاجو پاؤں صند تیر پہنچو وہ قریب اسکے جا بہل جو ہو کج صاحب لچن تیر اپنے بے قصور مارا لچن کو نہ زندہ پاؤں لگا کچھ دیر میں جب اس آیا بجنگی کو تیر پر بٹھا یا حاصل ہوا مدعا سر اسر حاصل ہوا دین طلب کور	اپنے کے رو کو نام رکھیں پہنچو وہ قریب اسکے جا سین فکر دوا میں تمامہ نرن تاقی نہیں اٹھنے کا سہا ہوا کس منہ سے میں منہ کہا و لگا بجنگی کو تیر پر بٹھا یا حاصل ہوا مدعا سر اسر حاصل ہوا دین طلب کور
--	--	---	---

مشورہ کرنا راون کا اپنے وزیروں سے اور جگانگہ کرن کا

خامس کے نصیب تو جگا بیٹھے تو مشیر کیا تیر فحش کا جو اچکل ہو اپر پہر کیوں نہ ستم اچھا نکا بولے وہ وفا شعار راون اک آجیکہا بہانی صفت شکر سوکا موگا وہ اہل افون بول لاکہ ابھی جگا و اسکو باچو بچا کے دہول بیٹھے حیفہ قہر اوسنے واسکے	ہو قصہ خفتہ بخت آگے کرنے لگا شاہ اونسے تقریر کرنے لگے سرکش آگے اندر گھر کا بیدی ہو دلا لکنا تاقیم رہا فتنی راون جبکہ کہ خطاب کہہ کر نہ کہا جائیگا ساری فوج میں آگے مری جکے لاوا و سکو دست و بازو سی گسیٹے خواہش ہوئی اوسکو اشتہا کی	جب صبح ہوئی تو شاہان نہ بار شکست ہو چکی ہو بہانی میرا جو تھا بہسین بہتر ہے کہ کوئی سوچو تیر پر غم نہ ہوا اب جتا چالی شش ماہ سے سورہا وی ہو یہ سنکے ہوا اہل راون سب جمع سرکشان جتا رہا باہم جو کیا تازو رہنے تو لوگ جو پیشتر سے لائے	تھا مال رنج واد و شیون ہمت مری لپٹ ہو چکی ہو وہ جاگو ہو اشتر کی دشمن میدان میں ہے کشتہ کو تغیر تدبیر یہ بیٹھے نکالی وہ جاگو تو شکل بہتری ہو مسرور ہو اہل راون پہنچا سو کر اچھیں سیہ کار کوٹلی صاف غلبہ نے سب دسے غزال گرگ لائے
--	--	--	---

سب را چہ سون کا کہ کرن کو جگانا اور راون سے گفتگو ہوتا



<p>یون دل ترا مالک تہی ہیں دشمن آبرو می لشکا لایا ہون سیا کو گھر میں آگیا لشکر کی صفائی ہو رہی ہو دوسرے ہر شریک لشکر میں رام جس کو بھی شکل شتر نظر میں سمجھا کہ پری ہر میری تقدیر قائم رہے نام چھرا تی واجب نہیں ہر کسوٹ و گونا دوسے ہوا دشمن سر رام</p>	<p>جگو اب مجھ کو کیا سہی ہے رام دلچسپ کہے سو دلچسپ میں نے ہی یہ دیکھا تھا کہ ہر روز رانی ہو رہی ہے بہانی ہو ہمیکہ خوشی میں کیوں لا لیا گیا کو پھر گھر میں راون نے سنی ہو دیکھی تھی اب کبھی کچھ تو مہربانی اب بات کا ہو بناو کر نا سیکر مئی خود سر ملکا کا نام</p>	<p>یون اور تی ہی ہر ہر ہوائی کر کہا ہو کس شتر کا مال کہہ دو کس مٹ کر ہو گویا خاک ہر کی ہو تی آتش خستہ ہے ہر صورت یا اس آشکارا کی تھے خطا کی سہ سہر بات پہوہ ہوا و صاف کی بات قسمت میں ہو تا وہ اگیا تیر یوں موقع جانبری عبت ہو لڑنے پہ ہوا خوشی ہو تیار</p>	<p>راون سو کہاکہ میری بہانی یہ ہوا کہ کچھ ہو چھپے حال بہشیر کی میری گاٹ کی ناک پرہ ہی مال کا سبب ہے لشکر کئی بار میرا مارا یہ شکر وہ بول اوٹھا کہ سپہیت انصاف کہے بھی خلاف کی بات بہانی سے کہاکہ اس و فاکیش دل مارنا جیتے جی عبت ہے یہ باتیں سنیں تو وہ سید کار</p>
---	--	--	--

کہ کرک میدان جنگ میں آنا اور انگد اور سگریو کو اپنی بغل میں
 دبا لینا اور نیل کرپٹ جانے کی وجہ سے آگ لگنا کہہ کر کے بدن
 میں اور غضبناک ہونا راون کا برج لٹکا پڑا اور نزول بارش کے
 سبب آگ کا فرو ہو جانا اور مارا جانا کہہ کر کا اور مہنومان جی کا کہہ کر
 کو اپنی دم میں لپیٹ کر سمندر پار پہنچ گیا

میدان قلم بڑھا ہوا ہے	دریا کی سخن چڑھا ہوا ہے	یہ جنگ جبل کی داستان	شمیر قلم کا امتحان ہے
جب صبح ہوئی تو فوج راو	کرنے لگی فکر قتل دشمن	موجود پڑ بندوبست تھے	آگاہ غصہ و غضب تھے
تیار تھے ہنگ سرکش	دکھلاتے تھے شان تیر و کش	تواریں چمک دکھا رہیں	فوجیں بھی قدم بڑھا رہیں
آگاہ قہر کہہ کر تھک	جزا رو دلیر صفت شکن رہا	شکل اور سکی تھی صورت شکن	تھی کالی بلا وہ ذات شکن
بڑا شاہ قدام قیامت آتی	ستتا تو فلک کی شامت آتی	القصدہ راچس سپہ کار	آگ بڑھا ہر جنگ سپہ کار
یان رام دلہن کی فوج چار	پہلے ہی سو ہو چکی تھی تار	دشمن کا جو آگے لشکر لگا	اس فوج نے نبی قدام بڑھا
رام دلہن بصد تجمل	آئی سوے فوج بے تامل	انگد سگریو اور نیل	میدان کی طرف بڑھ چکے ہیں
سہل ہی میں تے سب اہل شمشیر	باؤں اور کیسیری ہمسایر	القصدہ بڑھو صفت فکر	آہو بچا مقابلہ کو دشمن
ماچھریں وہ شور و شر مچا یا	میدان میں جبار فتنہ چھا یا	کوئی کھلا کوئی ہوا زیر	کوئی غران تھا صورت شمشیر
فوج نیون زدہ کیو کام	گہرا اوٹا راچس بڑا بچا	منہ کو لگے ہار سا چلا وہ	ڈھانے لگا فوج پر بلا وہ
غصے سے جو بند روں کو تاکا	طالب ہوا تازہ تر غذا کا	منہ کو لگا او کو دھرو دیا	نوجوا کو چاکس کو کھسا یا
ہاتھ آئی پوراہ بینی و گوش	نکلے باہر وہ سب بصد ہوش	جسکو ملا جیروں سے رستم	لگا اوسے رہ سہل شکست
یہ دیکھا جو حال حیرت انجام	گہرا گیا لشکر ہریرا م	سگریو نے بس بن لیکر	مارا اک کر اوسے سریر

نہ یو شکست کھا گیا جلد	دشمن کی بغل میں گیا جلد	الگ نہ ہی اپنا گز مارا بہ	لیکن نہ وہ کچھ ڈرا صفت آرا
غالب تھا وہ جنگ بر محل		دبا ہوا سے دوسری بغل	

کہ کرن کامیدان جنگ میں منہ پھیلا نا اور شور و شر مچا نا پندرو نکست



سرداروں کو وہ پکڑ کر ڈیر ہوش	لٹکا کی طرف چلا لہجہ ہوش	فوج رکھتا تھے میں بی غل	منہم ہوا دل جزو کل
سرداروں کا غم جو سب ہوتا	لشکر سارا تتر بتر ہوتا	دیکھا جو یہ تیل نے سب اخل	کی تیزی جسم سے نئی حال
تھا اکون کا بیچو ان جوڑ کا	مثل شعلہ بدن میں بڑ کا	را آچیس کے بد نشہ بڑ کے لاگ	ظالم کے بدن میں لگ گئی ہر
پہر کیا تھا وہ جیتے جی تھا بیہوش	کٹوا دیئے اپنے بیٹی دگوش	برج لٹکا سے شاہ خود سر	سب دیکھ کر ہاتھ حال لشکر
بہائی کو جو خستہ حال پایا	خستہ دئے اندری پر پایا	دل خوف سے اندر کا تو	پانی وہیں آسمان سے

سب کس نے جو کچھ سہرہ	ہو اور دشمن بھدہ درد	لیا ہر گھر کو تیرے ہاتھ	لیا ہر گھر کو تیرے ہاتھ
بہتر نہ تھا پھر دین	شہ نصیب ہے چکے سے لڑو	یہ ایک ایک کے لئے لڑو	یہ ایک ایک کے لئے لڑو
چٹ کر گیا وہ ہزاروں	باز آیا نہ جو رہے سنگ	موتے جو لگی نہ قوت اجتر	خود رام نے تیرا کیا سر
اچھا کچھ اور افلاک پر	مشعلہ فگنی تھی سو سنگ	سب یکساں رہنے حال سارا	اک جسم پر اوسکے تیر مارا
بجھ گئی توجہ کئے وہ اسرار	اس جسم میں ہیں عجیب آثار	ہر قطرہ خون کو لاکھون دشمن	پیدا ہو کر ابھی بھدہ فن
	بہتر نہ تھا پھر دین	پیشکار دیا یہ شور و کار	

پرستش کرنا میگوئے ناد کا مندر میں اور ہماری جی کا سامان پرستش
 پر ہم کرنا اور سناپ برسا نامیگوئے ناد کا میدان میں اور نجات پانا
 سب کا گڑ جی کی مدد سے

دشمن نے جو لٹکایا	یان ملک سخن پر فتح پائی	خامہ جو چلا مثال شمشیر	جو ہر کنی طرح حسن تحریر
راون بچ سنا جو حال تازہ	خاطر کو ہوا ملال تازہ	میتانی ذوق اوسکا کوئی	باقی نہ مانیں کوئی
غفلت میں تھا جو تیرا	آنکھوں سے تیرا دیکھ لگا	اتنے میں یہ میگہ تیرا	پیش پیر آیا بادل زار
ہو انا کہ جو بچ و غم فضول	ہوں آپ اسطرح ہوا	چارہ نہیں ہو سکتا کیسا	انسان کو دیو کو پری کو
بہتر نہ کہ اب سکوت کیجے	مجھ کو جنگ حکم دیجے	ملاقات کر دیں میں سرت	کردوں میں تمام فتح کو پست
رام و لچمن کو پست کردوں	اس فتح کی ایکونہ دون	یہ کہی وہ میگہ ناد جہدار	برخصت ہو اونسے آخر کار
مٹا مندر میں نہ بڑھنگ	پوچھا کرنے دگا ہر رنگ	پوچھا جی جو ایسے دیتا کی	مٹی فکر حصول دعا کی
یان رام لچمن تیرا جو لگا	کہنے لگے و نسیہ یون	اوسے تھا جو میگہ ناد مجبور	پوچھا کانگالا و سنی دستور
پورا ہوا اگر وہ جب کا ساز	مطلب کر گیا وہ وہ غبار	فی آج کی ہر ہر اوسکا مجبور	پوچھا جی حال فتح کا دور
ہاں کہی اگر ہاں چلا جا	پریم سامان جب کو گرا	پریمو سے بہتر ہی ہو پیدا	دشمن کا نہ خوف ہو ہویدا

بجنگی نے الغرض بعد غور مستعد ہو کر ایک روہ ہوا سیر کیا تھا وہ راہیں سیر وان صاحب شور و فتنہ و کد یان ام و تپس نے بھی شال وہ لشکر رام کا تھا اقبال نظارہ تکبیر ہر طرف سے فوج رام و تپس کو بھی گاہ پیشکارا جس کو سوئی لنگا اس حال سے تھی جو انداز اعتقاد گڑ فاکتے اور کر ساپنوں سے تھی بھولی تیر رسایا آہستہ انداز سے جب	جا کر آسید سب کمال راہیں گرجا رہے اوتھا بجلی کی طرح ہوا شربار آگے بڑھ کر فوج لیکے مجید فوج اپنی پر مائی باقیال تھی فوج عدد اہم سی پال یوشیدہ ہوا کبھی نہ صفت آگے نہ تھے سانپ ہی پاپ سستی ہوئی آبرو و لنگا ہوا ان کے گڑ سے باغ و آہ لیا کہ پوچھ میان لشکر لیکن یہ تھی سیر میر جو نہ غفلت سے اہل طلب	لو جا کا وہ جہل سار بجنگی نے یہ وہ طیس بجنگی تو آگے بڑھ کر آئے سرخش تیار ایسی سج کے فوجوں کا ہوا جو مسل باہم دیکھا جو یہ نیگمہ ناؤں طور سر اوٹنے کے بجائے تھان شاہ فرساں چہرہ نصیب کد یان لشکر رام کا تھا اوج جا لشکر رام کو بچ تو ساپنوں کی طرح تھوڑے تو خالہ شاہ جو ہم فوج پرست چالاک لادوی سبائی	کلیا پریشان جلد ہی سو مہیاں لشکر آئے شیر و کیڑے ہر جگہ ہوئے لگا لگا تھوڑے عالم پیدا یہ کیا طلسم نے انور میدان میں تیار نشان دکھلا کہ بدن کا زور بچید پایندہ تھی ناگ پانس میں ان ساپنوں کی قید سے بھر تو لگا لگا کہ ان ہزاروں آہ ہر ایک پر ہوا اتنا بدیم کلفت سے تھی سننے پائی
--	--	---	--

مارا جانا میگمہ ناد کا لپھن جی کے ہاتھ سے اور سلو چپاز و جیگمہ ناد
کا راجندر کے پاس آنا اور شوہر کا سر لیکر سستی ہو جانا

دشمن ہر جو مبتلا ہو آزار شرم آئی اوس جو پیش راہ نیل تھی تو صورت اپنی دکھلا کر یہ سیکے تمام لشکر رام قد مون کیا صفوں کو پال	یوں برق قلم ہوئی شربار میدان کو بڑھا وہ پور بجنگی ذرا تو ساٹھن آئیں آگے کی طرف ہوا سب گام دکھلایا طلسم کو ہر حال	لشکر سے پیگمہ ناد جہار ہو لاکہ کمان میں چلے جہار دیکھو نہ مجھ تو خود سر و نکا راہیں جہ بڑھتا تو اندھی کی خرس میوں بنا کر او سینے	لنگا میں گرا بھات نزار آئیں تو ذرا میری مقابل ابنہ کمان کا بندہ رون کا چھوٹی رخ فوج پر ہوا لڑا واد سے رن میں کراہ
--	--	--	---

جیب فوج طلسم بھی از خوب	دیکھا گر میرے طرز معیوب	اک تیر شمشعار مارا	کا فور سوا طلسم سارا
پیر احمد حسن خلیفہ نظر	اے لکھناے لگا ہر ایک زور	یہ چھوٹا پیر بھی کیا بچہ بچا	میںوں یہ کہیں کوکے بچہ بچا
جس کا کہنے رخ اوٹھا	ہنگامہ حشر پیش آبا	تہا پیش جو موقع خرابی	لچمن خود آگے شتابی
مارا اک تیر آتشیں جسد	گھبرا کے گرا وہ ہل کین جلد	سرک کر گرا زمین کے اوپر	لیکن باز وہ ہو چکیا گھر
زور مہر تو چن او سکا پیش	مسکن میں نہلتی تھی بقصد	کچھ کان میں تھی قصہ افشا	بازو شہر کا تھا غلام
منظر ہوئی دیکھ کر یہ احوال	برہم کو سر کے سر سے بال	رکھ کر زانو پہ اپنے بازو	کہتے لگی وہ عیف و خوشحوا
مشہور ہو میری بیاریانی	سہن واقعہ راہ آشنائی	یہ بات جو راست برطانی	بازو خود کمدی حال کیا
بازو دو زمین مثال خامہ	لکھا یہ زمین پہ پانا نامہ	لچمن میں جو مرد ہوا سچا	میں چودہ برس سن میں چودہ
حرص اوس جہاں سے میں دور	بن میں وصل نہالے میں دور	برہم کی یہ بات آشکارا	ایسے ہی بشر نے مجھ کو مارا
اوسان نے پرتو تھی یہ عبادت	تہا نقد شکبہ ح غارت	بولی مر نامہ فیض اب ہے	آگے لطف حیات کی ہے
تہا پہ چو غلیہ غم و یاس	پونچھی وہ میری جا کسانس	سب حال غم و الم سنایا	سب قصہ پرستم سنایا
کی عرض یہ مجھ کو پیش دیا	ہو جاؤں تیری ہی ہو سکا	جاتی ہو نہیں پیش لشکر ام	سب عرض کرونگی ذکر آلام
شہر کا میں مانگے سر پاک	ہو جاؤنگی چلکے تو وہ خاک	مسند دور تھی تہا زحمت احوال	برج کیسیاں تھی تہا بہر حال
تھی دل سے یہ خیر خواہ لکھنا	کہتے تہا اسکو رام کہ ساتھ	بولی یہ ہو سے رو بہار	دینا کر ہی میں طور سارے
بچتا صبر جو ہے کوئی آہ	پیش ہی ہر ایک کوراہ	شہر تہا تر ابرا خوش اقبال	سر کوک میں پہنچا فارغ اقبال
ہر ترستی ہو تو ہی جاکر	کچھ فکر حصول مدد کر	القصہ ہو اوٹھی زمانے	پیش لاؤنگی وہاں سے
سب حال الم سنا کے بولی	صوت پر غم بنا کر بولی	شہر ہی کہ ساتھ میں چلوں گی	عہد دل سے نہ اب ٹلوں گی
جاتی ہوں میں سو لشکر ام	وان سے شہر شوہر نکو نام	وہ بولا ہر حال آشکارا	یہ بات نہیں مجھے گوارا
دائستہ لکھن کو مد نام	کیا محض غیر سے مجھ کو کام	یہ کہتے ہوا وہ سخت برہم	عورت ہی ہوئی کمال عزم
تھی پیش کی تھی سواری	لشکر کو چلی باہ و زاری	آگاہ ہو کر وہیں پہنچیں	آتی ہی وہ زوہر صف و فلک
کاراؤں سے پیش لکھن فرام	کی عرض اوسے ام نکو نام	یہ آپکی جہہ سا ہوئی ہے	ہاں طالب مدعا ہوا آری

نہ لیا دیا پے سوار سی	منظرہ حسن	رہم جو ہوئے سوار دوان	اگے شہ نادر دوان
سوار کا جو مجھ کو ہو عتبات	منون کرم رہون نہایت	مطاب کہ جگہ میں نہی	خواہان کرم جناب کی ہون
رگنہ تہہ کو رحم او سپہ آیا	فور اسرار چس مشکایا	بولے کہ جو تیری آرزو ہو	زندہ اسبوقت تیرا شو ہو
ناروٹے اوب کی یہ تھرو	ہیان بخشش نہیں تو کب گیر	زندہ جو ہو تو پھر نہ ہیر	ہرگز نہ جناب کی ہی ہیر
رگہہ لڑ گیا جو غور سبھی	تقریر کا دلعین طور سمجھی	اتو میں سکھیں وفادار	بولی جو مجھی تو سہری درکار
مکت او سکھو جو پھر چکی لڑتا	پھر کیا ہو جو اسکا چور دوتا	رگنہ تہہ نے او سکھو دیا	لیسکن بولی وہ مسکرا
یہ سر جو ہنسی تو سہری ہے	شوہر تر اس سہری ہے	عورت لڑ گیا کہ اس سہری	ہون آگے تری کمال غناک
سب میری عیاں کی پارسا	آئینہ ہر عفت و صفائی	تو ہنس دیکھ تو سرخرو پھر دگر	پاکر در آرزو پھر دن میں
وہ سر نہ ہنسا تو ہنس تو جب	برہم تہا سلو چپا کا مطلب	کہنے لگی سہری کو کبیر ہم	تہا پ نہ سیں چیرا کم
گر تجھ کو مددی آرزو تھی	کیوں اوس کہ فکر عاکی	یہ سکا کام ہنس پڑا سر	کہنے لگا یوں بدیدہ تر
اوتا لہیں میں پس جی کے	ارمان ہی نکلو اپنے جی کے	کی میں جو زور آزمائی	ہاتھوں انہیں دگلت بانی
	القصد وہ لیکے فرق شوہر	جلد ہوئی خاک او سبجھا	

مشورہ کرنا راون کا مالونت وزیر سے اور نکالنا او سکھو شہر لنکا سے اور نصیحت کرنا منہ دوری کا خواہ گاہ میں

ہر دم سہری ام کی دیا	خامہ پی بندگی چکا ہے	جب صبح ہوئی تو شاہان	تہا خالفت رعیت کام و چین
تھا او سکھو وزیر مالونت لیک	نہیوش علیم نکتہ ورنیک	اوس سے بولا وہ شاہ مغرور	کہہ کہ تو وزیر نیک دستور
پر مشن جو موقع کدورت	کس طرح ہو بہتری کیوت	ہر لشکر ام مجہد عتاب	دل راحت دامن کا طالب
تلا کوئی راہ نیک ہو سکھو	ہو غم سو نجات بل غم کو	بولا وہ وزیر جوانخت	تاقیم رہے تیرا تاج اور تخت
سب کچھ ہوئی حضور موجود	راحت اقبال ساز ہو بود	پیلو میں ہین درما باز دوان	سر سڑکی ہین ایشرا ہزار دوان
نہ لیا کینا لیا گاہ	لا شیخے مکان میں تر کچھ	نہی غیر چو سحسی	جاہر ہر نشان ملک بانی

نغمہ طلسم بھی رنجی خوب	دیکھا کہ سیر طرز معیوب	اک تیر شمع مارا	کا فور ہوا طلسم سارا
رام و محسن جی ملی میں	ظاہر میں فقط وہ آدمی میں	دیکھیں جو بغیر آیت حال	خود آئے لفظ سیر انشاں اقبال
اوتار میں صاحب چشم میں	پہرہ زور و خرد میں کس کے ہر	گراوئے نہو کی ہند خوئی	ہو جایگی ایک تباہی
یہ شیکہ ہاؤن سیکار	بولا جلا کے ای بد اطوار	کساخی یہ ایسی بے ادب	فسوس انسو کی کیا غصہ
منظومہ رو باس شمنان	سمسہ یہ بیان بگمان ہے	راؤن کی جو بعض دل نکالا	تاب کو نظر سے اپنی ٹالا
مطلب تباہ شہر نکلیا	لنگا کر محل سر پر محل جلا	وانسہ جو ہر او شیکہ شاہ آیا	پر غم سوئی خواہ گاہ آیا
مضطرب ناغم و طال سود	مغموم تھا الفعال سود	سندوری کی جو دیکھا چال	بول دھکی کہ ای شہر خوش
کیا وجہ کیوں او دامن تپا	کسو اسطے جو اس میں تپا	گرچہ ہے شکستہ کا غم	بہتر یہی کہ کبر ہو کم
سیتا کو بھی بدوانہ کج	تاخیر اس میں ذرا نہ کیجے	لانا تھا نہ گھر میں زو غیر	چرخ غم بھی سفر میں زو غیر
دل رام کا آپ نے دکھایا	اس سے بھی رنج پیش آیا	راؤن نے سنی جو او کی کج	چکا بستر پریش شمشیر
تہا مست شراب خود سوئی		کب تنہا تذکر بہتری وہ	

روز اول جنگ کرنا راؤن کا اور سحر و نیلنگ دکھانا اور شکست پانا

شیر صفت قلم چلا ہے	ہر فتح نصیب رہا ہے	چمکا جو فلک پہ مہ خاؤ	جاگ اٹھا وہ راؤن لاؤ
لڑنے لگا فلک جنگ لیکار	بولا سب کہ سو جن دار	چونکو تیار ہو سنبھل جاؤ	اگر وہ تن تیکر زور دکھلاؤ
پہلو پہ شک جنگ فی القوا	مرد پر عیان ہوں نہنگ فی القوا	وہ کام کرو کہ نام ہو جاو	کار دشمن تہم ہو جاو
یہ حکم ملا تو سب بد اختر	سردار و سوار و اہل لشکر	تیار ہو کر بحشت و جاہ	میدان و غالی کینے کی راہ
راؤن ہی سوار ہو کر تہ پر	میدان کی طرف چلا صبا	چمیکا کی کیسٹ پر ناگہ	زاغون کی بی بی صد نکاح
گوڑ پر تنگ بوجیان تھا	لیکن شکر وہ سب ان تھا	یان رام و لچن کو بی لدا	ہر طرح تہی چاق و چست تھا
کوئی اور کہیں کیسے گنت	سگر کو بہتیکین خرد مند	انگد نل نل اہل تدبیر	شاہ خراسان ہی اور تمبیر
سب صاحب و برہر پکار	تہ شوکت و شانے گرم تھا	تہ رام و لچن جو پیادہ	سرسپت کو الم ہوا زیادہ

رہبر باد با بے سوار بری ہمراہی میں فوج صف کشی اتر میں بر حصہ د کا شکر وہ طرز وہ خوشنک صورت	منظور تھی ہم خاکساری گزار میں رفتی لہجہ تھی یعنی شہ تہذیب کا شکر وہ شہ وہ زشت و پر کدورت	رہبر جو ہوئے سوار دونوں تھارو فوج و اہل و عیال ایک ایک وہ راہیں نہ بہت اگے جو بڑھتے تو چٹکیا غل	اگے بڑھتے نامدار دونوں شش کی ویساں نہام روی جیکے قامت سے رخ تھا بہت خونریزی میں کتیکتا ہر تہاں
دو نوں لشکر جو ہو گئے وصل چشم ز جی تیر ایسے بارے خود صورت شیر ہو کر آیا تلوار کی آنچ میں جو آیا	تہا جلوہ روز حشر دراصل گہر لگے اہل زور و سارے فوج مہمیں پہ چھو کر آیا دل بچھہ گیا پہ نہ تو ڈھایا	کی جم کے جواہل نور و جنگ راون و جہاں جنگ لیکھا اوس جوش میں اوسنی راٹھا راون کو پیناں ام کب تھا	فوج لہ کا کادل ہوا تنگ لوگوں کو بجال تنگ دیکھا لاکھوں کو عمر کی رگ کمانی پر کالہ آفت و غضب تھا
کرنے لگا فکر سو و جا دو شیر طلسم سحر تہی تیسر پہرام کو ہی نہ تاب آئی اوس آگ بڑ گیا جو پانی	اور نہ لگا شل تیر ہر سو ظاہر کی آتش شہر ریز اپنی تیروں کی شان کمانی پہر فوج بڑھی بہ جانفشانی	ظاہر وہ کہی کہی ہوا گم اس پنج ہو شکر سر پر ام مارے وہیں تیر سو افکن خرس مہمیں جو بڑھکے کر ام	تہا بحر طلسم کا طلاطم گہرا یا میان مجمع عام زائلی ہوا سب کیاں شن دشمن شعلہ کی طرح بڑھکے
جرات تو رہا جو شکر آگے چوٹیں کہا کہا کی تھلا کے	راہیں ڈر دیکھ بے ہلکے بہلکے بیٹھیں کہا و کہا کر	مارے گئی لاکھوں اہل شیر القصد تمام شکر رام	زندہ جو ہو ہو وہ رگہر والیں آیا یہ فتح و کام

روز دوم جنگ کرنا راون کا اور ہزاروں خرس و مہمیں پیدا
کرنا مایا کے زور سے اور شکست پا کر ہر جانا

رگستاہ کا فضل سے ظلم پر ملک گردن کا شاہ خوباں راحت جو کر چکے تو آرام پہر موقع جنگ ویر و ہر	منجھ تیزی ہر قدم پر یعنی خورشید نور افشان اوتھو لیسے ہی لپسٹن رام پہر آمد شکر و ہر	بجلی کی طرح چمک ہاہے نکلا چہر سیر گلشن خلق فرمایا کہ اے بار در آؤ یہ سنکے سب اہل ہوش و خور	دشمن کی طرح لپک ہاہے روشن ہوا جس کو امن تیار ہویت ہو سہمیں ہوا با صد جوش و خروش و خور
---	---	---	--

راوے کا ارادہ دلین ہما نو انکے کی طرف پردہ لہو شور خونریزی کا رنیں جلیا رنگ راجس جو دوسو گھوڑا دشن کی وہ صفت کی صفت کی آگے لپکتے تازہ تدبیر	کبر کے کما کما سو جوانو یہ نیکے سب اہل طاقت زور سوتے لگی پہ تو خوب ہنگ تل نے ہی ایجاد کیا جو اندر جس سمت یہ برنگ سرست راون زمین اسیر ترنیر انکے تل نیل اور ہسیکن	راوان کی اذیت تو عقل ہی نیک ہو پست نہ خواص بھی دیک ماہم پور و برہمست کر جیتا اگر کھینے پا لا زور تین خاص آڑا یا راجس ہوئے خود ہی ترنیر مثل اپنے بہت بنا راوان	سب آواز پر چڑھ چنگ خونریزی دیکھو ایک پر تھی کہ دونوں کہ لے لیک مار ڈالا خود دل نیل میں جوتا یا بگئی نودہ کما ویا زور
--	--	---	---

راون کا زور سحر و جادو بہت کراون اور انکے تل نیل وغیرہ بنا کر لڑوانا



ان سکورا ادا بالید کہ	سیدان میں پرچار بالید کہ	جب دسکی یادہ ہوگی فوج	سوار و پیادہ ہوگی فوج
ب دہی شور و شر مچا	شکر گبر کا ملک آیا	پیرام بھی ہوگی خبردار	سمجھو وہ طلسم و سحر ہیکار
جاد و شکن ایک تیر مارا	گبر اوہس راہن صحت	مصنوعی وہ صورتیں تیر	سب دل کی کدو تیریں تیریں
پیر کیا تھا وہ شکر سہی رام	خوگرا ہوا فتح سے لگو نام	سویا جو ہوا نصیب جاگا	دشمن گبر کے گھس کو جھاگا
	دشمن جو فتح تازہ پانی	فوج شاہی بھی اہل کی	

روز سوم جنگ کرنا راون کا اور شکتی بان مارنا لچھن جی پر

خامہ جو چلا ہر صورت تیر	صید رضون ہوا ہر تسخیر	جب صبح ہوئی تو کماندار	اوپٹے پر لگے جنگ پیکار
آئے دونوں طرف لشکر	ہونے لگے لوگ حملہ آور	سیدان میں ہوا دھج	چھائی دم صبح طلعت شام
تہی گرد و سہ پستی جہان گرد	تھی دونوں نہیں آسمان گرد	اندھیر تھا تازہ شور و تیر	دل سبکی خبر سے بھیر تھا
فوج میوں و خرس سبکی	ہیبت سے عدو کی آنکھیں سبکی	اور تے تے جو شور و تیر	خود برق تہی ہوئی تھی شیر
راون نے بھی شور و شر مچا کر	صحران لگادی آگ آکر	پیدا کیے خوب خرس میوں	دکھانے لگا طلسم و افسون
کرنے لگا پیش ام تیری	کی شور مچا کے خاک سیری	کرنا تھا وہ شوخی حجاب	ظاہر تھا کبھی کبھی غائب
پرساد سے سانس چھکا کر	تڑپا کبھی نہیں تھکا کر	رگبر نے وہیں جو کھیتیر	ہو لا سوا اپنا اہل تڑویر
نام جو ہوا کمال راون	آپو بچا لپک کر قرب لچھن	شکتی کا وہ بان آگ مارا	مضطرب ہوئے لچھن و صف
بیہوشی ہوئی چو اپنے طاری	سب لوگ تھے مجبور و زاری	رگبر نے براہ دانش و فن	یخو سے سنگائی پھر سمجھو
چو اچو شخانی پائی لچھن	سب فوج تھی جہد سامی لچھن	رخصت جو ہوا غم خرابی	آگے بڑھی فوج پرشتابی
وہ کام کی کہ فوج راون	بھاگی پھر لو کہ آہ و شیون	یان لشکر رام فتح پاکر	آیا واپس لشوکت و فر

بہیمکن اور گرو وغیرہ کا درخواست کرنا راجہ رام چندر سے
واسطے قتل راون کے اور انکا منظور کر لینا اس بات کو

دشمن کا جو اس کی قتل سفور	بہ ناطحہ شاد و سرور	بہ صبح کی وقت دوسرے روز	گردون پہ تہا سر جلوہ فروز
دشمن سگڑ اور بہت ہی کمین	بچرنگی گنبد اور باون	یہ سب ہو اور جہنم کو	کنے کی جو جو کر رہا تھو
ماخیز نہیں جو اب مناسب	قتل راون ہو جلد واجب	گہیرائی ہو اب طبیعت	ہو باعث رنج کلفت عام
سہم لوگ نہیں میرے پریشان	لیکن ٹہرتا ہر شہر کا سامان	اس کی ہو مناسب ہے سرور	اقتل مع راون بد انجام
سب قصہ جنگ ختم ہو جاوے	خونریزی کا دھنگ ختم ہو جاوے	یہ سن کر جناب ہم بولے	یوں ہنسکے میان عام بولے
راون کو سیا کا دھیان ابھی	ظاہر میں یہ جیسے سرکشی ہے	جیتکے تیسائی او سکویا د	ہوگی نہ حیات و سکی برباد
میں تیرے جو صفت شکستہ راون	گو یا سیتا کرتے ہیں مارون	واجب نہیں عجالت میں سب	دل ڈر تہا یہ صدمہ تعجب سے
ہر اسکے علاوہ دوسری بات	سرکش ہر وہ صاحب کرامات	شیو کی جو جواد سپہ ہرانی	ہر اپنے سروں کا خودی پانی
کل دینے کیے جو ارن تھے	سراوڑ ہی اور بہتر تھے	پیش آئے اسے جو کچھ پڑا	پیدا ہوں سر کے لچکدور
جوان میں بھی اُمرت کا گھر	اس سے زندہ ہر یہ دلاور	ہاں درمیان جم جانکی کا چوڑ	پہر موت نہ اس کا چھپا چھپو دے
یہ میرے اور سکی ناف پتیر	بیکار اُمرت کی ہو تاثیر	یہ سیکے کلام حیرت انجام	بولے سب اہل عز و اکرام
مختار زمانہ آپ ہی ہیں	جو دقا در موت و زندگی میں	جو چاہے کرین نہیں بڑائی	کب لٹنے لگی ہو آپ کی بات
راون اب کچھ ایسے وار لے	دل او سکا تیرا شمار کیجے	گہر لے کے سا کو بھول جائے	پہر آپ سے نقدِ مکت پائے
	سنگر گناہ تہا او سکی تقیر	بولے ہی ہوگی خیر تہا ہر	

مارا جانا راون کا اور آنا سری جانکی کا اسوگ بالکاسے اور شہادت
 دینا دیوتوں کا واسطے تصدیق عفت کے اور تخت نشین ہونا
 بہیکن کالنگامین راجہ راجندر کے حکم سے اور راجہ دست
 کار امچند را اور لہمن جیکی ملاقات کو سرگلوک سے آنا

راون کا جہاں اضمحل ہو	اوسر ہو سے خطہ نہ ڈھلای	راوہ کو شک کا پتہ غم	غناک کی ٹانگ میں ادم
-----------------------	-------------------------	----------------------	----------------------

مندر میں گیا پیر پستش	کرنے لگا عرض حال کا من	رنگ نہایت دلکش	کرتا ہی پرستش آج راو
لازم ہے کہ جنگ کرودہ پورا	سامان پر بار ہے اور ہور	پورا جو رنگا جات وہ ج	مسابہ لہو کا پھر ہراج
یہ سننے لگا کہ ہوگی تدبیر	یہ سننے لگا کہ ہوگی تدبیر	بڑھ کر سند کی سمت دیکھا	پوچھا کہ وہ سارا ساڑھ بیچیکا
راون کو پکڑ پکڑ کے گینچا	قد اور سکا اگر اگر کے گینچا	جنیش جو اوسے ہوئی تو کا	غصے سے شال شعلہ جھڑکا
بجھ رنگی دھانے بھاگ گئے	یہ پیچھے چلا تہم بڑھائے	بہرا ہی بھی ہو گئے جو ہمراہ	لپکا عجالت کشاہ بد خواہ
فوج رگستا تہ بھی کھڑی تھی	آمادہ جنگ ہر گھڑی تھی	تہار و زور سہرہ پیا یون	تھی تیزی فوج ترش میون
تہا جمع سرکش ان فراہم	ہوئی لگی خوب جنگ لہم	راون کو جو سخت تھی ہمت	دکھلانے لگا زخم قیامت

راون کا سری رام چندر جی کے دست مبارک سے قتل ہونا اور نقد کٹ پانا



<p>مردم سرخود سری او حشایا سختی بین ملاپها بر جسم مگاه سوا وین پیرا وین مین قادر خلق آپ گیسیر هر سب یگانہ آپکی ذات ہمت کی طرح تھا اپنا دل حاصل ہوئی مجھ کو ملک و تاج سر آگے سے راہیں ہوا سب کہنے لگو کہ آفرین باد تھے قید طالع و غم سر آزاد لنکا کی طرف گئے صفت افکن سند و درسی کا تہا دل فہرہ پورے کیے سینے باغم و آہ انگہ سگر و او رست بے بیر تھیں رام کے آگے جلوہ گستر کمانین قسین بنکتہ دانی اصلی صورت دہ باہر آئی ہو پاک نظریہ خوش ارادت مراح تھی عظمت سیاسی کی کی الفت و لطف ملاقات لنکا کی طرف چلے جلیں آج</p>	<p>اور تیری تھم ہی جناب گیسیر و با جو وہ خون تازہ مین بیشک مین جناب ام تو را ہو آپ ہی سہا بر دنیا صحت کا وک نے جو بد عادی لیکن جو جناب سہری کی القصہ وہ اون صفہ را شادان ہوا شک سر نرم ہا تھا آیا جو نقد شادمانی راحت تھی ادھر او دھر گیار روئے چلائے درد غمت رونے لگی بقرار ہو کر رضت کیا پیر سیا کو آکر پہنچی جو سواری سونکر سب شاد تھے رام کو الم تھا مایا کی وہ تھی جو شکلی نانی داسن تہا گناہ عیب دو دست نے ہی سرگ صد سیتا کے جو ہو گئی صفائی تھے رام جہاں پہ جلوہ افکن مشتاق حال پاک میں سب</p>	<p>تھے سقوب رام آیا پہ کیا تہا وہ دھڑکی کا زخم جس وقت گرا زمین پر روٹن تھا دل سے ہی وہ تھو تقریر جو غم زناہ آپکی ذات زیریں تھی غم و رست اس تن پہ جو آپ کا لگا تہ راون کو جو جسم خاک چھوڑا سر میں جو دیوتا ہوا شاد برتا و گیسر و اندر و سنکا د میدان سے اوٹھا کر لکش راون خانہ نظریہ را جو مرد القصہ اس مکن دا ہمراہی مین تھو سب ملا تو قیر سکپال کی جھگوتی او تر کر بیکسی جو سیانی بد گمانی آتش مین جو شکل نو سانی ماہ و خور نے ہی دی شہادت شاہر ہوئے عصمت سیاسی کے جس ستوار و نسے کی بات جہلے باد کہ اسی مہاراج</p>	<p>مارا دشمن کر سر پاک تیر دریا الم بنا تھا راون تھا سانسے جلوہ زنگار قائم یہ کار و بار دنیا رہتا تھا مین مخوام رادی برائی مراد اپنی جی کی سر پر کی طرف مین سد مارا منظوم تھے ساری خاص و عا کرتے تھے فلک سے گفتگانی تھے مائل سرخ و درد و آزاد محبور تھے صدہ ستم سے سرد ہمتی تھی دل فکا ہو کر بھیجا سکپال مین بھا کر قائم ہوئی آبر و لشکر ہنسنا کیسا کہ سر بھی خم تھا آتش مین تھامین ہوانی قدرت کو طلسم فو تھا منظوم راہ ہزار دل تبادی راحت دل رام زہی پائی آپو بخرو مین یہ پیر ہسیکن حاصل ہوا زمین ہی نقد</p>
---	---	--	---

بولے لکھنؤ کو بیسیکین لیکھنؤ کی یہ تقریر دیرانی کے نام کو شہادو سندھو دتی کا ہوشیہ آئینہ فرباش سہری رام مسرور ہوا دل بیسیکین لچمن جو سہون چہرہ آؤ یان رام زنجب لکھنؤ برسا یا اہرست آسمان سے جن لوگوں کو رام فرشتا میوئے آؤ گوئیے تہو وہ لکھنؤ حال فتح سارا فرزندوں کے سینے لگا یا	ہم ہانگے وان بھر کر کن تم لکھنؤ کو دست بستی نئی طرز سے بسادو شکوہ کا نہ ذکر ہو کہیں جا کر پورے وہ سچے کام آسان ہوئی مشکلی بیسیکین باشندہ تمام مدح خوان سبھی کہ ہے فوج غمے پامل آزاد چمن کیا خزان زندہ وہ نہیں ہو اصف را آزاد غم و محن سے تھے وہ سر سے چلے وہ انش آرا نقد آرام ہاتھ آ یا	لکھنؤ کے چہرہ دل بیسیک جاؤ لکھنؤ کی دست فی القوم یہ صاحب ہوش بیسیکین القصد لچمن کو نام راضی تھے تمام اہل دہار تحت لکھنؤ ہاتھ آیا القصد پھر دہانے لچمن لاکھون مردہ ہیں اہل شہر زندہ ہوئی ساری فوج انکھت او کو جو ہو گئی تھی حاضر دست ز سنا جو قصہ جنگ ہو کر وہ بو ان زیرہ اسوار لکھنؤ جنگ کا فسانہ	چائین کے سو شہر تلک آئینہ بظہر کر دھڑا حاصل کرین تاج و تخت پان لکھنؤ کی طرف ہوئے بیسیک لکھنؤ میں تھے خرمی کا آثار آگے لچمن کے سر جکا یا آئے خوشی میان مسکن بجائے پڑی ہیں شل پھیر کوئی بھی نہ پھر تھا دل مسرور بس طالب زندگی تہا دل مشغول طرب ہوئے ہر رنگ اپنے سین پہ آخر کار سر کی طریت ہوئے روانہ
---	---	---	--

پہر نارام و لچمن کا مع فوج لکھنؤ سے اجودھیا کو اور جانا ہنومان جی

کا اور بہرت جی کو خبر کرنا

قسمت جو پیری اجودھیا لکھنؤ سے رام لکھنؤ کی بات ہم کام انتظار سب کو بہرہ لکھنؤ سب چہرہ بزرگ آؤ اوسے رام لکھنؤ دست	اب خاصہ نہیں ام کاشکی اب غمزدہ ہوا لکھنؤ کب تک ہی انتشار سب کو ما شوکت و حشمت و تجمل بہرنگ جہاں کر دیاست	وان کچھ جو وطن کی لکھنؤ وحدی میں رہتے تھے پان یہ شکے تمام فوج جبار قلم پہ جو مل بنا ہوا تھا پہر بولے کہ تم ہی بیسیکین	یان خاصہ بھی محو لکھنؤ ہو گئی وان بہرت مائل سون تو دسے روٹا لکھنؤ تیار رستہ لچمن و غاتھا لکھنؤ کی طرف ہوئے روانہ
--	--	---	--

جاکر رہو محو حکمرانی مردم کو نگاہ مہر و اخص مکمل نہیں پریہ سادہ پور جس کو کاوہہ چلی سواری جاکر وہیں بہت سی خبر کی	حاصل رہو نقد ناوانی چوہ بڑوں پر کیوں ہیں لایم سرشتہ رہم و راہ توڑوں لوگوں کو تھی دل سے استغاری آپوچی سواری نامور کی بیرنگی و مانے باجہد اکرام	وہ بولے کہ میں بچہ بڑو کا کتا وزے کو کیا ہو ہر انو یہ لکھو وہ رام کو ہوساتہ پاکر حکم بنجی رکھیں وہ شہاد جوئے تو چنگی ہوجا رخصت ہوئے پوچھو چاہا	خدمت میں سدا رہو نگاہ قطر کی کو بنا دیا سست شوکت سی جلی سواری نہاتہ آگے کی طرف بڑھو مسابہ ہر اک کو سواوہ حال حالو
---	--	---	---

آخ ز او تر کا ند

استقبال کرنا بہت اور سترہن کا اور داخل ہونا رام و چمن کا
شہر جو دیہا جی میں اور دیو تو نکا گلفشانی کرنا

میں پھر ہو کر جو لینے والی مستور ہوئی جو آمد رام کو تشلیا سترہن ایک جی نے سہ سترہن اور شہر شہر غل چلیا آئے لو مبارک سر نہا جکا یا سترہن نے شہر چو تہا دل رعایا خام تھی حازہ جہانک ہر ایسی میں تو جو خرمی ہو چند رہیں یہ ساری اہل سیر	غیظ میں دلوں کو کھینے والی گھر سے چلے بہت اہل اکرام دیکھو جو یہ لطف کرتے رستہ کی سیرت بڑھو بھدوش یہ موقع لطف ہو مبارک حفظ دل ام نہا یا سترہن نے ملنے کو ہر ایک وان پر آیا اک بیٹری بھیڑ تھی تان حیرت سی تھی بعض لوگ محزون انگدہن کہیں کہیں ہما سیر	گل شاخ قلم سے کسل بہن جنس راحت جو بننے پائی سکھپال میں جو سواتی اتنے میں جناب نام ہو بچہ بہت آگے و پیچ جو کر گئے چمن جی اور جناب گیسر وہ مجمع عام حلقہ زن رگتا تہہ پہ دل سے تو قد آ اتنے میں کیسے کہہ یا حال القسطہ اسطرح یہ سب میں	رگتا تہہ سترہن بل رگتا آگے بڑھو ہر پیشوا کی تین مائل اشتہار تینوں یا مجمع خاص عام ہو بچہ بڑھو کر گئے چہرہ کر گئے ہر ایک سے پھر سو لکھ گیسر پہو لہے لہا ہو چمن تہا برساتے تھے پھول لہو تہا ہو رام کے ساتھ شکر مال رگتا تہہ کے ساتھ یاد رہیں
---	---	--	---

راہ راہ سے انیس کی لڑائی	تہا جلوہ زور آزمائی	راجہس جوہر ایک جلوہ فگن	بہائی راویں کا ہر ہیبیکن
نہی کا اسیکو اب طاراج	ہو اسہ غنایت ہماراج	القصد سواری سریرام	آپو نچی محل میں اجدارام
پونچن سری جانکی محل میں	ہرست خوشی مچی محل میں	سولہ ہول بخت تہو جو جاگ	تہا جلوہ رام سبکے آگے
جاوہر قدرت کو چار سو تھے	خود رام ہو کر رو رہے	سبھا تہائی ہر ایک طالب	رگنہ تہو مچی سے میں مخاطب
کیا عرض کروں دہر مقرر	دراحت کی وہ داستان طر	جب سب ہوئی تو با صد کار	ہو پنچے دربار میں سریرام
تاریخ سعید جلوہ گر تھی	شان راحت اور ہمدردی	تخت شاهی پہ آکر بیٹھے	نقد خراز پاکر بیٹھے
ہو قیامت جی لڑا کر	کھینچا قفقہ بین پہ آکر	پر کیا تہا زمانہ ہو گیا شہ	تہا خانہ اہل ملک آباد
راحت کی پاتھو کارخانہ	بجھتے تھے خوشیکہ شادیانے	قسمت جو اجد سیا کی چمکی	صورت نہ کہیں تھی رنج و غمی
حقیقت نہ سر سوتی جو آباد	ہولے سی ہی ہر نہ عمکی تھی	رنج ماضی جو سبکے ہول	تھے شادی و زخمی میں غفل
سکریو ہیبیکن خرد مند	خصت ہو کر گوشاد و خرد	بچھڑی جو ہر ادھر ادھر کر	غم سنگے کلفت سفر کے
اب شکوہ پاس کی یہ جا	حاصل مجھو نقد مدعا ہے	مجھ پر سریرام کا کرم تہا	صفحہ پر جو در نشان قلم تہا
کیونکر خوش دل تہا	آسان ہوئی مشکل تہا	یہ ایسی کہتا ہر محزن نور	پڑھنے والا ہو اسکا سرور
پر غم ہو کر گوشاد مان ہو	سائل ہو اگر تو کامران ہو	سفسس ہو اگر تو اہل زہو	بدنام ہو کر تو نام و رہو
اولاد کا مدعا گر ہو	نخل امید بارور ہو	جو کہہ کہ ہو مدعا سائل	بیشک ہو اسی کہتا حاصل

سپہرہ مخم شہم

عرض حال مصنف رام لیسلا مع حالات باشندگان محلہ تولستہ

صد شکر کہ رام کی دیا ہے	دل شاد ہر لطف مدعا ہے	حاصل تھو مجھو نقد رام	پوتی بخوشی ہوئی یہ انجام
عجبت سے غرض میان کیا	کی خست کہتا یہ جب لخواہ	حبدان اغازیہ کہتا کی	ضیق فرصت کا دل تاشا کی
فرصت نہ ذرا تھی مجھ کو حال	مایل فکر جہانین تہا دل	سرکار کے کام ہو تہا کام	فرصت ہی تھی ہر سو تاشا نام

تو غلبه استیلا	پیر دل جو ہو گشتا کا شیدا	کافی لڑ فکر تا دو گشت	میں جو وقت شب
کھینکے لگا اس کو تار جو	بیتا جو تار دات لیکر	ہمت تو بھی لڑو زور دل	میں ہی پریم کی سہلی
کیون بھر سخن او نہ رہا	حیت ہی مجھ یہ حال کیا	خو زون ہوئی گئی تہاسب	میں ہی سخن عروس طلب
تتا ہر کا خیال مجھ کو ہر آن	القصیدہ ہی تہا رثاں نہ بیان	تجسیر ہوئی رام کی دیا یہ	دل ہو نہیں محجب کی جا یہ
سوزوں اپنا کلام سنتا	سو تا ہی تو نام رام سنتا	نتی خواہدین ہی مجھ ہی فکر	کیون نہ تھے ضبط رام کی فکر
آئینہ دل تہا یہ کہد ورت	انگو نہیں تھی تاکہ صورت	رام و چھپس کی آرزو تھی	خفتہ زینت تہا آفتاب تھی
سب فضل جناب بام کا تھا	ذہن اپنا جو اس طرح سنا	و دولت دہلی جو تو زچا گیا	اس حال رازی ہی آجانی
بندہ کیونکر نہ بھرنا ہے	سچ ہر مالک جو بات چاہو	گفت شعر و سخن کی آرزو تھی	دور نہ کتاب گفتگو تھی
پوچھی مقبول عام ہر جا	حکم الیا جناب ام جو چاہے	مشہور ہو نظر نیک بجام	اب میری یاد عا ہوا ہی سر پر ام
قائم رہے جگ میں ہی سر پر ام	اس پوچی کو ساتھ میری پر ام	حاصل مجھ نقد آبرو ہو	میرے گت کو اسکی آرزو ہو
اعضا کی بدین ہونہ سستی	حاصل ہر نقد تندرستی	لطفت صحت سے دل بھر شہر	بیماری مرد دل ہو کافور
الفت دلو ہر ایک سے ہو	رغبت جو امونیت ہو	طالبین غیر کی مدد کا	مالک ہنر دل کہی حسد کا
ہاتھ آئے معاش و مرہ	بی فکر و تلاش رور مرہ	سر پر شہنشاہی دستی بنایون	دشمن کی بی بین بدی بنایون
گوئی نر کا رہے مرا کام	اشاہی بہت ہوئی سر پر ام	ولیں نہ پڑو ہوش پادہ	مطلق ہو پیش و پس پادہ
بہر رو و شریک خاندان	فرزند و عزیز و مہربان	یہ ہم نہ ہونہ سد و بست کوئی	قائم رہے صورت نکوئی
یہ میری دعا قبول ہو چاہے	نقد راحت حصول ہو چاہے	محفوظ کار میں غم و بلا ہو	خاندان میں رام کی نیا ہے
دل بولا اب اور حال کہہ دل	یہ موقع لطیف تہا جو فی الحال	صورت منی کا ہر شہر و آباد	حسد و عداوت کی
عالم میں ہر ہم اسکا مشہور	یہ بستی تو ایسی چشم بدور	آباد و سان کہہ تو سہ	دوست و ہونان کہہ تو سہ
میرے سر پر گلش پیاست	شہر میں ہم صاحب پیاست	یکتا تو زمانہ سر پر ام	باشہ و جان کا مور میں
سر پایہ تو خود آبرو میں	عالم مرد و عجمتہ خود میں	ہریت ایدامرت لال و پیر	میں تو کمال شیک و ستور
بالا ہو جہا نہیں بات انگلی	ہر سو خلق ذات انگلی	اما ہر ہر نصیحت گراھی	میں نہ یہ بال راہو نامی

دو پہاڑی بھی میرے ہو گئے دانت میرے شہر و سخن کا اوس کا بھتی فخر	سید دل کو غریزہ رخ و جہان پڑھے لکھنے کا خوش شوق	پہلا وہ جو پہاڑی ہو خوش انجام ایک اسکا لیسر چہ چشم بدو	تا پاشا داوس کا ہر کام دنیا میں رہے ہمیشہ مسرور
چو پہاڑی جو سب سے ابرہائی پہاڑی ہی میرا ہو خوش قبال	عالی ہو طبیعت اورستی بائی ذہیوش و علیم و نیک افعال	باسم جون جو دار کا پڑا دو نو نکود عاوی میرا کشیر	ہو ضبط وہ نام پاک بنیاد مسرور رہیں بختصل گمیر
عمدی ہی میں میرا صاحب عامی کی یہ میں بزرگ دیش	ہے خانہ لطف و عیش آباد شفقت فراز میں بصدش	رگنندن پر رہے جو پڑا ہو نو نظر جو انکا فرزند	اس نام سے دل ہو مسرور رکھیں اوسے را حیمہ خر سنہ
بگوان کا بھی پی کریم اوس کا بھی خیال ام لکیر	نقد آرام دل ہم ہے مسرور اوسے ہر کم	گشتن میں گل طرب کھلا کر میں ز جو لکیر تانیں اکثر	لخت جگر اک مجھو ملا ہے مشہور جو ہیں وہ طبع جو کر
اس کو میں بگاڑ کر نا	ہے فکر میں تازہ فکر کر نا	ہو اس سے لب خضار و آ	فہرست میں ہر شمار واجب

- ۱۔ رہس پنج ادھیائی — اس منظوم اپتھی میں سنی شریں جی کی لیلہ کا ذکر پانچ ادھیائے میں درج ہے
- ۲۔ گیتا مہاتم و گیش چوتہ — اس کتاب میں سری بگاوت گیتا جی کا مہاتمہ اور ادھیائے میں نظم ہے
- ۳۔ رسوم التعليمات — اس کتاب میں مختلف مضامین مفید عام درج ہیں —
- ۴۔ تقدیری کرشمہ — اس کتاب میں چند دلچسپ حکایتیں ہیں جسے تقدیر کرشمہ کے نام سے ظاہر ہوتا ہے
- ۵۔ گلگشت باغ غمکنو — اس شہسوی میں ولید ملکہ معظمہ قدس سرہندی لکھنؤ میں تشریف آوری کا ذکر ہے
- ۶۔ احسن التواریخ یعنی تاریخ صوبہ اودہ — اس کتاب میں اودہ کی ضروری حالات و واقعات درج ہیں
- ۷۔ شہسوی سبستان حیرت — اس میں وفات جنگ بہادر وزیر نیپال اور انکی رائے کوستی ہونیکا حال ہے
- ۸۔ یادگار ریاست بہوپال — اس کتاب میں ریاست بہوپال کا تاریخی حال درج ہے
- ۹۔ یادگار ریاست الور — اس میں ریاست الور کا حال درج ہے
- ۱۰۔ نیپال سماچار — ریاست نیپال کا ذکر ہے
- ۱۱۔ نظم دلپذیر — ہمارا جہاں اور والی ریاست یامپور کا ذکر ہے
- ۱۲۔ افضل التواریخ — تاریخ اودہ یعنی حصہ دوم احسن التواریخ

- ۱۲۔ گلدستہ کشمیر۔ ریاست کشمیر کا کچھ ذکر ہے۔
 ۱۳۔ گلزار فرنگ۔ روسیہ اور جولیت کا ایک عاشقانہ قصہ انگریزی سوار دوین نظم کیا گیا۔
 ۱۴۔ نافع صحت۔ حفاظت مند رطلی کے مطالب درج ہیں۔
 ۱۵۔ شکارنامہ اسد جنگ۔ جناب وحید الدولہ عضد الملک میرزا محمد حسین خان کا ذکر سپرو شکارچہ۔
 ۱۶۔ چمنستان میسور۔ مہاراجہ میسور کی ریاست اور گدی نشینی کا ذکر ہے۔
 ۱۷۔ گلدستہ باغ نشاط۔ ریاست خیر پور بندہ کا حال ہے۔
 ۱۸۔ گلدستہ تمت۔ مختلف مضامین رفاه خلائی درج ہیں۔
 ۱۹۔ بشن لیلا۔ اس پوتھی میں دس اوتار کا ذکر معہ شبیہ ہر اوتار کے درج ہے۔
 ۲۰۔ رام لیلا۔ اس پوتھی میں سری راجہ رام چندر کی تمام لیلا درج ہے۔
 ۲۱۔ اسفند التواریخ۔ یہ کتاب احسن التواریخ کا تیسرا حصہ ہے اور
 مطبع تمنائی میں زیر طبع ہے۔

قطعہ تاریخ مصنف رام لیلا

رگناتھ نے کی ہے مجھ پر دیا اردو میں جو بی نظم کتا
 رب نام نے خود اوتار لیا راجہ دست کو نال کی
 جب گہر سے چاہے کج کی طرف حاصل ہوا ہر کہ میں کو شرف
 آگے جو بڑی اکسل ویکسی وہ زوجہ کو تم صاف تری
 رگناتھ نے خود توڑا جو ہنک سرو کمال تیرا جنگ
 رگمیری رات او وہ سوجلی شام کی زمانیں دھوم مچی
 رانی تھی جو کیکلی دست کی اوسے ہی غامیہ یہ حکمت کی

ہنگتون نے ہی خوش ہو ہو گما دل صد ہوا مکی
 کو نشلیا کو نقد مراد یا شیدا تھا جان خنیا پر
 گو اہل فساد تو تیغ بکف پرتا خنیا صف آرا پر
 کچھ شک نہیں مکت امتیازی موقوف تھی خاک بنیاد پر
 سینا کو رہا کچھ ہم و نہ شک قریاں ہو میں و دو دلدار پر
 بہانہ کی جو رسم ادا وہی رونق تھی جمال خلی پر
 رگناتھ نے غم نہایت کمال سے اساتذہ شریف و صواب

خوش انیسے تھا مست جسکی لڑائی تھامد میرے علم اہل اعدا پر	وہ منزل صحرانگاہی کڑی پر دوہم تھی اس ملک بڑی
ہوئے گوجو تھا ہرگز ملا صد نہ ہوا خاطر سیتا پر	سیتا کو جو روانہ لیکے چلا وہ خدائی ہوا یا پسند بلا
جب لوٹے آئے بعد غلغلیہ میں تخت اچھو دھار پر	انکا کی طرف جو گئے رگبیر سب اہل شہر ارت ہو گئے پراسر

تھی فکر بچے تاریخ گیتا مصرعہ یہ قلم نے ادب سے لکھ لکھ
 ہر آن تناسک ہے دعا ہوں نام کہہ اسے قلمت
 ۱۹ ۳۹

قطعات تاریخ از شاہیچ افکار مہجرت آثار بلاغت انیسے منشی و ہنیت
 صاحب متخلص بہ محقق خلف منشی جیسکندہ اسے فرمان نویں سلطان
 متخلص بہ مقبول مختار سرکاری اقتدار اواب و حیدر الدو لہ
 عضد الملک میرزا محمدی حسین خان بہادر اسد جنگ

مزد باد اوساتی گلخانم و سیم اندام و شوق	روح پرورد دلربا شکرت حور اجال
رام ایسا کر پے انظمش تحت سالسا	آرزو داشت در قلب و دما ہاد و مقال
فتنہ شد با طرز خوب و جوا کب درست	می سزد بر پندت از بفرمانی خیمت ال
ہست چون ذہن رسا و فکر نفا و شش بلند	کر در یک ماہ نظم از فضل رب ذوالجمال
ارایے توضیح سال اختتامش بود فکر	تا گمان آمد صد آواز القند و خند و فال
کام و محقق کریم قمری الفور این بیت عجیب	گشت تاریخ حیدر شہر زو عیان بے قیل و قال

بہت نظم رام لعل پاک عنوان در بار
 دیپنیر دے نظیر و بیہال و بیثال

ایضاً

امام حسینا چون تنہا کرد نظم	بامضامین بدو طرز خوا	بانگ مدح و شوق تحسین شد بلند	در حال قنوتی بزرگ خوب
-----------------------------	----------------------	------------------------------	-----------------------

خواهش از نظم و شاعرانه	راست است این خوانش محلی انقلاص	خواست با تفت محقق سال نظم	گفت نظم رام لیسار
------------------------	--------------------------------	---------------------------	-------------------

الف

رام لیسار چون بر اردو نظم شد	آفرین بر عاقل و بهیلا گفت	چون محقق خواست از نظم	و ده ذکر پاک نام او تار
------------------------------	---------------------------	-----------------------	-------------------------

الف

رام لیسار را در اردو چون تفت کرد نظم	گشت اشعارش تجلی بخش چون مهر بین
گوشتها محو سماج و چشمها مصروف دید	سیرت قلب عاشقان فانوس بر دم مهر بین
مهر بویو اشکال ایالتش چو ابروی بستان	سر سیر ترکیب اشعارش چو زلف عنبرین
سامین و نازنین صورتش نامادیدم	با فزادان اشتیاق و با هزاران آفسردین

چون محقق در هوا شوق حبه تم سال نظم
گفت با تفت گاش فیض است تاریخ متین
منظومه

الف

مژده بر او باد قریب بر است و دوستان	نظم پاک رام لیسار را تفت شد کفیل
و ده چه نظم با ضیاء و ده چه طهر با شرف	بهت چون خورشید بر طبیبش روشن لیل
دکتر و دلچسپ و دل آفرین و دل سپند	ز جور انطق صیحه جان دار و درو علیسل
از نظام جهان آفرینش در مذاق دلریاستش	دوستان اندر نشاط و دشمنان خوار و ذلیل

چون محقق خواست سال نظم از تفت شنید
و ده تار رام لیسار را تفت و بعد لیل
منظومه

الف

چون که منی در هر دو عالمی طایفه	ماتل و شیرین بان شکر	چون که منی در هر دو عالمی طایفه
راحم لیلیا ایسی کی اردوین	در پسند شاه و طلب و ذریا	چون که منی در هر دو عالمی طایفه
چون که منی در هر دو عالمی طایفه	چون که منی در هر دو عالمی طایفه	چون که منی در هر دو عالمی طایفه

قطعه تارخ طبع او شاعر نامور جناب منشی جو امر سنگه صاحب جوهر کلامی
 و کلامی منزهی حقیقت کا کیون نه یہ لطف مبارک کا رو جو جوهر پسنی یہ بہت طرہ ترکار نامہ قدرت کا

تارخ طبع او شاعر شیرین مقال جناب منشی شکرویل فر

کیا اس کہتا کوتنا نظم جو کہتے ہیں طبع سا ذکر کیا کرو رو جویت سے خوش تم چہا رام او تار کا ذکر کیا

قطعه تارخ طبع او شاعر پاک نهاد جناب منشی لالتا پر شاد شفق شاکر
 جناب منشی کنور جی صاحب مدحوش و منشی شکرویل صاحب فحت
 و نیز فیض یاب از جناب سید آغا علی شمس

یعنی الفاس کہ تذکرہ رام اودھ	میتناست کہ مداح تنہا ہر دو
۱۹۳۹	۱۹۳۹
۱۱۳۰۰	۱۱۳۰۰
طامرو صالح و نظارہ کن شام اودھ	نور آن نور حقیقت شفق اندر آید
۱۹۳۹	۱۹۳۹
۱۱۳۰۰	۱۱۳۰۰

تشریح قطعہ تارخ

تارخ جو کہ ہر صبح سے سب ۱۹۳۹ تکتہ میں اور اگر حروف مہملہ کو چھوڑ کر فقط ہر روز

مجموعہ نوکرین سے مصرع سے تکرار میں ملے ہیں علامہ ابن سینہ نے یہ منہج بیان کیا ہے
 کے اعداد و حروف کے اعداد و حروف مجموعہ کے ساتھ جمع کر کے مجموعہ کے اعداد و حروف
 میں اس طریق پر بارہ بار دہ اور ہر سے جملہ پیش ہاویں نکلتے ہیں
تفصیل و وارز و ذیل میں مرقوم ہے

میزان اعداد حروف مہملہ مصرع اول + با اعداد حروف مجہم مصرع ثانی	
..... // + // مصرع ثالث	
..... // + // مصرع رابع	
..... // + // مصرع اول	
..... // + // مصرع ثالث	
..... // + // مصرع رابع	
میزان اعداد حروف مہملہ مصرع ثالث + با اعداد حروف مجہم مصرع اول	
..... // + // مصرع ثانی	
..... // + // مصرع رابع	
..... // + // مصرع اول	
..... // + // مصرع ثالث	
..... // + // مصرع رابع	

تاریخ طبعہ از شاعر نازک خیال جناب بابو چوٹے لال صاحب
 متخلص بہ مفتون لکنوی

سخن راہ از تازہ آقیالی	چکر دہ نظم در ہا معالی	سخن کو ندارد پہنچ ثانی	سخن و سخن فہم و سخن ہا
------------------------	------------------------	------------------------	------------------------

پڑھے جو یہ کہتا ہے ایک جگہ کیلئے میں نے	برائے طبع و جان ہر ورق مانند ہے
مراتب دونوں برابر ہیں کیساں میں برابر	مراں عرش کراست کا انیسٹ میں رقم ہے
اگر ہر فلک افق تار بج تیری لکھی	یہی لکھ دے تیرا بروہا توں آگہو بکھر ہے

ایضاً

خجندیہ سدا رام کا	وسیلہ شہرت آرام کا	افق نظم مصفا و تننا	اگر امی ذکر ستیا رام کا
۱۲۹۰ فصلی	۱۳۰۰ ہجری	۱۳۰۰ ع	۱۹۳۹

ایضاً

رام لیلیا کی تناسف و نظم	صاف و دلکش بندش	دہوئے ستیا و قدیم کمال	نظم اولی حال رام کا
			۱۹۳۹

قطعة تار بج طبع از شاعر فرخ نثار و رامی رگھوناتھ پر شاد صاحب
 مسرور خلف رامی پور پنچند صاحب خیر آبادی

تن جو میں شاعر کہہ آرا	اگھی یہ پسند دل عام لیلیا	نہن گیت کیوں چہکے مسرور	یہ پایہ غرور اکرام لیلیا
کمیون جان کی خیر و بہر شاقی	یہ جو رام کی نیک انجام لیلیا	جو اقم لکھیں اور تیرے میں	جو چاروں کی فرض نہ تو جام لیلیا
جو رگھوناتھ جی کی جانب سے ہر	سوئی باعث درد و آلام لیلیا	جو تیرا رہنے دیکھا آج میں	پہنچی رنج و کلفت کا پیغام لیلیا
جو رگھوناتھ جی کی قتل راویں	وہ سوئی ہر طشت نام لیلیا	بہیسیں جو لکھا کی جتنی حکومت	سوئی ہر شمشیر کا جام لیلیا
مہا اہم پر واپس لے آدوہ کو	سوئی ہمیشہ و عشرت کا جام لیلیا	یہ مسرور لکھ دے سال سبت	تنہا کی نظم نور ام لیلیا
			۱۹۳۹

قطعة تار بج طبع از شاعر زکین خیال رامی مکہ زلال تھانص جو انش خلف

راے طوطا رام صاحب خیر آبادی

کامرہ ملک تنہا و سخت دلان سے کسا نیوں نہ ذکر جاتی جی سے امان جو جان کی سہی دے وہ کہتا لکھی کہ یہ قبول خلق کامرہ نشی سے تو بھی دالتش مصرع تاریخ سال	ہو گئی موزوں کہتا اردو میں سیتا رام کی بہر خاص و عام صورت ہو گئی آرام کی۔ تی حقیقت میں تشا کو تنہا آرام کی۔ مکت بخش النش و جان نایاب لیدا رام کی
---	---

۱۹ ۳۹

تاریخ طبع از شاعر نگشتہ از بجا و نشی گو پر شاد صاحب قیس شاگرد
خیرت تسلیم لکھنوی

ایک تارین و درازین	کیا یہ پتہ ہے بجا و نشی	یہ لکھنوی سے قیس لکھ	خوبیہ میانظم راہن جہی
--------------------	-------------------------	----------------------	-----------------------

تاریخ طبع از جناب نشی کشند یال صاحب خلف نشی پور پختہ صاحب
مکت لکھنوی

ایک ملک تنہا سے جو گھاسے منہ میں اب سرا عدا فلم کے برائے خواہش مہبت	ترو تازہ ہوئی شل گلستان رام کی لیدا کو۔ لکھی تنہا نے گل افشان رام کی لیدا
--	--

۱۹ ۳۹

تاریخ طبع از شاعر خجستہ فرجام نشی راجہ رام صاحب لکھنوی

نشی دوران تنہا ایک نیت خوش نصیب جب جناب رام کی لیدا وہ موزوں کر چکے ہاتف نہیں نے فرمایا یہ وقت فکر و غور	شاعر ذی عقل و دالتش میرے ہیں صادق مجھ سے بھی فسرہ پایا لکھ تاریخ اسکی اور مجیب دو ملینک پہل تنہا کو اسی سال ہی
--	--

ایک تو نخل تنادو سرور تبہ بڑا	اس سبب سے تعمیر دو کا ہوا سین و حسیب
ہو گیا مصرع ہی موزون پئے تاریخ سال	رام لکھنؤ کی ہوئی تصنیف با طرز عجیب

قطعہ تاریخ طبع از شاعر نکتہ سنج و سخن پناہ سید محمد حسین صاحب
متخلص بہ جاہ لکھنوی

منانے براہ نکتہ دانی	لکھی یہ رام کی خوش اسلوبی	یہ ہے جو اس کو نقد کت پنا	نیکون بہگتون کو ہو جاو
	لکھنؤ تاریخ رقم ہی عیسوی ہجاہ	یہ کی تالیف راہین بہت خوب	

قطعہ تاریخ طبع از صاحب دانش و ذکا جناب منشی نبی بخش صاحب
شید امحافظ دفتر محکمہ حرج ضلع بانڈا

رام کی اس کہتا میں اموشید	سب عیان و حقیقت گلی	ہر پے فکر سال ہاقت ہی	خواستگار سعادت گلی
---------------------------	---------------------	-----------------------	--------------------

قطعہ تاریخ اسطباع کتاب رام لکھنؤ طبع از ادبناپ شیخ ظہیر الدین
صاحب ظہیر مہر و ندوی ضلع الہ آباد شاگرد جناب مولانا شاہ صفیر
صاحب لکھنوی

بجہ اللہ اکنون شد مرتب	کتاب لاجواب ام لیلیا	ظہیر از کس نشد ممکن کس نوع	جواب با صواب ام لیلیا
دل الحمد را حاج چو کریم	زاعد او کتاب رام لیلیا	بزر و بینا کش گشت تیغ	بہ انفاذ کتاب ام لیلیا

قطعہ تاریخ طبع از شاعر نیک بہاد منشی در گاہر شاہ صاحب شاہ لکھنوی

رام کے فضل و ثنائت	انظر کی خوب رام کی لیلیا	شاہد کہ تو ہی مصرع تاریخ	ماور العین نظم روح افزا
--------------------	--------------------------	--------------------------	-------------------------

ارح طبع از شاعر نیک فرجام منشی خیالی رام صاحب خیالی لکھنوی

یہ خوش نظر مراد ہے	سب سے خیالی گستاخ	صد آفرین نگار و نستا	سید پریم کا سند
--------------------	-------------------	----------------------	-----------------

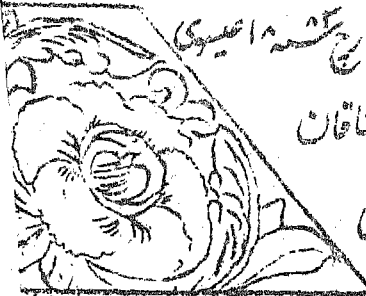
غلامت نامہ

صفحہ	سطر	غلامت	صحیح
۱۶	۱۶	را اسکو جو اسن جان ہو منظور	بان اسکو جو اسن جان ہو غلام
۲۳	۶	دیکھا جو پشت سے یہ احوال	دیکھا جو سمٹت زبہ احوال
۲۵	۵	کیون سے ہو دل پہ رنج گاہ	کیون سے ہو دل پہ رنج جاہ
۲۵	۵	گوشتا سر زاک الیسا را	گوشتا سر زاک الیسا مار
۲۶	۱۰	وی اپنی انگوئی خدا غلام	وی اپنی انگوئی با خدا غلام

اعلان جو کلاس پوٹھی کا حق مالیت محفوظ ہے لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت مصنفت اسکو چھاپنے
بھیوانے کا قصد نہیں مائیں۔
پورچند مالک مطبع تثنائی لاہور

غلامت نامہ

سریرام چندر کی دیا سے یہ ادب پوٹھی مطبع تثنائی میں با تمام بیع جناب غشی پور




صاحب مالک مطبع ہذا جاہ مارچ ششہ اعیسیٰ

چکر ضیا بخش چشم شتافان

خرد افروز جونی

تم تم تم



کاتب پوٹھی ہذا کارا اہل دستگاہ سید محمد حسین متخلص بہ جاہ

220 1491.221

Figure 1

URDU STACKS

YFPH-140

